DELHI UNIVERSITY
LIBRARY

DELHI UNIVERSITY LIBRARY

Cl. No. Q2wMCD N09

Ac No. E2076 Date of release for loan

This book should be returned on or before the date last stamped below. An overdue charge of 0.6 nP. will be charged for each day the book is kept overtime.

مظہر المعرفت

سنبت ۱۹۶۶

سری سوامی چرنداس جی مہاراج کا جیون چرتر منظوم و بہ نام تاریخی موسوم

مصنفہ منشی بنالال صاحب بہاگو ناظم نظامت جیپور

[illegible] سنہ ۱۹۰۹ء
[illegible]

ELHI UNIVERSITY
LIBRARY

فہرست مضامین مظہر المعرفت

صفحہ	مضمون
۱	پرارتهنا
۲	سر مہاراج کا شجرہ
۳	ولادت کے واقعات
۵	بال چرتر
۷	سکھدیو مہاراج کا پانچ برس کی عمر میں درشن دینا
۹	چٹسال میں پڑھنا
۱۰	پتا مرلیدھر جی کا دیہانت
۱۲	نانا کا گنگا اشنان کو جانا اور مہاراج کا بھوا کے پاس نگر قاسم میں رہنا
۱۵	دلی کو آتے ہوئے سنگھ کو سراپ سے چھوڑانا
۱۶	پڑھنے سے بیزار ہونا مکتائی سے انکار کرنا نانا اور ماماؤں ملا سے مباحثہ
۲۸	پریم اوستها
۳۱	گرو جی کا درشن اور شکرتال جا کر شش ہونا

صفحہ	مضمون
۴۱	چودہ برس جوگ سادھنا
۴۲	راج ریت سے رہنا
۴۵	دیالتا برنن
۴۸	ایک کھتری کی دو لڑکیوں کا بیاہنا درشنی پڑتے ہی لڑکا جیانا
۵۰	ایک جیتے کو دیکشا دینا
۵۱	جگر کو اور درشن دینا
۵۲	سنگھ کو دیکشا دینا
۵۴	سنگھ راج مہاجن کو پرچہ دینا
۵۶	نادر شاہ کو پرچہ دینا
۶۴	محمد شاہ کا آنا
۶۵	ایک برس گپت رہنا
۶۷	ایک مہاجن کی دوکان پر مزدور بنکر رہنا
۶۹	بیج گوتی
۷۷	گیان گوشٹی
۸۴	دلی اگر پر جھپٹ [illegible]
۸۷	نانک پنتی کو رد و بشنو کرنا

۸۹ سنیاسی کا استہل مین آکر مہاراج کو آزمانا
۹۰ مولوی فاخر کے بھیجے ہوئے گوشت کا پیڑہ بنجانا
〃 فقیر اور ملا کا مہاراج سے مباحثہ
۹۲ پانی پت اور کرنال کا سفر اور واپسی کے وقت دہاڑیونکا چیلہ بننا
۹۴ دلی مین واپس آنا گھاس منڈی مین رہنا
۹۵ مہاراج اسیر سنگھ جی والی جیپور کا سسش ہونا
۹۹ ایک دن مین چار سروپ ہارنا
۱۰۰ ماتا کو گنگا اشنان کرانا
۱۰۱ سر مہاراج کا شاہجہانپور کو جانا
۱۰۴ پرکہت پورہ مین بیٹھے ہوئے گھاس منڈی مین دولترام کے پوتے کو ۲ نفر لیسے گھرتے ہوئے بچانا۔
دریا نا تہہ جوگی کو آدمے کے درخت سے اشتری گھستے دکہانا
۱۰۴ پرانی دلی میں استہل بنانا اور دو پنڈتون سے مباحثہ
۱۰۶ نئی بستی کے چرتر
۱۰۸ مغلونکا استہل مین آکر مہاراج سے چیلا بنانا
۱۰۹ ماتا گرداس گسائین کا دلی آنا اور [illegible]
۱ سوامی کے روپ مین مہاراج کو درشن پانا
۱۱۱ ایک براہمن کا سری چل کی کا ور- بجا تہہ جی مہاراج کی آگیا سے سری مہاراج کے چرنون پر چڑہانا
۱۱۲ ماتا کو سر مکر ستہمارا جکے درشن کرانا اور ماتا کا پریم دہام
۱۱۴ سکھدیو پورہ کے چرتر
۱۱۵- موہنلال مہاجن کو پرچہ دینا
۱۱۶- مست ہاتہی کا استہل مین آنا
۱۱۸ پورن پرتاپ کی سہایتا کرنا
۱۲۱ دلی مین بیٹھے ہوئے آگرہ مین نادکا تباہی سے بچانا
۱۲۲ آٹھ دن لکھنؤ مین رہنا اور دلی والونکا جنہیں آسنے پر اگاہ ہونا
۱۲۴ کالی ناگ کا آنا
۱۲۵ دشمن ارنا گولکا دشمن بنارد مین ہیکم سے سر ہوجانا

۱۲۶	دلی مین ہجا اور پرپھن بائی کو متہرا مین درشن دینا	۱۳۴	سری مہاراج کے وصایا
۱۲۷	مہاراجہ پرتاب سنگھ جی کے زمانہ مین سچے پور آنا	۱۳۷	سری مہاراج کا پرم دہام
			قطعات تاریخ و منظومات مختلفہ

صحت نامہ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷	۷	چہایا	سایا	۴۰	۱۲	نانا سنے	ماتا سے
۹	۱۲	گہر کیسلو	گہڑکی کو	۴۲	۹	جل بہے تہے	جل رہے تہے
〃	۱۳	پہرسے	پہرسے آئے	۴۴	۵	اونکے آگے	اوسکے آگے
۱۳	۷	دیا لکہہ کے خط	دیا لکہہ کے	〃	〃	نصیب ہنگے	نصیب او سکے
۲۰	۱۳	پہ مائل مراد ل	کا قائل مراد ل	۴۴	۷	دہیان و ہرکر	دہیان و ہر کے
۲۱	۱۵	سے چہپے	اسے چہپے	۴۵	۱۴	سب سنائی	سب دکہائی
۲۴	۵	اراد	آزاد	۴۶	۵	اپنے لایا	اپنے آیا
۲۵	۱۲	سہان	پہنان	۴۷	۱۱	اونکو رہائی	اپنی رہائی
۳۰	۹	نیا	نیگا	۵۲	۱۱	افسونکے داو	افسونکے وار
۳۱	۱۴	بیان کرسکو انجا	یہ شعر زاید لکہا گیا	〃	〃	کیسے داو	کیسے وار
۳۲	۴	سے کیے تہا	سمتے کیے تہے	〃	۱۲	کیا رہار	گیا ہار
۳۴	۹	تہا جلوہ سارا	جلوہ تہا سارا	〃	۱۳	پلایا اونہین	ملایا وہین
۳۸	۳	ہوسکتے	ہو نہ سکے	۶۲	۱	کیا سکیتے	گیا کیسے

۶۲	۱۰	سرمیں	سر پر	۱۰۳	۱۴	کہ مرحضر	کہ ہر حضر
۷۷	۷	کرپا کرکے ہوساگر	کرپا کے ساگر	۱۰۷	۱۲	نگاہ وسے	نگاہ دستے
۸۰	۹	اسکی	اسکا	۱۱۳	۳	بنیا	لیا
۸۱	۵	بر بھکت ہو	ہر بھگت ہیں	۱۱۴	۳	چھپایا	جھپایا
۸۲	۱۶	ناماب	نایاب	۱۱۶	۴	مارسے	بارسے
۸۳	۱۰	گرو	گروُ	۱۱۹	۳	لیا	کیا
۸۶	۸	وہین پہ	وہان پہ	۱۲۰	۱۵	گروگرو کو	گرو کو گرو کو
۸۸	۶	کاہل	کابل	۱۲۳	۱	سنبت ۱۹۲۸	سنبت ۱۸۲۸
۸۹	۵	درشتی	درشتی	۱۲۸	۹	نامی	ناتی
〃	۱۴	سنت سے	سنت سے	۱۲۵	۱۴	ہستے	شکتی
۹۲	۱۰	بہتی ناخوشیکا	تہانا خوشی کا				
۹۳	۱۵	دونو	دونون			منظومات مختلفہ	
۹۸	۱	ناما	بانا	۲۰	۸	۱۹۰۱	۱۹۰۳
۱۰۲	۶	یکسو	اک سو				

[illegible] شک نہی آپ ہو میرے حامی
[illegible]ری مین ایمان مری آبرو ہو
[illegible]ہین کوئی میرا کہان اب مین جاؤن
[illegible]ہارا تہا ماتا کا وہ بہی نہین اب
[illegible]ت عمر مینے فضول اپنی کہوئی
[illegible]ہا ورہ رستا اب تو دکہاؤ
[illegible]ا رہی سمرن تمہاری ہی سیوا

تمہاری سرن ہون چرند اس سوامی
گرو کے گرو کے گرو کے گرو ہو
تم اپنا و مجہکو تمہارا کہاون
نہین کوئی میرا ٹہکانا کہین اب
سنبہالوگی تم ہی نہین اور کوئی
بچاؤ مجہے رہزنو نسے بچاؤ
رہے ہیں اب زندگی بہر یہ شیوا

کہو اپنے اسرار میری زبان سے
کرو سبکو آگاہ راز نہان سے

سیر مہاجلکے راعمیرے سوانح وغیرہ

ہے میوات مین شہر مشہور الور ۔ قریب اسکے ڈہیرہ سے
جمایا جہان نورسے اپنا ڈیرا ۔ مٹا جس سے اکثر
تہے فخر جیون بنس مالک وہانکے ۔ جنہین ہر سے جہکاتے تہی سالک
زمانہ مین مشہور نام اونکا سوہن ۔ گرہست آسرم ادہرتی مین
پریم اونکے ہردمین چہایا ہوا تہا ۔ وہی وہ نظر مین سمایا ہو
سر کرشن مین لولگائی ہوئی تہے ۔ یہ اونمین وہ اسمین سمائی ہوئی
ہوئے ایکدن اونکو پرتکش درشن ۔ مگن ہوگئے دیکہہ سوبہاکو
جگل روپ کو دونون آنکہونسی دیکہا ۔ کہا آپ ہو میری آنکہو
یہی روپ ذات دیکہا کرونین ۔ رہو دمبدم آنکہومین چہپکر

مرے کل سے بہگتی تمہاری نجاوے
سوا اسکے کچہہ اور چتمین نہ آوے

مہاراج خوش ہوکے بولے کہ ہان ۔ ہو الین بہگتی مین سب تیرا
ترے کل مین ایسی ہی بہگتی چلیگی ۔ تری آٹہوین پشت ایسی

کہ مین آنکر انس اوتار لونگا — اب ہے دان کلجگ بیچ ہیں بہگتونکو دونگا

بچن یہ سنا کر سری بہگت مقبل — جہلک وہ دکہا کر سری بہگت مقبل

ہوئے مثل پتلی کی آنکہونسی اوجہل — پرم بہگت سب بہن ہوئے سخت بیکل

اوسی وقت سی پہر نہ پینا نہ کہانا — اوسی روپ مین دہیان اور لو لگانا

نہ پہر نکہے کہو لین نہ دیکہا کسیکو
لگایا نہ دنیا سی فاسنے جیسکو

اوسی نور مین نور اپنا ملایا — جتر داس جی پر پڑا جسکا سایا

ہوئے اونکے گرد ہر بڑے ہی پریمی — ہوئے جنکے ٹہاکر پرم بہگت نیمی

جگنناتہ ٹہاکر کے ویسے ہی بیٹے — ہوئے بہگت جن باپ جیسے ہی بیٹے

ہوئے اونکے پر ایک داس ایسے نامی — کرین جنکی بہگت او بہگتی غلامی

ہوئے اونسے مرشد ایسے بڑے ہی پیدا — جو تہے بالین جیسے ہی بہگتی کے شیدا

ندیکہے پریمی جن ایسے کسی نے
انہیں سے کے لیا جنم مہاراج جی نے

ولادت کی واقعات

مہاسینوت اور ہستن پر کہنو
نہ دیکھی سنی ایسی سیرت نہ صورت
زبان کون جو اونکی مہما کو برنے
ہوئے سنت و لپ انس اوتار پیدا
ہوئے سنکے خوشحال باپ اور دادا
جما ایک گویا یہ بہگتی کا پودا
کٹم اور پروار کے لوگ آئے
جنم پتر پانڈے جی آکر بنایا
ہے بہادون سدی تیج تہہ بار منگل
ہے سترہ سے اور ساٹہہ خوشحال سنبت
یہ آئے ہین دنیا مین بہگتی چلانے
نہین بیاہ شادیکی کوئی بہی صورت
گر اونکے یہ حال دکہلا رہی ہین
نرالے ہین دنیا سی طرز و آداب
جسودا لگی کہنے پانڈے سی ہنسکر

اوسمین تہی اچہی ہین دنیا مین گن جو
مجسم تہی گویا وہ بہگتی کی مورت
لیا گر بہہ سے جنکی اوتار ہرنے
ہوئی دیوتا دیکہکر جنکو شیدا
جو سہتری زمین تہی وہین نال گاڑا
ہری ہوگئی دل مین دادی جسودا
کیا جات کرم اور پیڑے کہلائے
جما کر گرہ سبکو پڑہ کر سنایا
رہیگا یہ برسون لگا تار منگل
مبارک ہی بہگتونکو میان سنت
سری کرشن کے انس ہین مینی جانے
یہ جنمے ہین ایسی گہڑی اور مہورت
ستاری بہی چال دکہلا رہی ہین
چرن اونکے پوجینگے شاہ و گدا سب
جو تونی کہا سب کیا مینے باور

مین بیٹھی تھی جسوقت جمنے یہ لالا ۔ یکایک ہوا سارے گھر مین اوجالا
دماموں کی آواز کانوں مین آئی ۔ دل آویز خوشبو مکانوں مین آئی
اوسیوقت سے تھی تعجب مین بارے ۔ یہ سمجھی مین اب آئے کو بکت تھی سارے
ہوئے خوش یہ سنکر لگی مسکرانے ۔ جو بیٹھے ہوئی تھی اقارب یگانے
رکھا نام رنجیت تل راس پائی ۔ لگے مانگنے مستحق سب بدھائی
اوسنگ اور ہرش دلمین داداکی چھایا ۔ خوشی سے جامہ مین پھولا سمایا
دیا حد سے بڑھکر زر و مال سبکو ۔ کیا دور و نزدیک خوشحال سبکو

رکھا سات دن در پہ نقار خانہ
یہ نوبت رہی اور رہی کارخانہ

بال چرتر

ادا کرکے سب کچھ رسوم ولادت ۔ لگی پالنے مادر خوش ارادت
سلاتی تھی اونکو کبھی پالنے مین ۔ جھلاتی تھی اونکو کبھی پالنے مین
نرالا ہی تھا جاگنا اور سونا ۔ سنا ہی کسنے نہین اونکا رونا
کبھی گود مین اونکو لیتے تھے دادا ۔ محبت بڑہ رہی تھی حد سی زیادہ

بہت پیار سے اونکو رکہتی تہی دادی
ہوئی تہی وہ انس او الفت کی عادی

وہ لیتی تہی ہر وقت اونکی بلائین
وہ دیتی تہی ہر لحظہ دلسے دعائین

بہت لاڈ اور چاو سے اونکو پالا
برس روز کے ہوگئے جب وہ لالا

لگے سیکہنے بولنا اور چلنا
سنبہالے سے تہا کودنا اور اچہلنا

جہپٹ کر پکڑ لیتے تہے بہوا کا دامان
بہت ہوکے خوش نام لیتی تہی مان

برس دوسرے مین لگے جب وہ بالا
ہوا ختم او تسو کا او تسو دو بالا

دیے دانت او انکی دونی خوشی کی
برس مین لگی جو کہلی گانٹھ جیکی

لگے چال چلنے زمانہ سے نیارے
لگے بولنے بولیان پیاری پیاری

لگا تیسرا سال تب تو وہ لالا
نکلنے لگے گہر سے آپا سنبہالا

قدم جب رکہا اپنا چوتہے برس مین
کیے اپنے ہمعمر سب اپنے بس مین

ہر اک رام جپنا جپانا سبہونکو
یہی کہیل دن بہر کہلانا سبہونکو

لگا پانچوان سال پہر جب سہانا
لیا ختم کرنا تلک او نہانا

پہر رات باقی رہے اوٹہکے آوین
اوسی وقت سوتے ہوونکو جگاوین

رہین دہیان مین اور بہجن مین سحر تک
نہو اونکو اتنی پرائی خبر تک

فراہم کرین پنڈتون لڑکونکو سارے
یہی کہیل کہیلین ندی کے کنارے

سری سکہدیو جیکا درشن دینا

...ین اکدن ایک ودہوت آئے
...نہ بدن سانولا رنگ اونکا
...ل اونکا ایسا کہ دلکو ہلاوے
...ے ہوگئے ٹکٹکی سی لگاکر
...پیار چہاتی سے اپنے لگایا
...ہانی سی تہی پاس ہی کی چہایا
...ہا تمکو چیلا کیا ہمنے اپنا
دیے ہاتہہ مین اسلیے دمین پہیرے
سرن ہون تمہاری اونہین تم بچاؤ
جدا ہی نیا پنتہہ ہوگا تمہارا
بہت ہونگے دنیا مین چیلے تمہارے
بہت تمسے پہیلیگی دنیا مین تہلکی
مہاراجگی گودسے پہر اوترکر

نہ بستر نہ کپڑین تن پر لگائے
عجب رنگ تہا اور عجب ڈہنگ اونکا
جلال اونکا ایسا کہ دیکہا نجاوے
اشارے سے رنجیت کو پہر بلاکر
محبت سے کندہے پہ اونکو چڑہایا
وہاں گود مین اونکو اپنے بٹہایا
یہ بردان تمکو دیا ہمنے اپنا
کرو پار تم دین دنیا کے بیڑے
جنم اور مرنکی دکہہ اونکی مٹاؤ
ہزارون ہی لینگے تمہارا سہارا
ہزارون ہی چیلے کرینگے تمہارے
رہیگی تمہاری سدا جوت جگتی
اوسے وقت چرنونمین سر اپنا دہرکر

کیا عرض اب آپ ہو میرے مرشد / مجھے دین و دنیا کا کچھ بھی نہیں ڈر
ہے اب بھی بہت میرا پرواز دیکھو / نہیں ہیں کچھ مجھپہ ادبار دیکھو
لگے اپنی یہ بال لیلا دکھانے / مہاراج سنکر لگے مسکرانے
کہا خشک ہو جائیگی یہ ندی جب / برس جسکی باقی ہیں چوبیس اب
کہاں جائیگا پھر یہ پردا ترا / رہیگا کہاں پھر یہ گھر بار تیرا
یہاں ہو رہی تھیں یہ باتیں سہانی / کہی جا کے لڑکوں نے گھر یہ کہانی
ہراساں ہوئی سنکے ماں باپ دادا / وہاں آئی دوڑے ہوئی آپ دادا
نہیں کوئی بھی اُس پاس آنے پایا / کہا تمکو بیٹا یہاں کون لایا
وہ کہنے لگی ہنسکے اور مسکرا کے / کہ لایا مجھے یہاں ایتا اک اٹھا کے
یہاں گود میں اپنی لا کر بٹھایا / بہت پیار اخلاص مجھپر جتایا
بہت راز و اسرار ظاہر کیے ہیں / مری ہاتھ میں وہ یہ پیڑے دیے ہیں
ابھی تو کھڑی تھی کہیں چھپ گئی وہ / تمہیں دیکھکر اب کہیں چھپ گئی وہ
بہت خوش ہوئے اور لائے گھر کو / لیے ساتھ بیٹا اپنی لخت جگر کو

جو تھیں منتظر گھر یہ ماں اور دادی
خلش ان کے دلکی بھی آکر مٹا دی

مہاراج کا حال سب کہہ سنایا ۔ ملا تھا جو پرشاد سب بانٹ کھایا

گرو بار اور سر دونو لکا دن تھا
گرو آملے پانچوان جبکہ سن تھا

چھٹے سال چٹسال پڑھنے بٹھائے ۔ وہاں پر وہ دادا کی کہنے سے آئے
لگا اونکو کہا جو پانڈے پڑھانے ۔ کہا کا کہا اور لگے مسکرانے
مجھے آل جنجال کچھ مت پڑھاؤ ۔ جو آتا ہو تمکو تو سمرن سکھاؤ
فقط رامکا نام ہے مجھکو پیارا ۔ نہیں اور کچھ میرے دلکو گوارا
سنا یہ تو پانڈے ہوئی سخت حیران ۔ کہا آکے یہ حال دادا سے پنہان
لگے کہنے دادا وہ بچے پہ جاؤ ۔ اوسے پیار سے تم پڑھاؤ لکھاؤ
ہوئے صرف تعلیم پہ آکے پنڈت ۔ پڑھانے لگے اور سمجھا کے پنڈت ب
ہوا کارگر اونپہ لیکن نہ افسون ۔ ہری رام پر ہی رہے وہ تو مفتون
نہ پانڈے کی دھمکی نہ گھر کیلو مانا ۔ زبان پر وہ لائے نہ کا کہا نہ کہانا
اونہیں لیکے ہمراہ پھر پانڈے سے چلے ۔ کہا یہ تو اکثر پڑھے اور نہ مانڈے

پڑھیگا نہ مجھ سے یہ بالک ہی ہٹی
مجھے دے رہا ہے گی ڈنٹے سے پٹی

انہیں طرح آپ آزاد رکھیے — رہے جسطرح انکا دل شاد رکھیے
لگا کر اونہیں اپنی چھاتی سی دادا — لگے کہنے اب کرلیا یہ ارادا
تمہیں اب نہ ہم کچھ لکھاوین پڑہاوین — وہی کھیل کھیلو جو تمکو سہاوین

اوترکر تہا ساتوان سال آیا
جو اونکی طبیعت کو ہرگز نہ بھایا

پتا مرلیدہر جی کا دیہانت

اوٹھے ایکدن وہ سحرگاہ سوتے — پتا نے جو دیکھا کہ اوٹھے ہیں روتے
لیا گود مین اور کہا بات کیا ہے — کہو یہ نئی بات ہیہات کیا ہے
اونہیں ہچکیان لگ گئیں روتے روتے — یہ باتین پتا سے کہین روتے روتے
طبیعت مری اس الم نے دکہائی — کہ اب ہونیوالی ہے تمسے جدائی
کروگے گوارا ہمین چھوڑ جانا — بہت ہی قریب آگیا وہ زمانا
دیا اونکو ڈھارس سنبھالا پتا نے — سمجھہ بوجھہ کے اوسکو ٹالا پتا نے
مہینا بھی گزرا تھا اس سخن کو — کہ یہ واقعہ آگیا پیش اونکو
یہ مشغول تھا اونکا پرشاد پاکر — سدا او ہمیان رہتے تھے پہاڑی جاکر

اور اک خدمتی ساتھ تھا اونکی جا
گئے ایکدن جا کے بیٹھے باہر
جو تھا آدمی ساتھ وہ دور بیٹھا
اوسے آگئی نیند اور سو گیا وہ
اوٹھا اور دیکھا تو مالک نہین ہین
نپایا پتہ کچھ وہان اونکا اسنے
تو مجبور کپڑے اوٹھا کر وہ لایا
ہوئے خستہ پریاگ داس اس الم سے
رکھا زندگی بھر اوداس اسنے اپنیکو
پریشان و افسردہ رہتی تھی کنجو
رہا کوئی بھی اب نہ سر پر ہمارے
یہ بچہ رہا کون پالیگا اسکو
جو تھے اونکے کنبے مین بھائی برادر
ادا کرتے رہتے تھے حق قرابت
نکالے زمانہ کی گردش نے کینے

ہمیشہ سرِ شام ہمراہ آتا
جہان دھیان کرتے تھے آسن لگا کر
جہان بیٹھنے کا تھا دستور بیٹھا
بہت دیر تک بیخبر ہو گیا وہ
مگر اونکے کپڑے وہی اور دو ہین تین
نہ دیکھا نہ دیکھا نشان اونکا اسنے
یہ سب ماجرا اونکے گھر پر سنایا
جسودا ہوئی بدحواس اس الم سے
اوسی سال دونون گئی بچکے تئین کو
سدا دل ہی دل مین یہ کہتی تھی کنجو
کہان سرپرست اوٹھ گئے ہای سارے
مربی نہین جو سنبھالیگا اسکو
قرابت مین نزدیک وہ شیام سندر
مگر کچھ بدلتی نہ تھی دلکی حالت
گئے چیت تک اسطرح سب مہینے

لگا جبکہ بیٹا کہہ جانیکی ٹہانی
جو ڈہیر بیسن تہی اونکی داداکی بہائی
اونہون نے سواریکا رتہہ اک منگاکر
کہا ماکی ہمراہ تم جاو بیٹا

روا جا بہی گنگا نہانیکی ٹہانی
یہ بات اونکو نجیب سے کہلوائی
کیے ساتہہ ہے اپ بہروسیکی جا
بہت جلد بہیجینے اپ گہر آو بیٹا

روانہ ہوئے اور طے کرکے منزل
ہوئے شامکو قاسم مین داخل

چلین دوسرے روز گنجوادہر کو
کہا جلد گنگا نہاکے تم آو
غرض چلتے چلتے وہ دہلی مین آئے
بڑے خاندانی بہت ذی مروت
کرم اونکی دولت سخا اونکا دین تہا
وہانسے ہوئین ساتہہ کنجو کیے ماتا
نہاکے دہوکے پہر اوسکو دلی ہی لائی

رکہا پاس ٹہبرائی لخت جگر کو
بسا تو وطن اپنا آکر بساو
جہان اونکے رہتے تہی مان باپ بہائی
بہت نیکنام اور بڑے اہل ہمت
بہادرپور اونکا قدیمی وطن تہا
یہ قصبہ مہ تہا ذرات اونکو ستانا
گوارا نہتی ایک دمکی جدائی

کہا اب نہ ہم جانی دینگے یہانسی
بلالینگے نجیب کو بہی وہانسے

نہین چاہتی یہ ہماری طبیعت
نہین ہے نہین مقتضای حمیت

کہ آئین ڈیرہ مین ہم تمکو چہوڑین
رہ و رسم الفت سی ہم منہ کہ موڑین

جو اسباب ڈیرہ مین ہے سب منگالو
وہان کے سکونت سی دلکو اوٹہالو

کیا دلسے منظور کنجوسنے اسکو
لیا مان مجبور کنجوسنے اسکو

روانہ کیے آدمی اور سواری
کہ لے آئین ڈیرہ سے وہ چیز سارے

وہانسے وہ پہر کو تقاسم کو آوین
حفاظت سے بخت کو ساتہہ لاوین

کیا ایک بڑہیا کو بہی ساتہہ انکی
دیا لکہکے خود کنجوسنی خط ہاتہہ انکی

وہ سب لوگ پہلے تو ڈیرہ سین آئے
وہانسے جو سامان تہا ساتہہ لائے

اوسی روز پہر کو تقاسم مین آکر
کہا حال بڑہیانے اندر کو جاکر

ہوا رنج بہوا کو سنکر نہایت
مگر اپنے بیٹونکو کی یہ ہدایت

جدائی ہین انکو کہلاو پلاو
انہین تو مرہ بہٹیرنکو بتاو

پلنگ ایک حجرہ مین اپنے بچہایا
برابر مین بڑہیا کو اوسپر سلایا

سنین اوسکی باتین اور اپنی سنائین
جو بخت نے انکو لیلا دکہائین

ہمین اس عمر مین کچہہ عجب کی باتین
تعجب دلاتی ہمین سب اسکی باتین

گئی جیسے ماں اسکی گنگا نہائی
کہے اسنے یہاں ہمسے احوال سارے
کہا یہ بہی اماں نہین آئینگی اب
اودہر تمنے دلی سے چلنا بچارا
لگا یک ہنسا اور بہت کہکہلایا
کہا ابتو دن کچھہ ہمارے بہلی ہین
رہا آج پہر جب پہر کا لڑکا
اوٹہے میرے بیٹے بہی گہبراکی تینون
لیا گود مین چہوٹے لڑکے نے میرے
کہا کچھہ نہین دکھہ نہ ہین کچھہ ڈرایا
مجھے آج دلے سے آتے ہین لینے
گوارا تمہاری جدائی نہین ہے
یہ باتین سبہی جہوٹہہ مانی تہی ہمنے
مگر جب تم آئے تو سچ ہمنے جانا
پہر اب رات سے یہ جگاتا ہے سبکو

وہانسے چلی اور دلی کو آئی
اسیطرح دن اسنے ابتک گذارے
مجھے پاس ہی اپنے بلوائنگی اب
ادہر اسکے دلپر کہلا حال سارا
کہا ہمنے یہ بخت کیا تمکو پایا
مجھے یہانسے لیجانیوالے چلے ہین
بہت مضطرب ہوکے رو دیا یہ لڑکا
وہ بیٹھے سبہی پاس آآکے تینون
کہا آج بہیا ہوا کیا یہ تیرے
تمہاری محبت نے مجھکو ستایا
پڑے ہین یہی مجھکو لینے کے دینے
مرے دلمین اسکی سمائی نہین تہے
لڑکپن کی باتین یہ جانی تہی ہمنے
یہ لڑکا نہین اسکو اوتار مانا
ہر ایام جیتا جیاتا ہے سبکو

جگاتا ہے غفلت مین سوتے ہوونکو ہنساتا ہے ذرات روتے ہوونکو
یہ پڑہیا ہے باتین ہمین دوپہر تک نہ سونے دین بخت نے پھر سحر تک
پہر پہر کے پیچھے پہر اونکو جگایا کہا اب اوٹہو وقت سفر کا آیا
کیا نیت نیم او بہٹکے بہولنے بنا جو تہا رام رام اور سر کرشن جپنا
اوسیوقت چاچی نے بہوجن بنایا سحر ہوتے ہوتے سبہونکو کہلایا
وہ کہا سے پیکے رخصت ہوئی پہر وہانسے چلے ساتہہ چاچا بہی کچہہ پہنچانسے
ندی تک وہ پہنچا کے پہر گہر کو آئے غم و رنج فرقت کو ہمراہ لائے
ہوئے وہانسے رخصت آگی کو راہی ہراسان ہوئے یک بیک سب سپاہی
نظر ایک شیر ژیان سبکو آیا جو ہمراہ تہے خوف جان سبکو آیا
وہ شیر آگیا پاس ہی جب بہل کے لگے بہاگنے ساتہہ والے دہل کے
مہاراج نے پانو اپنا پسارا لگا چاٹنے تب وہ ہر بہگت پیارا
کیا پیار اور رکہدیا ہاتہہ سر پر کیا اوسکو رخصت یہ بر دان دیکر
ہوا تہا جو تمکو سراپ اوس سی چہوٹے کیا تہا جو کچہہ تمنے پاپ اوس سی چہوٹے
تم اب اندر کے لوک کو بہانسے جاو چلو بہانسے جاو پرم دہام پاو
چلا شیر واپس تو کچہہ دور چلکر گیا دم نکل گر گیا وہ زمین پر

سبھی ساتھ والے تعجب مین آئے — لگے ساتھ چلنے مگر خوف کہائے
کہا سبنے دیکہو کسیسے نہ کہنا — اگر چاہتے ہو مری ساتھ رہنا
مناتے ہوے خیر آئے وہ دلی — بامن وامان اونکو لائے تو دلی
ادہر سے آئے ماما ادہر سے آئے نانا — رہا دیر تک یون ہی ملنا ملانا
ملے جاکے پھر ماںنے نانیسے اپنے — کیا سبکو خوش خوش بیانیسے اپنے
لگے سبسے ہلملکے رہنے وہان پر — ہوے انکے اوصاف سبکی زبان پر

ہوا اونکا یون ساتوان سال پورا
ہوا ساتون سالکا حال پورا

پڑہنے سے بیزار ہونا اور سبگا مینسے انکار کرنا

لگا آٹھوان سال دلی مین اگر — لگے رہنے خوشحال دلی مین آکر
وہین ایک نانانے مکتب بٹھایا — پڑہانیکو استاد کامل بلایا
منائی خوشی دلکے ارمان نکالے — کیا پھر نواسے کو اونکے حوالے
کہا دلسے اسکو لکھاؤ پڑہاؤ — محبت سے الفت سی سبق سکھاؤ
نوابسیکو پڑہنا گوارا نہین تہا — ہدایت سے نانا کی چارہ نہین تہا

اوسی روز آئی کہین سے سگائی
اوہنین دیکہنے آئے لوگ اور لگائی

تو ماں اور نانی نے اونکو بلایا
تہا گود مین اپنے سبکو دکہایا

مہاراج بولے کہ سنتی ہو نانی
تجہے قید مین کیون پہنانیکی ٹہانی

کرو مہربانی نہ لو تم سگائی
نہین اسمین میرے لیے کچہہ بہلائی

ہوئین سنکے ناراض ماں اور نانی
وہین آئے نانا سنی یہ کہانی

بظاہر بہت ہی خفا ہوکے بولے
کہ رنجیت پیارے ابہی تم ہو بہولے

زباں سے نہ تم ایسی باتین نکالو
دکہاو نہ بچپن ذرا دیکہو بہالو

تمہین کیا خبر اسکا انجام کیا ہے
ہے تکلیف کیا اور آرام کیا ہے

کہو بیاہ کرنے مین ہی کیا برائی
نہ کرنیمین شادی کی ہے کیا بہلائی

بتا دہمین کیا سمائی ہی دلمین
کہو جو برائی بہلائی ہے دلمین

ترے باپ دادا سبہی ہیکت جنہی
نہ تیری طرح وہ دریدہ دہن تہے

اوہنون نی بہی آخر کیے بیاہ شادی
کسینے تجہے بات یہ کیا سکہا دی

کبیرا و ریداس جیدیو نرہصر
ہوئے ہین یہ سب ایک سی ایک بڑہکر

کسینے بہی اس مین نہ سمجہا برا ہے
ترے دلمین بیٹا یہ کیا دہن سمائی

برہمہا بسن اور بشن ایسے / سری رام اور کرشن اوتار جیسے
نہ سمجہا کسینے بہی شادی کو پاپ / سمجہتا ہے تو دلمین معیوب جسکا
پڑہو بہگت مال اور کہا میرا مانو / ہوئی ہین جو ہر بہگت حال اونکا تو جانو
رکہا بیاہ شادی نی ناکام کسکو / برا او نہین سمجہے سری رام کسکو
جو رہتے ہین بالکل مجرد اکیلے / بہت ساتہہ ہوتی ہین اونکی جہمیلے
نہین جانتا معتبر کوئی اونکو / نہین مانتا معتبر کوئی اونکو
نہین جنکو ملتی ہے دنیا مین ناری / وہ ناری ہین ناری مین ناری ہین ناری

سگانسے انکار اچہا نہین ہے
تمہارا یہ اصرار اچہا نہین ہے

جو دیکہا کہ نانا خفا ہو رہی ہین / برا دلمین نانا خفا ہو رہی ہین
سراسیمگی کچہہ ہوئی دلپہ طاری / دکہائی کچہہ اپنی بہت شرمساری
بہت عاجزی اور نرمی سی بولے / جو دلمین تہے وہ راز سربستہ کہولے
مین نادان ہون کچہہ لیاقت نہین ہے / مری یہ مجال اور طاقت نہین ہے
کہ ہو آپ کا حکم اور مین نہ مانون / بجالانا اوسکا سعادت نہ جانون
مگر بات میری تو ہ دلسے سنیے / زبان تک بہی آئیگی مشکلسے سنیے

مجھے خوف ہے آپکی ناخوشیکا
کہو تو نکالون غبار اپنے جی کا

کہا پھر تو نانا نے ہان ہان کہو تم
جو کچھ ہے آتی دلمین مری جان کہو تم

اجازت یہ پاکر زبان اپنی کہولی
یہ باتین سناکر زبان اپنی کہولی

مہاراج ہو آپ سر پر ہمارے
سنوارو گے تم ہی مرے کام سارے

سُہاتے نہین مجھکو دنیا کے دہندے
نہ ڈالو عبث میری گردن مین پھندے

زبان سے لیا آپ نے نام جسکا
یہان اور وہان فرق ہے رات دن کا

وہ نور مجسم مین سایہ سراپا
مجھے سوجھتا ہی نہین اپنا آپا

وہ سورج ہے اور مین ذرہ سے کمتر
مجھے کردیا آپ نے اونکا ہمسر

وہ کرتے تھے جو کچھ نہ مین کر سکونگا
یہ بار اپنے سر پر نہ مین دہر سکونگا

کہان آسمان سے ہے نسبت زمین کو
نہین اس مین کچھ دخل ہان اور نہین کو

ارادہ یہ ہر گز نہ کیجے نہ کیجے
سگائی نہ کیجے نہ کیجے نہ کیجے

اگر آپ یون ہی دباوٗنگے مجھکو
تو پھر پاس اپنے نہ پاوگی مجھکو

پہاڑون مین جنگل مین اوٹھ جا بسونگا مین
یہان بہول کر بھی نہ پھر آونگا مین

کرے راہ حق سے جو گمراہ زن ہے
یہ گمراہ کن ہے یہی راہزن ہے

سنی یا نہین تمنے گوتم کی حالت
وہ مجذوب کی حالت پر ملالت

ہے معلوم سبکو مہاراجہ جسرت
دم مرگ جو لیگئے ساتھ حسرت

دلیروں کو کرتی ہے زن آہ بیہمین
یہ لیتی ہے اقرار دیدیکے قسمین

اذیت ہین دنیا مین زن کی بدولت
مصیبت ہین دنیا مین زن کی بدولت

یہ رنگتے ہین شادی مین اعمالنامہ
پہنتے ہین سب مرد عورتکا جامہ

وہی وہ نظر اونکو آتے ہین ہرسو
وہی اپنا جلوہ دکھاتی ہین ہرسو

نہین سوجھتا کوئی بھائی برادر
نہین پوچھتے حال ہمشیر و مادر

خوشی قید ہونیکی ہین سب مناتے
ہین اسکے لیے شادیانے بجاتے

ہے اہل دنیا و دین زن کی بس مین
وہ رہتے ہین سب زندگی بھر قفس مین

مجھے ایسا قیدی بناو نہ نانا
مجھے اس بلا مین پھنساو نہ نانا

نہین زن مریدی پہ مائل مرا دل
نہین بیاہ شادی پہ مائل مرا دل

یہ سن سنکے باتین سب اندوہ کھوئے
ہوئے شاد نانا بہت دلمین ہوئے

کیا پیار اپنے گلے سے لگا کے
لگے کہنے کچھ ہنسکے اور مسکراکے

یہی بات دلکو اگر تیرے بھائے — تو ہم تیری ہرگز نہ لینگے سگائی
کیا ہمنے تمکو سبکدوش بالکل — جو کچھ دلمیں آئے کرو بی تامل

جو مہمان آئے تھے واپس گئے وہ
سگائی جو لائے تھے واپس گئے وہ

وہاں سے اوٹھے جا کے مکتب مین پہنچے — بہت تنگدل آ کے مکتب مین بیٹھے
سبا بھی سکھلانے لگے دلسے اونکو — پڑھانے لکھانے لگے دل سے اونکو
مگر وہ نہ پڑھنے مین دلکو لگا دین — جو لکھنے کو کہین ہین مسکرا دین
ہو پڑھنے کی نوبت تو خالی کہین وہ — ہو لکھنے کی باری تو بارے لکھین وہ
کریما کرم کن کرم کن کرم کن — رہے اونکو جس وقت دیکھو یہی دھن
فقط رام کے نام سے کام اونکو — پیارا لگے رام ہی رام اون کو
اسیطرح گزرے کئی جب مہینے — تو دلمین کیا غور استاد جی نے
نہین ہے مذاق اسکو پڑھنے بالکل — مذاق اسکے کرتا ہے یہ بی تامل
مرا خوف کچھ اسپہ غالب نہین ہے — یہ اس علم کا دلسے طالب نہین ہے
کہا ایک دن تم نہین دل لگاتے — مذاق اور ہنسی سے نہین باز آتے
نہین ہین ہنسین ہین یہ تکرار اچھے — سمجھتے نہین ہم یہ اطوار اچھے

پڑھو اور لکھو علم میں دل لگاؤ
کہا تم رکھو اپنا پڑھنا پڑھانا
نہیں دین و دنیا کی پروا ہے مجھے کچھ
میاں جی یہ سنکر تعجب میں آئے
لگے کہنے اچھا اگر ہے یہ صورت
طبیعت اگر اس پہ مائل ہو گی

بڑے ہے عقل اور حس سے کہا تم کماؤ
نہیں مجھکو دین اور دولت کمانا
سوا رام کی چاہیے کیا مجھے کچھ
بہت ہی ہنسے اور بہت مسکرانے لگے
تو ہی علم کی اس میں بیشک ضرورت
تو پہچان حق کی ہی حاصل ہو گی

مہاراج سنکے بہت کھکھلائے
میاں جی کو برجستہ فقرے سنائے

سنو ہو میاں جی بڑی تم تو کامل
نہیں کیا سبب حق کی پہچان تمکو
نہیں آدمی کو بھی پہچانتے تم
مجھے خوب علم لدنی ہے حاصل
نہیں اور لیا کچھ بھی پڑھتے پڑھاتے
الف بے پڑھے وہ کہو کس سے جا کر
کہا پھر میاں جی نے یہ بات سنکر

نہیں علم اچھا ہی ہو تم تو عاقل
کہو کیا کہے کوئی انسان تمکو
نہیں جانتے تم نہیں جانتے تم
سمجھ بوجھکر بن رہا ہوں نہیں جاہل
ازل سے وہ ہیں علم کو ساتھ لائے
وہ کب جا کے بیٹھے مکتب میں کچھ دن جھکا کر
نہیں بات ہی بلکہ صلوات سنکر

ولی ہو ولی ہو ولی ہمنے مانا
مگر چاہتے ہم ہین کچھ آزمانا

کرامات ہو پڑہکے معنے سناؤ
ہمین کچھ تو علم لدنی دکھاؤ

کہا تم کہوگے وہی ہم کرینگے
مگر تمسے پہلے یہ اقرار لینگے

رکھوگے نہفتہ یہ راز نہانی
کہوگے کسیسے نہ تم یہ کہانی

تو مین تمکو پڑہ کر سنادونگا سب کچھ
چھپا دونگا بالکل نہ مین تمسے اب کچھ

کریما سنو تو کریما سنادون
پڑے ہے کرکوئی تو گلستان پڑہا دو

سمجھہ لو کلام الٰہی کا مطلب
نہ باقی رہے آزمانا کسی ڈہب

بڑی سی کتاب ایک جلدی اوٹھا کر
رکھی سامنے تب کیا خوش سنا کر

میانجی سنے اوٹھکر ہین پانو پکڑے
پڑے پانو ہمین وہ جو لڑکی تہی اکڑے

کہا ہمکو اب کچھ نہین آزمانا
حقیقت مین تم اولیا ہو یہ جانا

ہوئین آجتک ہین خطائین جو ہمسے
معاف آپ فرمائین براہ کرم سے

مہاراج سنے کرکے نیچے نگاہین
کہا ہین بزرگ آپ مجھکو نباہین

مین شاگرد ہون ایک ادنی تمہارا
تمہاری عنایت سی ہو گا گزارا

ہوئی شام لیکر اجازت گہر آئے
سحر گاہ مکتب کو تشریف لائے

زر و نقد دیگر کہا نذر لیجے
مری سب خطائین مجہے بخش دیجے

خلاف ادب مجہسے جو کچہہ ہوا ہو
معافی کے قابل ہی جو کچہہ کیا ہو

نہ آونگا پہر سے کو مین اب یہان پر
رہین مہربان آپ مجہہ ناتوان پر

میانجی نے ہنسکر کیا اونکو رخصت
چلے ہنستے ہنستے ہوئی خوش طبیعت

جب اپنے کو ہر طرح آزاد پایا
بہجن اور سمرن مین دلکو لگایا

ملا آپکے نانا سے استاد اونکا
کیا اونکی لیلا سے دل شاد اونکا

کیا ذکر نانا نے لنجو سے سارا
نہا جو طبیعت کو سنکے گوارا

یہ سنکر اوٹہی دلمین آزردہ ہوکر
وہ جا بیٹہی خلوت مین پژمردہ ہوکر

وہان اوسنے رنجیت کو بہی بلایا
بلایا وہین پاس اپنے بٹہایا

روان اوسکی آنکہونسے چہرہ پہ پانی
عیان اوسکے چہرہ سے سوز نہانی

کہا تم ہو مجہکو دل و جان سے پیارے
ذرا دلکی باتین کہو ماننے پیارے

میانجی سے پڑہنا ہی تم چہوڑ بیٹہے
سگائی کا رشتہ بہی تم توڑ بیٹہے

دباؤن تو گہر سے نکلنے کی دہمکی
کہون کس سے یہ بات مین درد و غم کی

یہ بات اور یا تو نسے پڑہکر تمہاری
ہوا چاہتے ہو تیاگی اور بہکہاری

ہے یہ جو تمہیں ایک دادا کے گھر مین / سوا ایسا تمہارا لگا دہیان ہر مین
بناو گدا دن فقیرونکی صورت / پہرو اب ادہر اور ادہر بضرورت
سمجھتے نہیں کس گہرانکی ہو تم / فقط میری دلکو دکہلانیکے ہو تم

ملین آرزوئین مری خاک مین سب
اوڑاتے پہرو خاک در در کی تم اب

کہا میرا مانو کہا میرا مانو / برا بادشا دیکھو ہرگز نہ جانو
اگر مجھکو تم اپنی مان جانتے ہو / تو کہنا مرا کیون نہیں مانتے ہو
پڑہاؤن لکھاؤن سگائی بہی لونمین / منا دن خوشی منکی آئی کرونمین
بہوکو بہی دیکھون یہ منشا ہو پورے / ہو میرے دل غمزدہ کو صبورے

مگر کیا کرون تم نہیں میرے بسکے
کبہی مر رہونگی مین یونہی ترسکے

سنین جب یہ نجیب نے مانکی باتین / اسیر غم و درد مہانکی باتین ٢٦
ہوا دل پریشان طبیعت ہراسان / ہوئی فکر کیونکر یہ مشکل ہو آسان
کہا دہیان مین یاد پرماتما کو / جو دیتا ہے سب اس اس آتماکو
لگے جوڑ کر ہاتھ ماتہے کہنے / لگی دہار آنسو کی آنکھونسی بہنے

نہیں میں تمہاری اطاعت سے باہر ہدایت تمہاری مرے چشم و سر پر

تمہیں مجھسے پہنچے اذیت ستم سے میں ایسا ہون بی حمیت ستم سے

مجھے تمنے دکھ سہہ کے پالا ہے ماتا مجھے تمنے اب تک سنبھالا ہے ناتا

تمہارے سوا کوئی میرا نہیں ہے یہ جانو ہو تم ہی مجھے یقین ہے

جواب درد سے دور تم ہی کروگی مرے دلکو مسرور تم ہی کروگی

مٹاوگی دکھ تم ہی آوا گون کا دکھاوگی سکھ تم ہی مکتی کی دن کا

اگر آپ مجھپر عنایت رکھوگی اگر آپ میری حمایت کروگی

ستائیگا کوئی نہ بٹ مار مجھکو کریگا نہ پھر راہ زن خوار مجھکو

کٹم اور پروار ہی رہزن ہیں عیال اور اطفال ہی بیخ کن ہیں

یہ دہن اسکے ہاتھوں سے برباد جاتا ہے آتا انہیں لوٹنا خوب آتا

یہ بیدرد ہیں جان لیتے ستاکر یہ برجسم ہیں خاک کرتی جلاکر

نہ یہ کام آتے ہیں آخر کسیکے نہ یہ ساتھ جاتے ہیں آخر کسیکے

بنا انکی سب ہے بیاہ شادی سگائی خراب اس عمل سے ہی ساری خدائی

اسیواسطے مین سگائی سے بہاگا اسیواسطے کتخدائی سے بہاگا

نہ ہوگی سگائی نہ پہیلے گا کنبا نہ پہیلے گا کنبا نہ دکھ دیگا کنبا

یہ امن و امان رام کا نام لونگا
تمہاری سرن لینکے بچ دیا م لونگا

مرا جنم پاپا سپھل تم کروگے
مری زندگی تکمیل تم کروگے

مرا دکھ مٹاؤ مٹاؤ مٹاؤ
یہ جھگڑا نہ تم میرے پیچھے لگاؤ

جو دنیا کو اس طور پر چھوڑتے ہیں
محبت کے رشتوں کو یوں توڑتے ہیں

بڑھاتے ہیں تب سر پر رام اونکا
گدا اور بھکاری ہیں نام اونکا

سمجھتے ہیں وہ ہیچ دنیا و دین کو
زمین وہ سمجھتے ہیں عرش بریں کو

اوڑاتے پھرینگے وہ کیوں خاک در در
پھرینگے وہ کیوں مانگتے بھیک گھر گھر

سنیں جب یہ ماتا نی باتیں پسر کی
ستائش لگی کرنے اوس باخبر کی

کہا گیان ایسا کہاں تمنے پایا
گرو بھی نہیں کوئی اب تک بنایا

یہ تقریر تیری بہت پر اثر ہے
نہ لگجاے میری نظر مجھکو ڈر ہے

یقین ہو گیا ہو گیا مجھکو باور
مرے بھاگ جاگے ہوا بخت یاور

سپوت ایسا بیٹا ہوا مجھسے پیدا
دل و جان سے تجھپر ہوں قربان و شیدا

اثر کر گئی تیری تقریر بھائی
نہ تجھکو پڑھاؤں نہ لونگی سگائی

ہمیشہ رکھے ایشور شاد تجھکو
کیا میں نے رخصت آزاد تجھکو

مگر صدق دل سے سنو میرا کہنا
مری عمر بہر تم مرے پاس رہنا

یہ قول اور اقرار مین تمسے لونگی
پہاڑ اور جنگلمین جانے نہ دونگی

مجھے یہ گوارا نہیں ایسی بہگتی
نظر سے جدائی ہو نور نظر کی

کرو تم بہی بہگتی مجھے بہی سکہاؤ
مجھے بہی اسی راہ پر تم لگاؤ

مہاراج سنکر ہوئے دلمین شادان
کہا مسکرا کر کہ ہون مین تو نادان

یہ پرتاب جو کچھہ ہے سب آپکا ہی
سہارا مجھے صرف اب آپکا ہی

ہوئی اب تسلی نہیں دل پریشان
کیا آپ نے میری مشکلکو آسان

مین سیوا مین دن رات حاضر رہونگا
نہیں ہے یہ ممکن کہ قاصر رہونگا

ہوئی مان بہی ویسی ہی تہے جیسے بیٹے
کہان ایسی مان اور کہان ایسے بیٹے

ہوئی سال ہشتم کی پوری کتھا سب
نوین سال کا تم سنو ماجرا اب

پریم اوستہا

لگے یہ نوین سال لیلا دکہانے
لگے گہر سے باہر بہی وہ آنے جانے

جبین پر تلک ہاتہہ مین او مالا ہو درسن سے جنکے دو نینون اوجالا
جو سنتو نکو دیکہین تو گردن جہکاوین کبہی اپنی ہمراہ سادہو نکو لاوین
کہلاوین پلاوین کرین اونکی سیوا ہوا الغرض سنت سیوا سے شیوا
مساکین و محتاج جو در پہ آوین اونہین پاس سے اپنے دین او دلاوین
بہکاری کے تہے داس نانا بہی اونکے لقب رای تہا نام پر پہلے جنکے
سدا برت بہی اونکا رہتا تہا جاری کہ ملتے تہے جس سے ہزارون بہکاری
پہر بہر کا بہتا انت نیم اونکا دائم پریم بشنو اور جت مت مین قائم
کہتا ایک پنڈت سناتے ہمیشہ بہت لوگ سننے کو آتے ہمیشہ
مہاراج رنجیت بہی دل لگا کر کہتا پاس نانا کے سنتے تہے آکر
اونہیں دیکہکر سب تعجب مین رہتے سرو تا سب اونکو پریم بہگت کہتے

رہا حال ایسا ہی دسوین برس مین
رکہا گیارہوین سال بہی دل کو بس مین

تہی بارہوین سال کچہہ بیقراری پریم اوسکے دل پر ہوا پہر تو طاری
نہ قابو مین دل اور نہ ہوش اپنے تنکا نہ کہانیکی فکر اور نہ غم پیرہن کا
سری کرشن کہنا ہر اک رام جپنا اسیکو سمجہتے تہے وہ کام اپنا

رہی پانچ سال اوسکی ایسی حالت — لگی ہونی بہت اوسے بھی کچھ طوالت

ہوا درد جانسوز پیدا جگر مین — غم دل ہوا موجزن چشم تر مین

ہوئے ایکدن بہگت جب فراہم — کہا سنکے چرچا لگی کرنی باہم

ہوئے بہگت راج اوسنے سرگرم الفت — زبان سے نکالی بہت دل کی کلفت

یہی گفتگو تہی کہ کب ہر ملینگے — یہی جستجو تہی کہ کیونکر ملینگے

کہا تم بری ہو نہگتی ہے پوری — رکہو دلمین اپنے قرار و صبوری

سری رام تمکو ملینگے ملینگے — وہ درشن ضرور آپکو دینگے دینگے

اگر کوئی ست گر ملا تمکو سورا — تو ہو جائیگا کام جلدی ہی پورا

گرو پار کر دینگے نیا تمہاری — بجانینگے بنسی کنہیا تمہاری

ہوئی پہر یہ سنکر گرو کی تمنا — بڑہی دلمین اس جستجو کی تمنا

یہی ذکر سبسے یہی بات دلمین — یہی فکر رہتی تہی دن رات دلمین

ملے کوئی ایسا گرو سی ملا دے — گرو کا پتا کوئی جلدی بتا دے

اسی آرزو مین یہی کوچہ گردی — اسی جستجو مین تہی صحرا نوردی

گرہستی بہی اور برہمچاری بہی دیکہے — اوداسی بہی سنیاسی دہاری بہی دیکہے

ضعیف اور لاغر جوان اور توانا — سبہی دیکہہ ڈالے مگر دل نمانا

رہی دو برس یہ تلاش اور کوشش — خیال خورش اور نہ کچھہ فکر پوشش
نہ آیا نظر جب کوئی اونکو بھیدی — تو بہرنے لگی یاس اور نا امیدی
ہوئی زندگانی وبال اونپہ آخر — ہوئے مہربان وہ دیال اونپہ آخر
دہین خواب مین آئے سکھدیو سوامی — یہ جلدیسی بولے نمامی نمامی
کہا آو شکتار پر گہٹ ملینگے — گرو بننگے ہم دیکشا تمکو دینگے
یہ دیکہا تو صبر و قرار اونکو آیا — مگر دلکو قابو مین اپنے نہ پایا
چلے وہانسے بے اختیار اٹہکر — رہا ہوش جانیکا یارا نہ اوٹہکر
گرونے بلایا خوشی یہ نہ کم تہی — گرو وار تہا چیت سکلا یکم تہی
پہر دن رہے وہ وہان جا پہنچے — گرونے کہا تہا جہان آ پہنچے
بہت پرفضا وہ مقام مبارک — وہی جس کا شکتار نام مبارک
زمین پر تہا بیکنٹہہ گنگا کنارے — تہے ذرے جہان آسمان کے ستارے
جہان تہا گوت اور اوسکی برائی — پرچہت کو سکہدیوجی نے سنائی
بزیر شجر ایک اونچا سا ٹیلا — وہان آگئے اور دیکہی یہ لیلا
بیان کر سکون یہ کہان میری طاقت — زبان مین کہان سے یہ لاون طلاقت
جمائے ہوئے پدم آسن مہورت — مٹے جنکے درشن سے دل کی کدورت

بیان کر سکون یہ کہاں میری طاقت ۔ زباں میں کہاں ہے یہ لاؤں طلاقت
جہاں سے نظر آئے سب سے گزارے ۔ وہانتک وہ سب بندگان آئے آبارے
کھڑے آ ہوئے سامنے سر جھکائے ۔ نظر اونکی آن و ادا پر جمائی
طواف اونکا کر کے رکھا پانو زمیں پر ۔ مہاراج نے رکھکے ہاتھ اونکے سر پر
کہا بیٹھ جاؤ او بہو سر اوٹھا ۔ ہمیں اپنی ساری حقیقت سناؤ
کہاں سے چلے آتے ہو کے بالک ۔ ہوا کون رہبر تمہارا یہانتک
تمنا ہے کیا آرزو تمکو کیا ہے ۔ ہے کیا مدعا جستجو تمکو کیا ہے
کہا آپ پر ہے عیاں حال سارا ۔ نہاں سے نہاں آپ پر آشکارا
مقرر ہے یہ عارفانہ تجاہل ۔ مگر مجھکو تعمیل میں کیا تامل
چہیون بنس سے ہے ذات میری ڈہوسر ۔ وطن میرا ڈہرہ ہی دلی مرا گہر
سنا نام ہے میں نے رنجیت اپنا ۔ مرا کام ہے رام کا نام جپنا
سری کرشن ملجائیں یہ آرزو ہے ۔ مجھے بالپن سے یہی جستجو ہے
خبر میں نے یہ سادہو سنتو سے پائی ۔ ملیں وہ جو ست گر کریں رہنمائی
سو اب سے ملگئے تم مہاراج مجھکو ۔ جو ملنا تہا سب کچھ ملا آج مجھکو
یہ کہتے ہی کہتے نکل آئے آنسو ۔ جگر اور دلکو بہالائے آنسو

محبت یہ دیکھی پریم ایسا پایا
کہا پہلی باتین نہ بھولو نہ چوکو
تمہین اپنے کندھے سے جسنے اٹھایا
کبھو تمکو پیڑے دیے تھے کسینے
کسینے تمہین اپنا چیلا کیا تہا
کہو اب بھی پہچان سکتے ہو انکو
یہ سنکر وہ حیرت سے تکتی تھی صورت
جو دیکھا تہا پہلے وہ سب یاد آیا
لگے کہنے ساری تمہاری ہے مایا
مری کوئی ہستی نہین تم ہی تم ہو
نہین کوئی میرا رہا مین نہ کوئی
مجھے آپ اب خاص خدمتمین لیجے

گروجی نے پھر تو گلے سی لگایا
کرو یاد اپنے پرانے گرو کو
تمہین گود مین اپنے جسنے کھلایا
کبھو پیار تمسے کیا تہا کسی نے
کبھو کوئی بردان تمکو دیا تہا
وہ ملجائین تو جان سکتے ہو انکو
نظر ہی نظر مین پرکھتی تھی مورت
وہی روپ دیکھا وہی رنگ پایا
تمہین نے کھلایا تمہین نے پلایا
یہان خود پرستے نہین تم ہی تم ہو
سرت آپ مین مینے اپنی سموئی
دیا کر کے اب مجھکو اپنا ہی کیجے

یہ سنکر ہنسے مسکرائے گروجی
زبان پر نہی اپنی لائے گروجی

چیون بنس ہو بھگت اوتار ہو تم
کرشن انس ہو بھگت اوتار ہو تم

بناوے گے بگڑے ہوئے کام سارے
او بار و کے ڈوبے ہو ونکو بہی پیارے

کہا مین تو بالک تمہارا ہون داتا
مرے آپ ہی ہو پتا اور ماتا

مجہے خواہ لالا کہو خواہ بہیا
بڑہاوے مجہے چاہو کہکر کنہیا

ہنوز تہہ جو میرے ہین کوپے کرو تم
مرے سر پہ اب ہاتہہ اپنا دہرو تم

بناوا تیت آپ مجہکو بناو
برن ذات کل کے قضیے مٹاو

منی خوش ہوئے مدعا اپنا پایا
پہر اونکو یہ اپنا کرشمہ دکہایا

وہین ایک بونٹی ملی اوسکے سر پر
اوسیوقت سارے گرے بال جہڑ کر

ندی بہی ہوئی پہر عنسل آشکارا
گرو جیکی قدرت کا تہا جلوہ سارا

وہین ایک لنگر بہی اوسنے کہیایا
تاک اپنے مستک پہ پہیلے کرایا

کیا ہاتہہ سے اپنے پہر اوسکے ٹیکا
سری سلمل جو تہا نام اوسیکا

کیا ہاتہہ اوسپر تو کنٹہی بہی ائے
جو چیلے نے اپنے گرو سے بندہائے

طریقے مرید یکے بتلائے سارے
جو پیر یکے تہے رمز سمجہائی سارے

دیا اونکو اوپدیش منتر سنایا —
بنایا اونہین اپنا چیلا بنایا

کہا نت بنیم اپنا رکہو یہ دائم
ہمیشہ ہمیشہ رہو اسپہ قائم

اوٹھو اور کرو پہلے اشنان پیارے
خیال اپنے دلمین گرو کا جماؤ
چرن اونکے دہوو سر ان اونکی آؤ
کہو بہگت ہر کی مجہے آپ دیجے
کرو دور تشویش آواگون کی
کرو پہر تلک تم بہی اپنی جبین پر
کرو اور گیارہ مقاموں پہ ٹیکا
کف دست سے آچون تین تو تم
کرو سوانس کی روک اسطرح دیکہو
جو تم بائین سر سے دم اپنا چڑہاؤ
اگر داہنے سے چڑہاؤگے اوپر
سمجہ لو چڑہانیکو پورک کہینگے
جو روکوگے دم تم سمجہیو یہ کنبہک
جو پورک کرو دم سولہ جیو تم
کہو دم بتیس ریچک مین پیارے

تو پہر بیٹہو پوجا کے استہان پیارے
تلک اونکے مستک پہ پہلے چڑہاؤ
طواف اونکا کرکے سر اپنا جہکاؤ
عنایت مرے حال پر آپ کیجے
مٹاؤ مصیبت جنم اور مرن کی
ہو نقش سری جلوہ گر اس نگین پر
بدن پر ہو بارہ مقاموں پہ ٹیکا
رکہو یاد یہ بہی ہمیشہ کرو تم
سکہاتا ہون مین کرکی جسطرح دیکہو
تو پہر داہنے سر کی نیچی کو لاؤ
تو بائین سے اوسکو اوتارو سمجہکر
اوتاروگے تب اوسکو ریچک کہینگے
کرو یہ عمل روزمرہ بلاشک
ہمیشہ ہی چونسٹہہ سی کنبہک کرو تم
بتائی تمہین جو رکہو یاد سارے

شمار اس عملکا ہے چوبیس قائم
بہو یہ تو ہو ورد بارہ کا دائم

ہمیشہ یہ کرتے رہو دم نہ مارو
اوتار و چڑہاو چڑہاؤ اوتار

سر بکرشن کا دہیان دلمین بہر دم
یہی شغل اپنا دوامی کرو تم

مزین محل اور مسند رسجاکے
مکلل مرصع سنگہاسن بناکے

رنگیلے چہبیلے کو اوسپر بٹہاؤ
کرو اوسکے درشن اودہر لو لگاؤ

کرو دہوپ دیپ اور چندن چڑہاو
گلے مین اوہنہین پہول مالا پہناؤ

جہانتک ہو امکان دیکہا کرو تم
جہانتک ہو مقدور ایسا کرو تم

گرو منتر کی پانچ مالا کا جپنا
ہمیشہ رکہو یہ وظیفہ تم اپنا

رکہو روز شام و سحر یہ عمل تم
نہ آنے دو زنہار اسمین خلل تم

رسوئی کرو بہوگ پہلے لگاؤ
جو ہون سادہ سنت اونکو بہی تم کہلاؤ

جو کہانیکو بیٹہو کہو رام پہلے
پیو تم جو پانی تو لو نام پہلے

پہر رات باقی رہے جاگ آؤ
اوسیوقت سی دہیانمین دل لگاؤ

کسی اور جانب نجانے دو منکو
خیال اور کوئی نہ لانی دو منکو

گنا باد ہر وقت تم ہر کے گاؤ
پریم اسطرح اپنے دلمین بڑہاؤ

کہا نام بہی اپنا ابتلا دو سوامی
ابہہ استہان بہی اپنا دکہلا دو سوامی

کرم آج مجھپر کیا آپ نی ہے — نیا جسم مجھکو دیا آپ نی ہے
رکھو اب نیا ہی کوئی نام میرا — بتاؤ جو کچھ اب رہیے کام میرا
کہو جیسا بامین اپنا بناؤن — جو مسلک ہو اوس پر چلون اور چلاؤن
جو ہو ترک کرنیکے لایق چھوڑاؤ — جو قابل عمل کے ہو مجھکو بتاؤ
سکھاؤ مجھے جوگ اور گیان کیا ہے — بتاؤ مجھے دین و ایمان کیا ہے

یہ سنکر منی خوش ہوئی اور بولے
جو تھے رمز و اسرار سارے ہی کھولے

مرا نام سکھدیو ہی میرے پیارے — سنو تم پتا بیاس جی تھے ہمارے
نہین کچھ اوجاڑ اور بستی سی مطلب — نہین کچھ بلند اور پستی سی مطلب
نہین کچھ سنسار ما ونی سے — نہین کام کچھ دوستی دشمنی سے
خبر کچھ نہین رنج و راحت کی ہمکو — غرض کچھ نہین گنج و دولت کی ہمکو
ستاتی نہین بھوکھ اور پیاس گاہے — نہین کچھ بھی امید اور یاس گاہے
نہ سردی سی ایذا نہ گرمی سی کاہش — نہ سختی سے رنجش نہ نرمی کی خواہش
و تیرہ نہین خاک تن پر رمانا — طریقہ نہین اپنا دہونی تپانا
نہین زینت جسم سی کام ہمکو — نہین دل مین کچھ خواہش نام ہمکو

نہین کچہہ تمنا نہین آرزو کچہہ
نہ سدہی کی اور سورگ کی جستجو کچہہ

نہین ہے قیام ایک جا پر ہمارا
نہین کچہہ نئی استہان اور گہر ہمارا

اگر ہمکو ملنا ضروری ہو تمسے
کرو دہیان فوراً حضوری ہو تمسے

سدا پاس ہین ہم نہین دور ہرگز
نہین تمسے ہم دور و مہجور ہرگز

ہوا تو دل و جان سے داس میرا
رکہا نام مین نے چرنداس تیرا

رکہو زرد تم اپنا بانا ہمیشہ
لباس اپنا مٹیا رنگانا ہمیشہ

سری بہاگوت دہرم تم اپنا جانو
یہی اپنا دین اور ایمان مانو

سکہائے طریقے جو تہے یوگ کی سب
بتائے سبہی تہے جو بیراگ کی ہٹ

پریم اور بہی چہا گیا تن بدن مین
کہلے راز و اسرار سب ذہن مین

وہ دن اور سب رات اسطرح گزری
کہے کون یہ بات جس طرح گزری

سحر ہو گئی جب تو سکہدیو سوامی
جو ہین سب منی اور رشیون کے حامی

لگے کہنے اب جائینگے ہم تو بن کو
کرو تم بہی خوش جا کی ماتا کے من کو

سنا یہ تو قابو رہا کچہہ نہ دل پر
دکہانے لگی جوشش غم دیدہ تر

گرو جی نے سینے سے اپنے لگایا
لگے پوچہنے اشک اور کہہ سنایا

سمجہہ مین تمہارے کہو کیا یہ آئی
نہ تم اس جدائی کو سمجہو جدائی

ہمین دلسے ہر وقت تم پاس ہو
تم آؤ کہین اور نہ ہمکو بلاؤ
کہا یہ تو ارشاد عالی بجا ہے
سے چلے جاؤ آپ اور دیکہا کرو ہمین
اجازت مجہی پہلے جانیکی دیجے
سے چلے پہر تو پہر پہر کے دیکہین اودہر کو
قدم پہر بہی آگے کو بڑہتا نہ تہا
گروجی نے تب اپنی قدرت دکہائی
نہین چاہیے دل فقیرونکا لینا
قدم پہر بڑہایا تو آگے ہی آ گئے
ہوئے چلتے چلتے وہ پنہان نظر سے
زمین پر تڑپنے لگے ہو کی بیدل
گہڑی دو گہڑی بیقراری رہی کچہہ
سمجہہ سوچکر دلکو قابو مین لائے
وہان بہی اونہون نے کیا کچہہ جو بہو جتن

چرنداس سمجہو چرنداس سمجہو وہ
گرو دہیان اوسوقت موجود پاؤ
مگر میرے نزدیک یہ ناروا ہے
نہین مانتا دل تو پہر کیا کرون مین
گرونی کہا آپ ہی سدہ تجہے
نہ پہیرین گروکیطرف سی نظر کو
گروکی جدائیسے دل نیم جان تہا
سے چلے اور کی اسطرح رہنمائی
گرو ہوکہ چیلا اونہین انس کیسا
نہ پہنچے کوئی اونکو کتنا ہی بہاگے
تو بیتاب ہوکر یہ درد جگر سے
جدائی نے اونکو کیا نیم بسمل
بہت دیر تک دلفگار رہی کچہہ
سے چلے اور فقیر زیور روانسی ہوئے
دسیے دہیان نہین پہر گروجی نی اونکو

کہا ہم نہ تم سے جدا تم نہ ہم سے
تو پھر کیا سروکار اس رنج و غم سے

کرو دھیان موجود تم ہمکو پاؤ
رکھو یہ یقین چاہو جب آزماؤ

ہمیشہ ہمین دھیان مین پاس سمجھو
نہ تم دور ہمکو ہرند اس سمجھو

رہو شاد و مسرور دلی کو جاؤ
کرو ماںکو خوش اپنی صورت دکھاؤ

یہ دیکھا تو آنند دل مین سمایا
طبیعت کو شاد اور بشاش پایا

سے چلے بارہوین روز دلی مین آئے
یہ حالات نانی کو ماںکو سنائے

بہت خوش ہوئے سنکے یہ حال نانا
کہا تم ہوا وتار یہ ہمنے جانا

گرو بھی سبھی ہمکو ایسے ہی پیارے
ہوئے اب تو پورے منورتھ تمہارے

کہا ہے یہ جو کچھ ہے طفیل آپکا ہے
نتیجہ تمہاری ہی پرتاب کا ہے

بہت جلد ماتا نے بھوجن بنایا
محبت سے نانی نے انکو کھلایا

نئے دوسرے روز بستر بنائے
بنائے تھے جیسے سلائے رنگائے

وہ ٹوپی جو تھی تاج شاہی سے بہتر
رکھی اپنے ہاتھوں سے نانا نے سر پر

پنہایا سجایا بدن پر وہ چولا
جو تھا ایک خلعت انھوں کہا امولا

جبین پر تلک جوت ریکھا بنایا
لیا سیکھ وہ جو گرو نے بتایا

ادھ سے پھر ڈنڈوت سوئی شکتا کو کرکے
سروپ اپنے من مین گرو جیکا دھر کے

پڑے پہر چرن اپنی ماتا کے ہو کر
کہا مین ہونگا جسدم اس ہو کر

اجازت مجھے یوگ کرنیکی دو تم
مرے روگ ساری نوارن کرو تم

کہا پہر تو ماتا نے خوش ہو کے جی سے
گرو نے بتایا کرو وہ خوشی سے

یہ اونیسوین سال کا ماجرا ہے
ملاوٹ بناوٹ نہ اسمین ذرا ہے

چودہ برس جوگ سادہن

لگا بیسوان سال سال مبارک
سنو جیسے لکہا ہے حال مبارک

طبیعت ہوئی یوگ سادہن پہ مایل
گپہا کے بنانے پہ راغب ہوا دل

گپہا ہو گئی جبکہ تیار ساری
تو پہر اپنے ہاتہون سے اسکو سنواری

وہان جا کی پہر اپنا آسن جمایا
عبادت ریاضت مین جی کو لگایا

رہین رات دن اب گپہا ہی مین
پہر پہر کو آ بیٹہین باہر ہوا مین

گزر جائین دو دن کبہی اس طرح پر
نہ نکلین گپہا سی کسی وقت باہر

لگے پہر تو آٹہہ آٹہہ دن یون گزرنے
نوین روز ہی وہ لگی ہوش کرنے

دنون کی مہینون کی گنتی نہی پہر
لگی پہر تو پوری سیما وہ اونکی اخر

کیا اسطرح جوگ چودہ برس تک
نہ پاس آئی دنیا و دین کے ہوس تک

کیے انگ اور کرم سارے ہی کامل
ہوئے بندہ کے اور مُدرا کے عامل

پرم ستی کے دیپ انسے دہیان اونکو
نہین کوئی چہین سکا ارمان اون کو

تپسیا کا اور جوگ کا یہ ظہورا
ہوا بس غرض مُدعا اونکا پورا

ہے ذکر ایک دنکا پہر کے تڑکے
ہوا تیز ایسی تہی دل جس سے دہڑکے

گپہا کے قریب اک پڑوسی کا گہر تہا
گپہا کے جو چہپر سے نزدیک تہا

ہوئی شعلہ زن آگ بہی اوسکی ہر سے
پتنگے اوڑی اور گپہا پر بہی برسے

جلایا وہ چہپر گپہا بہی جلائی
بجہانیکی تدبیر کچہ بن نہ آئی

اودہر جل رہے تہے گپہا اور چہپر
ادہر سینکڑوں آبلہ تہے دلوں پر

جو دلسوز تہے مضطرب ہو رہے تہے
جو ہمدرد تہے اپنی جان کہو رہے تہے

مریدوں نے رو رو کے نالے بہائے
مگر وہ بجہانے بجہانے نہ پائے

سحر ہوتے ہوتے ہوئی آگ ٹہنڈی
اولٹ آیا شہر اور منڈی کی منڈی

گوسائین چرند اس تاڑسی جاگے
کہڑے ہو گئے آکے چہپر کے آگے

تعجب مین سب دیکہنے والی آئے
مہاراج اپنی زبان پر یہ لائے

یہ ست گرکی رکشا نے قدرت دکہائی
مجہے میرے پیارے نہ کچہ آنچ آئی

کہا سب نے ہمکو نہیں اسکی کچھ — سند ہے ہو جے ہو چند اسکی
نہ صدمہ ہو کچھ پہ نہ آزار پایا — تمہیں مثل پرہلاد ہس نے بچایا
مہاراج پھر پاس ماتا کے آئے — گیہا کیطرف سے دل اپنا اٹھائے

اجازت سے مرضی سے ماتا کی آکر
رہے دوسری جا پہ استھل بناکر

راج ریت سے رہنا

گرو جسکی تھی اونپہ پوری عنایت — ہوئی ایک دن دھیان مین یون ہدایت
سنے ڈھنگ سی رنگ اپنا جماؤ — رنگیلا نہ سب ٹھاٹھ اپنے بناؤ
رہو جیسے رہتے ہین راجا رنگیلے — رہو کچھ پہ دونون تم رنگیلے چھبیلے
کہ راجا مہاراج ہو تو گیو نکے — بڑے اور سرتاج ہو تو گیو نکے
ہے سب پرتھوی اجدہانی تمہارے — زمین تا فلک حکمرانی تمہاری
بڑی بھاگوت دھرم کی ہی ریاست — کرو جسکو چاہو اب ہو کر سیاست
خلل دھرم مین آگیا ہے مٹاؤ — جو گمراہ ہین راہ پر اونکو لاؤ
دکھاؤ تم اب جگ بل سبکو اپنا — کرو معتقد بر محل سبکو اپنا

مہاراج نے جب عنایت یہ پائی — اجازت یہ پائی ہدایت یہ پائی
تو سب نے الفور ساز و سامان بنایا — جدا پھر دربار ایوان بنایا
رکھے تیس چالیس اپنے ملازم — تہا یا جو کرنا تہا اون سبکو لازم
مکلف مرتب بچھونے بچھائے — وہ شاہانہ مسند وہ تکیے لگائے
ہوئی مسند جم بہی پست اونکے آگے — قدم سے اونکے چومے نصیب اونکے جاگے
بہت سے بہر کے ٹہڈکے کرین اوسکے سوا — کرین اونکی پوجا جو ہین شٹ دیوا
گرو منتر جپ کے گرو ہیان دیکھ کے — وہانسے اوٹھین نت نیم اپنا کر کے
کرین سنکلپ دان دیوین چہپا کر — نئے برہمنکو ہمیشہ بولا کر
مہاراج اسطرح سے راج راجین — سحر گاہ مسند پہ آکر براجین
پہر پہر رہے اونکے درشن کا میلا — پہر دن چڑھے تک ہی جھمیلا
غریبونسے جیسے کرین مہربانی — امیرونسے ویسی ہی شیرین زبانی
غنی ہون کہ محتاج سب اونکے پیارے — گدا ہو تو انکو برابر تھے سارے
کسی سے نہ کچھ مدعا تہا انہین — جو محتاج ہو پاس سے اوسکو دین
وہ غمخوار ہون دردمندونکے دلسے — مددگار ہون مستمندونکی دلسے
رہے وہ پہر شغل خلوت گزینی — ہو کچھ پہلے پہر پہر وہ مسند نشینی

سے ہے گرم دربار وہ شام تک پہر
رہین پہر گہر بار وہ شام تک پہر

سے لگے دل سبہونکا وہ باتین سناوین
زن و مرد سب آکے آنند پاوین

سے ہے نصف شب تک سماج ایک قائم
رکہین یہ طریقہ و تیشر وہ دائم

کرین آٹہہ سدہ اونکی خدمتگزاری
جو فرمائین خدمت بجا لائین ساری

دیالتا برن

غریب اور محتاج تہا ایک کاتہہ
چلن کا رویہ کا تہا نیک کاتہہ

مہاراجکی مہربانی تہی اوسپر
وہ لطف و عنایت کا تہا اونکی خوگر

دیا اوسکے سدہی نے پیغام شادی
بہت کم رہے جبکہ ایام شادی

لکہا اوس مین یہ بہی تہا بہیجو آئی
کرو بیاہ اب ورنہ چہوڑو سگائی

وہ بیچارہ مجبور تہا مفلسی سے
سنے کون اور وہ کہے کیا کسی سے

مہاراجکے پاس دلگیر آیا
پسر کو بہی وہ اسنے ہمراہ لایا

مہاراج نے دیکہکر اوسکی صورت
کہا اسکی شادیکا ہی کب مہورت

کہا اوسنے جو کچہہ تہی ساری سنائی
جو حالت تہی دل کہولکر سب سنائی

کہا بیاہ تم جلد اسکا رچاؤ
کوئی فکر و وسواس دلمین نہ لاؤ

ضرورت ہو جس چیز کی بھی لو تم
کسیسے نہ کچھ ذکر و چرچا کرو تم

یہ سنکر ہوا شادمان گہر کو آیا
زر و نقد جو چاہئے تہا لایا

ایسرانہ شادی کی سامان سب
جو استہل کے چاکر تہے وہ بھی لیے سب

بنا کر سجا کر برات اپنی لایا
سپے نذر استہلین دولہا کو لایا

مہاراج بولے انہیں اوسکو دیکر
بہت جلد تم آؤ دلہن کو لیکر

فقط چار استہل مین جا کر رہی تہے
وہی کار و خدمات وان کر رہی تہے

حفاظت حراست وہ کرنی نیا لی
اوسی رات استہل مین تو چور آئے

جو باہر تہا اسباب سارا چورایا
لیا باندھ پوٹ نمین جو ہاتھ آیا

ہوئے چور جیسے ہی اندر سمٹے
ہوئے سر پہ پوٹین اوٹھاتی ہی اندھے

بھٹکتے پھرے راہ اونکو نپائی
نظر آئی دشوار اونکو رہائی

لگے بات آہستہ آہستہ کرنے
کیا نیچان اونکو خوف و خطر نے

مہاراج نے دیکھ اونکو لیا تہا
مگر دیدہ دانستہ موقع دیا تہا

جو دیکھا کہ اب چور گھبرا رہے ہین
کھڑے ہین پس و پیش مین آرہے ہین

تو آکر کھڑے ہوگئے آپ اونمین
ملانے لگے اپنی آلاپ اونمین

بتانے لگے راہ جانیکی اونکو ‏— یہ دی داد محنت اوٹھانیکی اونکو
کہا آج تو ہم بہت خوار ہو گئے — سحر ہوتی ہی گرفتار ہو گئے
تمہارا پرش کا مال ہمنے چرایا — نہیں سوجھتا کچھ کیا اپنا پایا
کہا مت ڈرو مت ڈرو مت ڈرو تم — نہ اندیشہ کچھ اپنے دلمین کرو تم
کیا ہے مینے آنکہونکو روشن تمہارے — یہ چیزین بھی دین تمکو لیجاؤ ساری
گئے ساتھ کچھ دور پہنچا کی آئے — ملازم جو سوتے ہوئے تھے جگائے
کہا گرم پانی کرو مین نہاؤن — نہا دہو کے اب دہیان مین دل لگاؤن
اوٹھے اور چارون سے ہے سخت حیران — نہ برتن ہی پائے نہ کچھ ساز و سامان
کھڑے ہو گئے سامنے ہاتھ جوڑے — ہوئے اپنے دلمین بہت تھوڑے تھوڑے
کیا عرض باہر کا سامان نہین کچھ — جو چیزین رکھی تھین نہ پائین کہین کچھ
کہا لیگیا ہوگا کوئی چرا کر — تمہین بیخبر اور بیہوش پا کر
چلو اور لے آؤ تم فکر کیا ہے — گئی جو گئی اس کا اب ذکر کیا ہے
اب آئندہ پہرہ پہ ہشیار رہنا — نہ سونا خبردار بیدار رہنا

پڑوسی تھا اک نام تھا جسکا لیکہا
یہ سب ماجرا اوسنے انکہونسے دیکہا

اب اک اور لیلا انوکھی سناون
مہاراجکی ہمتسکو عظمت دکھاون

تھا دہلی مین خوش اعتقاد اک تپی
جو تھا دہر مین نامراد ایک کھتری

مسلسل ہوئین لڑکیان سات اوسکے
جو رہتے ہین پیدا اگر دو ذرات اوسکے

نتھی اوسکے اولاد کوئی نرینہ
نتھا کامیابی کا کوئی قرینہ

ہمیشہ مہاراجکے پاس آتا
یہ حرف تمنا زبانپر نہ لاتا

کیا ایک دن عرض احوال اپنا
بہت دمنین ظاہر کیا حال اپنا

مہاراج نے دو ثمر اوسکو بخشے
نتھے دو ثمر دو پسر اوسکو بخشے

کہا یاد رکھ دو پسر ہونگے پیدا
تر و تازہ مثل ثمر ہونگے پیدا

یہ دیجا کے اوسنے جنجا اپنے گھر مین
دیے اوسکے دونون ثمر اپنی گھر مین

خبر یہ نہ ہر فرد اوسکے گھر مین پھیلی
ہوئی ایسی شہرت کہ گھر گھر مین پھیلی

خوشی سے گزر جب گئی نو مہینے
نظر آئے وضع حملکے قرینے

ہوئین توامان دختر نیک اختر
سعادت مین جو ایک سی ایک بہتر

کسی نے کہا یہ دعا کا اثر ہے
کسی نے کہا دو پہلو نکا ثمر ہے

مذاق اور ہنسی سے کہا یہ کسی نے
یہ بیٹے دیے ہین جنہین پاس جی

کہیں بس انفعالت سے آنا نہ جاتا — مگر حسب معمول استبل مین آنا
کہا کچھ نہ یہ حال مجھزر سے مہینے — کیا خود ہی چرچا چرند اجی نے
کہو کیا پہلون نی تمہین پہل دکہایا — یہ قصہ کسیدن نہ ہمکو سنایا
کہا سچ جنکاے ہوئے حال سارا — جو گزرا تہا سب کچھ کیا آشکارا
کہا جاو گہر سے لے اور آو جلدی — ہمین اونکو تم لاکے دکہلاو جلدی
گیا اور لوالایا دونو نکو کہتری — بہت جلد لیکے آیا دونو نکو کہتری
مہاراج نے جب نظر اونپہ ڈالی — تو یہ بات اپنی زبان سے نکالی
یہ بیٹے ہیں یا بیٹیاں دیکہو او — نہ تم ایسی بیہودہ باتین بناؤ
بتاتے ہو بیٹو نکو بیٹی ستم ہے — بناتے ہو بیٹو نکو بیٹی ستم ہے
سمجہتے ہو تم جہوٹ باتین ہماری — کہ ہر عقل ماری گئی ہے تمہاری
کرو پرورش انکی لیجاو گہر کو — کرینگے نکو نام جیتے پدر کو
یہ لیلا جو دیکہی تو حیران ہوئے سب — چرند اجی کے ثنا خوان ہوئی سب
نظر آتے ہے کامل اثر کاملو نکے — بناتی ہے کامل نظر کاملو نکی

پڑہو اور سنو صدق دل سے یہ لیلا
جنہونکا سبہا بیکا کامل وسیلا

ایک سدہ کو دیکشا دینا

سنا ہے کہ اک سدہ دلی مین آیا
ملک سے نہ تہا کچھہ سروکار اوسکو
بہت آدمی اوسکے درسکو آوین
اگر کوئی پوچھے کہ ہو کسکے چیلے
کہے وہ کنوئین پر مین جا در بچھاؤن
وہان بیٹھے کوئی مرے پاس آکر
تو اوسکو گرو پہر مین اپنا بناؤن
وگرنہ گرو رام کا نام سمجھو
کیا ذکر استہل مین اکدن کسی نے
تو وہ دیکھنے کیلیے آپ آئے
کہا عہد کو ترے مین سنکے آیا
کنوئین پر بہت جلد جا در بچھاؤ
وگرنہ تمہارے سنے سے چلے جاؤ جلدے

بہت اوسنے ابہمان اپنا بڑہایا
پہننے سے کنٹھی کے تہا عار اوسکو
سمجھکر اوسے سدہ سب ہی جہکاوین
تو اوس سے بہت کچھہ کرین وہ جہیلے
وہان اوسکے ادر مین آسن لگاؤن
وہان بیٹھکر ڈرے کوئی مجھکو منتر
سمجھکر گرو سر بہی اوسکو جھکاؤن
ہمارے گرو تم سری رام سمجھو
سنی بات جب یہ جنا نا سبہی نے
جہان سدہ بیٹھا تہا آسن لگانے
یہ کنٹھی بہی سب کچھہ لین ساتھہ لایا
وہان بیٹھکر مجہسے کنٹھی بندہاؤ
یہ سامان تم اپنا لیجاؤ جلدی

کہا سدہ نے مین نہ تمسے ڈرونگا
نہ انکار اس عہد سے مین کرون گا

بچھائی وہیں چاہ پر ایک چادر
گیا بیٹھ چادر پہ آسن لگاکر

مہاراج بھی آکے چادر پہ بیٹھے
پھر اوپر گئے سدہ کے سر پہ بیٹھے

کبھی آپ چادر پہ آسن لگاوین
کبھی کھینچکر پھر نون اوپر آوین

یہ دیکھا تو وہ سدہ حیرت مین آیا
بنایا گرو اپنا اونکو بنایا

کرایا تلک اور کنٹھی بندھائی
وہ چیلا ہوا دیکشا اوسنی پائی

مہاراج ساتھ اپنے استھلین لائے
سکھانیکے قابل عمل سب سکھائے

بتایا ضروری تھا جو کچھ بتانا
کیا سدہ پورا دیا اپنا بانا

جادوگر کو اوپدیش فرمانا

اوسی قرب مین ایک جادوگر آیا
اور آتے ہی اوسنے بہت نام پایا

ہوا شہر خائف لگے لوگ ڈرنے
جمایا عجب ٹھگنا اوس بدگہرنے

یہ دعوی کہ دنیا ہے قابو مین میرے
بلا کی ہے تاثیر جادو مین میرے

چرند اس بازی نہیں پا سکیگا
کبھی مجھپہ غالب نہین آ سکیگا

نہین تاب اوسکی مری مار ہا چیلے
کیا ذکر لوگون نے استہل مین آکر
مہاراج نے دیکھکر اونکی حالت
چلو ہم بہی دیکہین اوسے آزماوین
اوسے ہی اور چیلے سبکو ہمراہ لائے
مہاراج نے اپنی گردن جہکاکے
کہا اونسے دیکہو چرند اس سپارے
وگرنہ بلا کا ہے جادو ہمارا
مہاراج نے ایک اونگلی اوٹہاکی
اگر ہل بہی جاویگی اونگلی ہماری
کیے سحر افسون کے اونسے بہم
مگر اونپہ قابو چلا کچہہ نہ اوسکا
ترت فی الفور پہر اونسے شربت بنایا
کہا ہے یہ ٹہاکر کا پرشاد پی لو
ستم تہا ستم تہا یہ بیداد اوسکا

نہین تاب لے سب گرو اور چیلے
پریشان سراسیمہ صورت بنا کر
کہا اس قدر کیون ہے تمکو ملالت
ہمین اوسکے جادو کیا اوٹہکر دکہاوین
جہان تہا وہ ستہا وہان آپ آئے
رکہا بہت پرشاد بہی اوسکی آگے
بچوگے جو چیلے تو گہ کے ہمارے
لگیگا پتہ بہی نہ ہرگز تمہارا
کہا دیکہلو اسپہ تم آزماکے
سمجہ لیوینگے کامل عیاری تمہاری
کیے داو بہی ہیتیا اونسنے بہم
کیا پہر جادو چلا کچہہ نہ اوسکا
پلایا اوسہین زہر اوس مین ملایا
چرند اسجی لو چرند ابہی لو
رکہا نام سامری پرشاد اوسکا

مہاراج اس امر کو جانتے تھے — شرارت بھی ساحر کی پہچانتے تھے
مگر جب کہ شربت کو پرشاد ٹھہرانا — تو پہر اس سے انکار اچھا نجانا
پیا بخطیشر رام کا نام لیکر — پیا ہاتھ سے اوسکے وہ جام لیکر
ہوا اوسکا زایل اثر پیتے پیتے — کیا جاپ اور دوپہر اوسمین بیتے
جو ساحر نے اونکا یہ اعجاز دیکھا — کمالات مین اونکو ممتاز دیکھا
کہا ہم سزاوار ہین تمہارے — خطا جو ہوئی بخشدیجے ہماری
مہاراج نے اپنے عفو و کرم سے — کہا یہ کہ ہرگز ڈرو تم نہ ہمسے
مگر ایشور سے ڈرو تم ہمیشہ — کرو ترک یہ کام چہوڑو یہ پیشہ
یہ کہکر اوسے اپنے اہل منزل لائے — گئے تھے جو ہمراہ دل شاد آئے

مہاراج نے گمرہی اوسکی کہوئی
نہ ایسا ملا رہنما اوسکو کوئی

سنگھہ کو دیکشا دینا

کیا یہ ارادہ جسرنداسجی نے — کرین سیر جنگل کی اب دو مہینے
لیے ساتھ صاحب چالاک اور بانکے میانے — ہوئے چڑہ کے گنگا کی جانب روانہ

کئی روز سیر و سفر مین گذارے — چلے جا رہے تہے وہ گنگا کنارے

کہیں راہ مین ملگیا سنگھ آگے — کہارون نے چہوڑا میانہ کو بہاگے

جو تہے ساتہہ مین اوسکے وہ جان لیکے — ادہر اور ادہر کو گئے سب وہان سے

مہاراج نے کان اوسکا پکڑ کر — گرو جی نے اوسکو دیا اپنا منتر

کہا اب کسیکو ستانا نہ اچہا — غریبون پہ زور آزمانا نہ اچہا

نہ اب بہو کہیں تجہکو ستائیگی ہرگز — نہ اب پاس نزدیک آئیگی ہرگز

یہ اوپدیش لیکر گیا سنگھ بن کو

سفر طے کرتے کرتے یہ آئے وطن کو

سیوک سنگہ راجکا پرسنگ

سنا ہے کہ تہا سنگہ راج ایک بنیا — نہیں جسکا ثانی ہے آج ایک بنیا

اجارہ وہ گانو کا کرتا تہا اکثر — ہمیشہ وہ رہتا تہا باہر ہی باہر

کبہی جب وہ باہر سے گہر اپنے آتا — تو درشن مہاراج کے روز پاتا

بہت دیر تک آگے بیٹہا ہی رہتا — کبہی کچہہ نہ وہ مدعا اپنا کہتا

وہ اک روز بیٹہا تہا استہل مین آکر — نہیں آیا دربار اوسکا جا کر

کہا کامنین سے کہ جنمی ہے دختر
مہاراج نے اوسکی صورت جو دیکھی
تو فرمایا چاکر کہانسے ہی آیا
سبب ہے کیوں ملول اوسکو سنکر بتاؤ
کہا بات ہے یہ مہاراج سنیئے
ہوا نا امید اب ہوئی یاس مجھکو
مین اس مرتبہ تہا امید پسر مین
خبر دی ہے چاکر نے دختر ہوئی ہے
یہ چوتہی ہوئی ہے مری گہر مین لڑکی
کہا نازو نعمت سے تم اسکو پالو
دیا اسکے بدلے پسر تمکو ہمنے
نہ سمجھو تم اب سنگہ راج اسکو اپنے
بہت ہوکے خوش سے لڈو دیا آیا
کیا آگے گہر ذکر و چرچا سبھی سے
ہوا دوسرے سال فرزند پیدا

ہوا کچھ ملول اوس سے یہ بات سنکر
طبیعت پہ اوسکے کدورت جو دیکھکر
تمہین اوسنے اگر یہان کیا سنایا
چھپاؤ نہ ہمسے ہمین بہی سناؤ
چھپایا بہت دن مگر آج سنیئے
رہی ہے پسر کی نہ اب آس مجھکو
اندہیرا سا اب چہا گیا ہے نظر مین
طبیعت مری یون مکدر ہوئی ہے
طبیعت مری اسلیئے سنکے دہڑکی
سمجھکر پسر دے لکے ارمان نکالو
سنادی ہے یہ خوشخبر تمکو ہمنے
سنو ہمنے کرلی ہے آج اسکو اپنی
خوشی مین زر و مال اوسنے لٹایا
چھپایا نہ یہ حال اوسنے کسی سے
ہوا بختمند اور دلپسند پیدا

ہوئی جب وہ لڑکی بڑی اور سیانی ۔۔ مہاراج نے بیاہ کرینگی ٹہانی
ہوئی اوسکی اولاد کی اوسکی شادی ۔۔ مہاراج نے بات ساری سنا دی
کہوں کس زبانسے مین حالات اونکے ۔۔ ہین باہر بیانسے کمالات اونکے

پھرن اونکے پکڑو سرن اونکی او
وہ موجود ہین اب بہی تم آزماو

سنو بیکسو یار ہین وہ تمہارے ۔۔ معاون مددگار ہین وہ تمہارے

نادرشاہ کو پرچہ دینا

چرند ابہی ایکدن دہیان مین تہے ۔۔ لگائے ہوئے دہیان اس شانمین تہے
ہے جسکے سبب سے زبردست کوئی ۔۔ کوئی اہل ہمت ہے اور پست کوئی
اوسی دہیان نین ایشور نے سجہایا ۔۔ سجہایا وہ سبکو وہونے سنایا

ہوئے عازم ہند سلطان نادر
دکہا سکینگے اگر یہان شان نادر

بہت ہی زبردست ہے وہ اڑاکا ۔۔ وہ آتے ہی لیلیگا کابل کا ناکا
دبالیگا لاہور کے افسرن کو ۔۔ ملالیگا لاہور کے افسرن کو

وہ کرنال مین لشکر ونکو اڑائے
پھر آہستہ آہستہ دلی کو آوے

شہ ہند بھی اوسکا مغلوب ہوگا
نہ مغلوب ہی بلکہ مغضوب ہوگا

کرے اوسکے زیر و زبر سلطنت کو
بہت اوس سے پہنچے ضرر سلطنت کو

سکل پیشکش بھاگین کی وسی کو آنا
ہوا ایسا کہ سکلا کی اٹھتین کو جانا

رہے ہے دو مہینے وہ دلی مین آکر
شہ ہند کو اپنا نایب بنا کر

زر و مال لیکر بہت ہو روانہ
بہت آفتین سہ گئے یہ زمانہ

یہ کاغذ لکھا کر رکھا پاس اپنے
سبھو کو پڑھا کر رکھا پاس اپنے

خبر سب جگہہ اسکی دم بھر مین پھیلی
ہوئی کوچہ کوچہ مین گھر گھر مین پھیلی

ہوئی فکر طاری مشیروں کے دلپر
ہوا خوف غالب امیروں کے دلپر

وزیر ملک مخزن خبر جو اسنے
خبر سنکے یہ اوسنے تصدیق چاہی

وہین بھیجکر مرد ذی عقل اوسنے
منگائی اوسی فرد کی نقل اوسنے

ہوا وہ مہاراجکی پاس حاضر
بہت ہی ادب سے کیا اوسنے ظاہر

لکھائی ہے جو فرد نقل اوسکی مجھے
عنایت مرحمت آپ سے کیجے

مہاراج نے فرد اوسکو دکھا دی
لکھا تھا جو کچھ نقل اوسکی لکھا دی

وہ لے آیا لاکر اوسی وقت دیدی — اوسے پڑھکے تو اصفہانی نے کہہ لی
سحر گاہ دربار شاہی مین آئے — وہ حالات خلقت کو تمسین پڑھکر سنائے
تو فرمایا حضرت سلامت نے اونکو — کہا یہ شہ باکرامت نے اونکو
وہ درویش ہین اور اعجاز ہین یہ — فقیرونکے اسرار اور راز ہین یہ
ابھی تم سلام اونکو پہنچاو میرا — ابھی یہ پیام اونکو پہنچاو میرا
غلام آپ اپنا مجھے دلسے جانو — دل و جان سے خدمتین حاضر ہی مانو
یہ کیا بات ہے جسکی ہی عام شہرت — کہانتک ہے یہ صدق انجام شہرت

بے نذر پہل پہول کچہ لیکے جاو
زبان سے جو فرمائین وہ سنکے آو

وہین وہ مشیر حمیدہ خصائل — بجا لائے حکم شہنشاہ عادل
گئے تا بہ چرندا اسکے پاس آئے — جو لائے تھے پیغام سارے سنائے
مہاراج نے مہربانی دکھاکر — وہین بات خلقت کو تمسین اپنے بلا کر
کہا فرد مین وہ لکہا ہے جو ہوگا — یہ ہے خط تقدیر ہوگا سو ہوگا
نہ تقدیر پر کوئی بس چلسکیگا — مقدر نہ تدبیر سے ٹلسکیگا
لکہا فرد مین حال سارا مفصل — کیا فرد کو دستخط سے مکمل

کیا اوسنے اوس فرد کو پیش جا کر | کیا عرض سب حال خدمت مین آکر

لکھی تھی جو مدت گزرنے نہ پائی
جو تحریر دی تھی وہی پیش آئی

ہوا داخل ہند سلطان نادر | ہوا اسکے دار الخلافہ پہ قادر
ہزاروں کو مارا ہزاروں کو لوٹا | کوئی جسکی تقدیر اچھی تھی چھوٹا
نکلتی تھی سن سن کے جان نام نادر | قضا کے سبب تھے احکام نادر
غرض جب کہ فرمان پذیر اپنا پایا | شہ ہند کو اپنا نایب بنایا

ہوئین شاہ سے اوسکی یارانہ باتین
محبانہ اور غمخوارانہ باتین

کہا شاہ نے یون ہی حکم خدا تھا | ہمین انحراف اوس سے کیونکر روا تھا
یہ حالات سارے چرند ابجی نے | لکھائے سے تھے جسکو ہوئے تھے مہینے
مشیت مین جو کچھ تھا وہ ہی ہوا ہے | نہ سہو آپ کا اور نہ میری خطا ہے
نکلوا کے وہ فرد کال دکھائی | جو نادر نے دیکھی تو نادر ہی پائی
کہا ہم بھی دیکھینگے عجز اسکا | لکھا آپ نے آزمایا ہے جسکا
کہا شاہ نے معتمد ایک جاوے | گسائین چرند اس کو ساتھ لاوے

کہے جا کے ہمپر کرم آپ کیجے
شہنشاہ مشتاق ہین اور ہم بہی
گیا معتمد اور کہا حال سارا
کہا کیون چلو نہین یہان چاہ کیا ہے
کہا جا کے ایسا ہی جب معتمد نے
گئے دس نفر اور اونہین ساتہ لائے
شہنشاہ نی جب یہ حال اونکا دیکہا
کہڑا ہو گیا مسند سے تامل
بہ تعظیم و تکریم وہ پیش آیا
کہا تمکو واجب تہا پہلی ہی انا
مہاراج بولی پکڑنا تہا کیسا
سے چلے آئے ہم دیکہنے کو تمہارے
اتیتو نکو پکڑے یہ ہی تاب کسکی
کہا شاہ نے اب نہ باتین بناو
کہا دیکہو اچہی نہین ہین یہ باتین

یہان آ کے درسن بہت جلد دیجے
یہان شاہ آفاق ہین اور ہم بہی
ہوا حکم ایسا تہ نکو گوارا
بہلا شاہ کون اور شہنشاہ کیا ہے
تو نادر کو برہم کیا اوسکی ضد نے
میانہ مین چڑہکر مہاراج آئے
جمال اونکا دیکہا جلال اونکا دیکہا
کیے کورنش معتدبہ بی تامل
برابر مین مسند پہ اپنے بٹہایا
کہ لازم نہ آتا پکڑوا منگانا
مگر ہو گیا کچہ ارادہ ہی ایسا
کہ مہمان ہو چند روزہ ہمارے
فقیرون سے جہگڑی یہ تاب کسکی
ہمین آپ کچہ اپنی عظمت دکہاو
سمجہکر نہ کہتے کہین ہم یہ باتین

یہ کہنا تمہارے لیے زہر ہوگا
کرامات انکا دکھانا قہر ہوگا

کہا زہر ہے تو ابھی آزماو
اگر قہر ہے تو ابھی تم دکھاؤ

وگرنہ ہو قہر نازل یہ سمجھو
ملیگا ابھی زہر قاتل یہ سمجھو

مہاراج اپنی نظر کو اٹھا کر
لگے دیکھنے شاہ کو مسکرا کر

تو کلغی اڑی تاج کی بنکے جائے
رہے دیکھتے تھی نظر جنکی غائے

کرامات نادر کو نادر دکھائی
تو نادر نے یہ بات آخر بنائی

کہ یہ کھیل سارا ہے جادوگری کا
تماشا دکھا دونگا اس خود سری کا

دیا حکم کوٹھے میں بند انکو کر دو
ابھی بیڑیاں پانو میں انکی بھر دو

لگا دو جو مضبوط و محکم ہوں تالے
مغل پاسبانی کریں ہوش والے

ہوئی حکم ہوتے ہی تعمیل ساری
مہاراج نے کی بہت بردباری

بلائی گئے دوسرے روز قاضی
سنائی گئے انکو حالات سامنے

جو آکیا ہی جادوگری یہ پوچھا
سزا کیا ہی اس خود سری کی یہ پوچھا

کہا اسکی تقصیر بیشک ہے بھاری
سزا جسکی ہے شرع میں سنگساری

وہیں جا کی کوٹھے کے تالے کھلائے
کشائیں وہاں پر بنائی بنائے

کہا یہ ستم کیا ہے اندر ہی اندر
کہاں ایسا غائب ہوا وہ قلندر

کیا سے کیسے اچرج اسی بات کا ہے
دکھایا تو استہل مین پایا اونہونکو
مغل تا بہ استہل پہونچنے نہ پائے
نہ پائے وہان تو ہوئی یاس اونکو
کیا شہ نے پہر بند کو بیٹھ مین لاکر
لگایا وہین آپ نے ہاتھونسے تالا
مغل خاص پہرے کے پہر بیٹہے ہو لیے
یہ ساحر ہے اسکا بہروسا نہ کیجو
بہت مطمئن ہوکے سویا محل مین
مہاراج نے اپنی قدرت دکہائے
کہا خواب غفلت مین کیون سو رہے ہو
کیا تمنے سامان تباہی کا دیکہو
اوٹہا چونک کر در کہا شاہ دین نے
گنہگار ہو مین گنہگار ہو مین
بہت تمکو ناحق ستایا ہی مینے

یہ درویش پتلا کرامات کا ہے
مغل ہی بہیجکر پہر بلایا اونہونکو
مہاراج پہلے ہی محلون مین آئے
پہر آئے تو دیکہا یہان پاس اونکو
گئے شاہ تین کو پایا تو نہین یہی نہاکر
کئی مرتبہ اوسکو دیکہا سنبہالا
کہا دیکہنا کوئی تالا نہ کہولے
کسیکی کوئی بات مت مان لیجو
نہ دیکہا خلل کوئی اپنے عمل مین
وہین لات نادر کی سر مین لگائی
فضول اپنی اوقات کیون کہو رہی ہو
ہے یہ وقت یاد الہی کا دیکہو
خجل ہوکے بولا وہ گمراہ دین
سزا دو اوسکا سزاوار ہون مین
ستا کر تمہین یہ آزمایا ہے مینے

مجھے بخشند تجھے سزا ہے یہ کافی
سزا ہو گئی چاہتا ہون معافی

چرنداس جی نے براہ عنایت
کہا ہمسے تمنے نہیں کچھ شکایت

نہ تمکو شکایت ہماری روا ہے
نہ ہمکو گلہ تمسے کرنا بجا ہے

نہ تم کوئی شے ہو نہ مین کچھ حقیقت
نہیں ہے کسیکو کسی پر فضیلت

نہیں کوئی کرتا بُرائی بھلائی
خدا چاہتا ہے سو ہوتا ہی بھائی

یہ کہکر ہوئے پھر بغلگیر باہم
لگے کرنے الفت سی تقریر باہم

لگے کرنے باتین وہ ترکی زبانین
نہایت سلاست زبان اور بیانین

کرے ترک باتین جو وہ ترک جانے
عرب گفتگو مین عرب انکو مانے

یہ دیکھا جو نادر نی نادر تماشا
تو کہنے لگا مینے کلا و حاشا

سنا ہی نہ دیکھا فقیر ایسا کوئی
ولی ایسا کوئی نہ پیر ایسا کوئی

بناوٹ سے ہے کوئی نہ جادو افسون
سمجھتا ہون پیر پیمبر سے افزون

گوشائین چرنداس کو بولے کہ نادر
خدا تیرا حافظ ہو ناصر ہو قادر

بس اب جائینگے ہم نہین عزم صحبت
کرو ہمکو رخصت کرو ہمکو رخصت

کسیکو نہ تم اسطرح آزمانا
فقیروں کو ہرگز کبھی مت ستانا

اوٹھا شاہ دہو کر بہی پانون اوسنے — کیے بہینٹ اوسکے گنی گانون اوسنے
مگر نذر اور بہینٹ کچہہ بہی نہین لی — محبت سی اور صدق و تسلی سے دعا دی
ترا بخت یاور ہمیشہ رہیگا — مددگار داور ہمیشہ رہیگا
مہاراجکو پالکی پر چڑہا کر — روانہ کیا شاہ نی ساتہہ اوکر
گئے دو امیر اوسکی ہمراہ افضل — ہٹی شہر مین ہو رہی تہی جو ہلچل
ہوا شاہ بہی کچہہ دنو نمین روانہ — کہ اوسنے تئین پورا ہوا وہ زمانہ

جو لکہوا دیا تہا پرنداجی سے نے
معزز کیا تہا چرنداجی سے نے

محمد شاہ بادشاہ دہلی کا ملنیکو آنا

شہ ہند بہی اوسنے ملنے کو آئے — بہت نذر او بہینٹ دینی کو لائے
عقیدہ جتایا ارادت دکہائی — نیایش دکہائی ستایش سنائی
مہاراج بہی خلق سے پیش آئے — تلطف سے برتاو سارے دکہائے
کہا یہ زر و گوہر اپنا اوٹہاؤ — ریاست کے جوہر مجہی مت دکہاؤ
مین درویش ہون مجہکو کیا کام لینے — ہمیشہ ہون محروم دنیا کا نام لینے

کہا مین تو واپس نہ لیجاؤنگا کچہہ
اب آیندہ ہرگز نہین لاؤنگا کچہہ

گزر جب گیا انکا انکار حد سے
اودہر بڑہ گیا اونکا اصرار حد سے

تو پہر ایک پہنچی رکہی نورتن کی
رعایت ہتی منظور شاہ زمن کے

کہا اب یہ دولت خزانہ مین رکہو
بہت ہوگی برکت خزانہ مین رکہو

رہو شاد اور ملک آباد رکہو
نہ بیداد کی کوئی بنیاد رکہو

جو نا اہل ہین اونکو منت لگاؤ
جو قابل ہون تم اونکے رتبے بڑہاؤ

ہوا شاہ خوش اور گیا لیکے رخصت
ہوا شاد سنکر یہ پند و نصیحت

ایک برس گپت رہنا

خیال آیا اک دن چرندراسجی کو
ہٹا دین امیری سے اپنے جی کو

رہین کوئی دن خدمتی بنکے
کرین تجربے اس مین نیکی بدی کے

اوسیوقت نائی کی صورت بنائی
یہ بات اپنے سب نوکرونکو سنائی

کہ یہ بات ظاہر نکرنا کسی پر
یہ حالات ظاہر نکرنا کسی پر

برس بہر رہونگا اسی بہیس مین اب
کسی سے نہ یہ بہید مین بہی کہونگا

اگر کوئی آوے ہماری خبر کو
یہ صورت بنا کر بسے وہ سرا مین
مسافر تھکے اور ماندے جو آوین
کسی سے نہ کچھہ اوسکے لیمین لیوین
سبھی کوئی ڈھیلا مین اوجو تمین دونگا
کرین بیکسونکی ٹہل تن سے من سے

تو کہنا سے گئے اجل وہ سفر کو
تو یہ کام کرنے لگے وہ سرا مین
بہت شوق ہے پانون اونکی داب دین
غریبونکو کچھہ پاس ہے اپنی دیوین
کہین چار آنہ سے مین کم نہ لونگا
مدد بھی کرین مفلسونکی وہ دہن سے

مسافر نیا ایک ٹہیرا تہا آکے
کوئی لیگیا اوسکا لوٹا چرا کے

کہا اوسنے نائی چورا لیگیا ہے
اسینے لیا ہے اسینے لیا ہے
روپیہ ڈیڑہ مین اسکی قیمت کا لونگا
لگے کہنے آخر نہین چور ہونین
تو بازار چل تجھکو قیمت چکا دون
وہ بازار آئی دلانیکو قیمت
شناسا تہا صراف پانو مین لوٹا

یہی میرا لوٹا اوٹھا لیگیا ہے
ٹہل اور خدمت کا حیلہ کیا ہے
وگرنہ بہت خوار اسکو کرونگا
تجھے ہوگیا پر یقین چور ہونین
جو لوٹا ہی چاہی تو لوٹا دلا دون
مسافر نے سمجھا بہت ہی غنیمت
کہا اوسنے قیمت بھی لی اور لوٹا

مسافر تہا دلمیں خجل اور حیران — نہ لی اوسنے قیمت ہوا وہ پشیمان
مہاراج نے کرکے اسکو نصیحت — بہ اصرار رخصت کیا دیکے قیمت

چرنداس جی اپنے استہل میں آئے
برس کرکے پورا وہ تشریف لائے

لگے آنے جانے پہر اہل ارادت — جو رکہتے تہے ایسی ہمیشہ سے عادت
بہت اور بہی لوگ درشنکو آئیں — امیر اور غریب آکے آنند پائیں
سب اہل جہاں کے دلونمیں سمائی — گشائین چرنداس جی کی بڑائی

ہوا پہر خیال ایکدن اونکو ایسا
کہ سمجہے لگا ہے یہ جنجال کیسا

اوسیوقت میلے سے کپڑے پہنکر — رہے ایک بنئے کے مزدور بنکر
کریں کام محنت کا اجرت جو لیویں — غریبونکو فی الفور وہ بانٹ دیویں
یہ دہن ایکدن اونکے دلمیں سمائی — کبہی مار ہمنے کسیکی نہ کہائی
وہ بیٹہے ہوئے دال کو چہانتے تہے — نظر ہی مہاجنکی یہ جانتے تہے
سنواری ہوئی پاؤ بہر دال لیکر — رکہی سامنے گانٹھ کپڑے میں دیکر
تو بنئے کو ایسی کہاں تہی سمائی — وہیں پیٹھ پر لات اوسکے جمائی

کیا دور سے فی الفور اپنی دکان سے
کھڑے سب ہو گئے جوڑ کر ہاتھ آگے
مجھے اور ایسا ٹھکانا کہان ہے

کہا سب نے دکھلا چلا جا بہانے
کمالات کہاں کی نصیب ابتو جاگے
تمہین چھوڑ کر اور جانا کہان ہے

رہونگا کہان سیٹھ جی اب مین جا کر
نہین ساہ کوئی تمہاری برابر

ہوئے سیٹھ جی خوش دیا کام پہر بھی
وہ بازار تھا ہو گیا راز ظاہر
یہ لیلا بھی تھی دیکھنے ہی کی قابل
کوئی سے آگے پرشاد رکھتا تھا آگے
بنی سے آگے سب منے یہ دلمین مخجل تھا

اونہین کہہ لیا اور لیا کام پہر بھی
وہین آئے دوڑتے ہوئے اونکے ماہر
کھڑے ہو گئے باندھکر صف مقابل
پکڑتا تھا کوئی قدم اونکے جاکے
نہایت پشیمان بہت منفعل تھا

مہاراج استھل مین اگر سب راجے
خوشی کے بجانے مریدون نے باجے

وہی بھیڑ بھاڑ اور وہی پھر جھمیلا
رئیسو لگا آنا امیرونکا جانا
ہزارون غریب اور محتاج آوین

لگا رہنے ہر وقت استھل مین میلا
نہ تھا وقت بیوقت کا کچھ ٹھکانا
گسائین کو بیوقت فرصت نہ پاوین

نہین چاہتے ہم اوٹھانا کسیکا
نہین چاہیے دل کہانا کسیکا
ستاتے تھے دکھ درد لوگونکو ایسے
چھوڑاتے تھے رنج و غم جنگل سے

گزر جب گئے پانچ سال اسطرح پر
تو پھر اپنے دلمین مناسب سمجھکر

جو استھل مین تھا سب زر و سامان لٹایا
اوٹھایا دل اپنا وہانسے اوٹھایا
لٹایا جو زیور رہا سارا مولا
رکھی ایک ٹوپی رکھا ایک چولا
جو تھے نوکر ہمین کیا دور سبکو
کیا اپنی خدمت سے مہجور سبکو
چھوڑایا مگر پنجۂ بے زری سے
غنی کردیا نوکری چاکری سے

براضی رضا اپنی ماتا سے چاہی
ہوئے شادمان جانب برج راہی

برج گون

چلے برجکو جب چرنداس سوامی
ملے راہ مین سات ٹھگ اونکو نامی
کیا آگے مصروف باتونمین اونکو
رہا تاکتا ایک ساتونمین اونکو
کیا یہ ستم نجیبہ بیتیرینے
لگاتا تھا پہانسی بچایا ہری نے

لگا یک لگی آگ کپڑون مین بکنے
عدو ہوگئے اوسکے کپڑے بدن کے

اوسیوقت پہانسی بہی ہاتہ سے چہوٹی
تڑپنے لگا آس جینے کی ٹوٹی

مہاراج نے رحم کرکے بچایا
اگر موتو سادہو سنی ہو یہ بہلائے

جو چہہ اور ٹہگ تہے ہوئے وہ بہی مضطر
معافیکی خواہان ہوئی ہوکی ششدر

لگے کہنے آگے کو چہوڑا یہ پیشہ
رہینگے یہی مت ہمیشہ ہمیشہ

بہجن گہر کے سب مرد عورت کرینگے
یہی نیم ہم سب زن و مرد لینگے

بناؤ ہمین اس اپنا بناؤ
طریقے جو بہگتی کے ہین وہ بتاؤ

مہاراج نے تب گلے سے لگایا
جو تہے اونکے دلمین تہا ہنسکر مٹایا

ملک اور کنٹہی سے دی اونکو زینت
ہوئے نیک سیرت بنیک طینت

وہ سب سے آگئے راہ پر راہ سے چلتے
اونہین سے ملگئے رہبر راہ چلتے

وہ ساتون گئے بیخطر اپنے گہر کو
مہاراج آگے چلے پہر سفر کو

وبرندابن آئے سفر کرتے کرتے
وہان آگئے وہ بچرتے بچرتے

کہا دیکہکر یہ عجب سرزمین ہے
جہکا جسکے سجدہ مین چرخ برین ہے

سراپا لطافت ہین سب کنج گلیان
دکہاتی ہین گہنشیام کی رنگ رلیان

پسند آئی وہ کنج سیوا سے جمین ‎— گسائیں نے رکہا قدم اپنا اس مین
اسی پہ تہے شیدا اسی پہ تہے مفتون ‎— سنا ہی جو کچہہ اہی انکہوں سی دیکہون
پوجاری کی انکہوں سے چہپکر رہے وہ ‎— نظر ہی نہ آئے تو پہر کیا کہے وہ
نہ دیکہا کسیکو تو باہر وہ آیا ‎— لگا یا سر شام تالا لگایا
تب آئے چرند اس بارہ دری مین ‎— لگائے ہوئے دہیان اپنا ہری مین

سری برج راج اپنے سنتوں کی پیارے
گئے جان مہمان آئے ہمارے

گئی رات آدہی تو آکر اچانک ‎— جگل روپ اپنا دکہا کر اچانک
کیے اپنے شیدا کے ارمان پورے ‎— رکہے اپنی مہما کی مان کو پورے
دکہایا یہ جوش اب دل آرزو نے ‎— چرند اس ڈر سے چرن اونکے چہونے

لگا کر گلے اونکو گہنشیام پیارے
لگے کہنے ہو انس تم تو ہمارے

کیا تہا یہ سوہن سے اقرار ہمنے ‎— لیا اسلیے انس اوتار ہمنے
جو ہم ہیں وہ تم ہو جو تم ہو وہ ہم ہیں ‎— تفاوت نہیں کچہہ زیادہ کم ہیں
ارادہ کیا تہا سو پیش ہمنے ‎— لیا اسلیے سادہ کا بہیس ہمنے

کیا تمنے لیکن نہ یہ کام ابتک | لیا ہے نہ اوپدیش کا نام ابتک
تم اب جاؤ دنیا مین بہگتی بڑہاؤ | جو گمراہ ہیں راہ پر اونکو لاؤ

یہ سنکر ہوئے اشک آنکہون سے جاری
کہا ہاتہ ام کر دل بصد بیقراری

بمشکل ہوئے ہین یہ دیدار مجہکو | بہ مشکل ملا ہے یہ دربار مجہکو
نہین ہے نہین اتنو فرقت گوارا | نہین اب تو صبر و تحمل کا یارا
رکہو ساتہہ اپنی رکہو پاس ہر دم | چرن مین رہے یہ چہ ند اس ہر دم
جو پیارے سے پایا پریم اونکا پیا | کہا ہم کرینگے کہا تمنے جیسا

مگر اب کرو تم یہی کہنا ہمارا
کرو اور کچہہ دن جدائی گوارا

رہ راست پر تم زمانیکو لاؤ | زمانہ مین بہگتی کا ڈنکا بجاؤ
کرو جلد جو ہمنے تمکو کہا ہے | یہی کام اب تمکو کرنا رہا ہے
بلا ہمنشین پہر دیر تم کچہہ نہ سمجہو | اور آ ہمنشین پہر دیر تم کچہہ نہ سمجہو

جدائی کا کہٹکا نہ اب دلمین لاؤ
کرو دہیان فی الفور موجود پاؤ

کہا دست بستہ بجا ہے بجا ہے
مجھے انحراف اس سے کیونکر روا ہے

مگر ایک یہ عرض منظور ہو اب
تو دلسے مری فکر سب دور ہو اب

وہ بیج دہام اپنا رنگیلا دکھاؤ
وہاں کی مجھے سیر اس لیلا دکھاؤ

کیا شیام سندر نے منظور دلسے
کیا اپنے پیارےکو مشکور دلسے

کہا بند آنکھیں کرو اور کھولو
یہاں دیر ہی کیا ہے جی چاہے سو لو

وہاں سب دکھائی تھی منظور جلوے
نظر آئے نور علی نور جلوے

زمین ہے کہ فرش زمرد امولا
فلک یا جڑاؤ ہی گنبد کا گولا

عجب ہی زمین اور عجب آسمان ہے
نرالا ہے عالم نرالا سماں ہے

نہ سردی میں سردی نہ گرمی میں گرمی
نہ سختی میں سختی نہ نرمی میں نرمی

دو طرفہ مجلا مصفا وہ نہرین
کہ لیتا ہی آب حیات ان میں لہرین

بہت خوشنما پھول ہر رنگ کی تیز
شجر بھی وہاں کچھ نئے ڈھنگ کے ہیں

عجب دلکشی اوس مقام فضا میں
عجب ہی دلاویز خوشبو ہوا میں

وہاں ایک چوستھہ ستونکا ایوان
ملائک ہوں اور دیوتا جسپہ قربان

اوس ایوان میں اک مرصع سنگاسن
بچھا جسپہ قدرت ہی قدرتکا آسن

جھلک روپ سرکار او سب پر آجے
سہانے تھے سکھیونکے راگ اور باجے

کھڑین سامنے نرت کرتی تھین سکھیان
لڑاتی تھین مرلی منوہر سی انکھیان

چرنداس نے بھی سکھی روپ پایا
تو سرکار نی پاس اپنے بٹھایا

دکھانے لگے داس کو اپنے جوہر
اوٹھے رس کرنیکو مرلی منوہر

اوٹھین رادھکا داہنے ہاتھ تن آن
چرنداس پیاری سکھی کو بھی لائین

لگین لینے وہ بہانوری ساتھ اونکے
اداسے لیے ہاتھ مین ہاتھ اونکے

وہ سکھیون ہی سکھیونکا تھا پاس منڈل
دکھایا یہ آنند کا رس منڈل

ہے کسکو نصیب ایسا گانا بجانا
عجب لطف کا ناچنا اور نچانا

منوہر منوہر وہ لیلا دکھائین
کبھی دیکھنے مین نہ آئین نہ آئین

دکھا کر یہ لیلا اسنا کر وہ باجے
سنگاسن پہ سرکار پھر آ براجے

کہا مجھسے خوش کیون چرنداس پیارے
ہوئے خوش کہو دیکھکر رس پیارے

کیا عرض دیکھا سمان مینی ادبت
کہان میری طاقت کرون مین استت

کہا اپنی آنکھونکو اب بند کرلو
جو دیکھا ہی یہ دھیان مین اپنے دھرلو

کرو تم بھی لوگونسے بھگتی کراؤ
ترو تم بھی ڈوبی ہوؤنکو تراؤ

بہت جلد آؤگے پھر پاس میرے
سدا پاس ہو تم چرنداس میرے

جدا ہمکو اپنے سے ہرگز نجانو ۔ یقین کرکے مانو یقین کرکے مانو

سر و چشم پر داس یہ حکم در کے
کہڑے ہو گئے بند آنکہو نکو کرکے

کہین آنکہہ جب وہ اگلا ہی بابا ۔ نظر پر چمن آکے بنسی بٹ آیا
جو گزرے وہان دن شمار او نکا کیا تہے ۔ ہوئے پر یہان تین دن یہ لکہا ہے
ہوا ایسا صدمہ تن نازنین پر ۔ گرے جیسے کوئی فلک سے زمین پر
لگی چوٹ دل پر لگا زخم کاری ۔ بڑہی بیہشی بیخودی بیقراری

لیا نیم درسن اگر اب نہونگے
تو یہ جسم و جان و جگر سب نہونگے

دکہایا یہ درد جگر نے اثر بہی ۔ کہ موجود آگر ہوئی چارہ گر بہی
وہی چارہ گر چارہ ساز نیکے حامی ۔ پرم ہنس سکہدیو گر دیو نامے
کہا کہو لو آنکہین تو مرلی منوہر ۔ کہو تو سہی کیا گزرتی ہی دلبر
پڑی جب کہ کانو مین بانی گرو کے ۔ تو سبہی ہوئی مہمہ بانی گرو کی
جو کچہہ میری حالت ہی وہ پاگئے سب ۔ مرے درد کے چارہ گر آگئے اب
اوٹہے اور ملکر گلے خوب روئے ۔ گرو کے چرن اپنی آنکہونسے دہوئے

گرو نے کہا بھاگ ہین ایسے کسکے — برہما کو درشن ہین دشوار جسکے
تمہین اوسنے اپنے گلے سے لگایا — تمہین اپنے پہلو مین اوسنے بٹھایا
وہی دلمین موجود ہین اب تمہارے — تو پھر ایسی تشویش ناحق ہی پیارے
کرو دھیان ہر وقت تم تو اوسکا — کرو دور رنج و الم اپنے جی کا
کہا مجھسے اب تو نہین کچھ بن آتا — مجھے درد فرقت ہی ہر دم ستاتا
جو دیکھو تو پہلو مین دل بھی نہین ہے — نکلنے کو آمادہ جان حزین ہے
اوس آن و ادا نے ہے دلکو چھینا — وہی روپ دیکھون تو ہو میرا جینا
جگل روپ کی وہ جھلک پھر دکھاؤ — مٹاؤ تپش میرے دل کی مٹاؤ
گرو نے جو دیکھا کہ حالت زبون ہے — زبونی بھی لحظہ بلحظہ فزون ہے
رکھا اپنا دست کرم اونکی سر پر — دکھائے اوسی وقت قدرت کے جوہر
نظر آئے وہ لاڈلی لال اونکو — ہوئے دیکھکر اس خوشحال اونکو
وہ بانکی ادا اور وہ بانکے بہاری — جگل روپ دیکھا مٹی بیقراری
گرو نے کہا دیکھلو سیر ہوکر — مگر ہوگی تکلیف اب دیر ہوکر
یہ کہکر وہین ہاتھ سر سے اٹھایا — انوکھی دکھائی گروجی نے مایا
نہ آئی نظر پھر وہ صورت نہ مورت — مگر ہوگئی دور دلکی کدورت

گرے پھر تو پیارے گرو کے چرن پر
ہوئے دل سے قربان دکھ درس ہرن پر

کہا شکر کیونکر ادا ہو تمہارا
نہ لکھنے کی طاقت نہ کہنے کا یارا

تمہارے سوا کوئی مسیہا نہین ہے
یہ عین الیقین بلکہ حق الیقین ہے

جو پایا ہے مینے تمہارے قدم سے
جو دیکھا ہے مینے تمہارے ہی دم سے

اسی دم قدم کا بھروسا ہے سائین
تمہارا بھروسا ہی مجھکو گسائین

سری رام کا روپ تم مین نہان ہے
سری کرشن کا رنگ تم مین عیان ہے

جو ہین تم مین گن جگت مین اجاگر
دیا کے ہو سندہ اور کرپا کے ہو ساگر

جہامین چلا بھاگوت دہرم تم سے
ہین دنیا مین سب دہرم اور کرم تمسے

تجہے بہکت بردان دو ناتہہ میرے
ہمیشہ ہمیشہ رہو ساتہہ میرے

گیان گوشٹے

اب اک عرض میری سنو اور سوامی
کرو دور جو کچھ ہے اب مجھمین خامی

یہ روپ اپنا سرگن دکھایا ہی تمنے
یہی روپ دلمین بسایا ہی ہمنے

کہو روپ نرگن تمہارا ہی کیسا
مجہے آپ سمجہاو جیسا ہی ویسا

مٹاؤ یہ سندیہ میرا مٹاؤ ۔ جو کچھ بھید اسمین ہے مجھکو بتاؤ

گرو نے یہ سنکر زبان اپنی کھولی
سنائین وہ باتین امولی

نہ کہنے مین آوین نہ سننے مین آوین ۔ گرو اور چیلے ہی آنند پاوین
دکھائے گرو نے گن اپنے دکھائے ۔ جو نرگن کے ہین رمز سارے سجھائے
کہا گیان بگیان کا راز سارا ۔ نراکار نربان کا راز سارا
پرے سے ہے نراکار تینوں گنوں سے ۔ بنا ہے جو آکار تینوں گنوں سے
گنوں سے ہوا ہے یہ پچیس سارا ۔ تنے ہے پانچ پچیس کا کھیل سارا
یہی تین پانچ اپنی دکھلا رہے ہین ۔ یہی آ رہے ہین یہی جا رہے ہین
وجود اور ہستی انہین کا ہی لٹکا ۔ عدم کا اگر ہے تو انکو ہی کھٹکا
بنے ہین سب اجرام و اجسام انسے ۔ جدا ہین مگر آتما رام انسے
نہ ہستی سے انکو سروکار ہے کچھ ۔ وہان نیستی سے نہ آزار ہی کچھ
ہمیشہ یہی سب زمانہ رہیگا ۔ ہمیشہ ہے ہی اور ہمیشہ رہیگا
نہ اوسکی ازل ہے نہ اوسکی ابد ہے ۔ وہ یکتا ہے یکتا احد ہی احد ہے
نہ بھولو تم ابسر وہ کب دیکھتا ہے ۔ وہ سنتا ہی سب کچھ وہ سب دیکھتا ہے

وہ موجود ہے پر نظر سے نہان ہے
نہ وان روپ اور نام کریا نہ کایا
وہی ہے برمھ اور وہی ایشور ہے
دوئی اونمین ہرگز نہین ہے نہین ہے
وہ گیانی ہے گیانی جو یہ بات جانے
وہی نور ہے جیو ہی نام جسکا
چھپایا ہے مایا نے آتمکو ایسا
جو ہے آسری سے وہ مایا رالے

وہ نور بصر ہے بصر سے نہان ہے
سمائے سب اوس مین وہ سب مین سمایا
وہی جیو ہے جو اجر او امر ہے
جو ہین اہل عرفان اونکو یقین ہے
جو جانے وہ مانی بجانی نمانے
ہے نام دیگر آتما رام اسکا
نہان کرلیا دود نے ہی کو جیسا
جو ہے ایشوری اوسکے رتبے ہین عالے

عجب آسری نے دکھائی ہی مایا
زمانہ کی اوسنے لٹائی ہے مایا

بچھایا عجب جال ہی آسری نے
ہے کوئی کرودہ اور اہنسا کی سیمز
بناتا ہے سیڈہ اور بسانیکو کوئی
بناتا ہے کوئی بناوٹ کی باتین
کوئی چاہتا ہے کہ ہو خوار کوئی

کیا سبکا بد حال ہی آسری نے
کوئی لوبھ کام اور ممتا کی بسمین
دکھاتا ہے زور جو اینکو کوئی
کوئی کر رہا ہے رکاوٹ کی باتین
بناہی کسیکا ہوادار کوئی

کوئی کر رہا ہے کسیئی برائی ۔ بظاہر دکہاتا ہی کوئی بہلائی
سے ہے خوش دیکھکر کوئی فرزند و زنکو ۔ اکڑکر کوئی دیکھتا ہے بدن کو
کوئی فخر کرتا ہے دولت پہ اپنے ۔ ہے نازان کوئی شان و شوکت پہ اپنے
کوئی کر رہا ہے کسیسے خصومت ۔ جماتا ہے کوئی کسی پر حکومت
سے ہے شہر و ریاست پہ مغرور کوئی ۔ سے ہے قہر و سیاست سے مجبور کوئی
جتاتا ہے کوئی کسی پر کمائین ۔ کوئی لے رہا ہی سزا ردنکی جائز
کوئی مست ہی اپنی بدیاکی مدمین ۔ نہین ہے تمیز اوسکو کچھہ نیک و بد مین
کوئی یوگ بل پر اکڑتا ہے سبسے ۔ اکڑتا ہی سبسے جھگڑتا ہی سبسی
کیا اسری نی زمانہ کو اندھا ۔ نکلتا نہین اسکی گردش سے پھندہا
یہی ہی یہی کھان آواگون کے ۔ یہی ہی یہی جبان آواگون کی

اگر امیشری کی شرن کوئی اوے
تو دلخواہ اپنی مرادین وہ پاوے

لگین اوسکو سادہو نکے ست سنگ پیارے ۔ لگین اوسکو نو دہا کے سب انگ پیارے
رہے مثل پہلاد سمرن پہ شیدا ۔ رہے مثل اکرور سنبن پہ شیدا
کرے بالکشمی کیطرح دلسے سیوا ۔ رہے کوئی چت نمین دیوی نہ دیوا

سنے ہے مثل پرتھوی کے پوجا کا شاستر
بل ارجن سراپا ہوا ایشور کے
پریت اپنی سچی ارجن نی نبھانی
ہنومان بنکر رہے داس جنکے
پریچھیت نے سر دینے سے مطلب بنایا

وہ منجائی ہے آپ پوجا کی لایق
سنے ہے ایشور پاسبان او در کے
ہری ہر کی اوسپر ہوئی مہربانی
تو ہر وقت وہ بھی معاون ہین انکے
وہ ہر بھگت ہی کیرتن جسنے گایا

یہ نو دہا اگر ایشور کو رجہاوے
پر یما سے ہے جو ایشور سے ملاوے

گرو دین تو ملتی سے ہے بھگتی کی مایا
نہین گیان اور یوگ بھگتی سی بہتر
جو ہو گیان اور یوگ بھگتی کی شامل
گرو کا ہے ست سنگ سنگت پورا
ازلیے بھی جو ساتھہ لاتے ہین بھگتی
گرو جب جنکے سر پر ہین وہ بے خطر ہین
جو رہتے ہین دن رات بھگتی پہ شیدا
نہ وہ دل لگاتے ہین دنیا سے دو منیز

گرو سے ہی پایا کسی نے جو پایا
نہین ہے یہ سمجھو کی بھگتی سی بڑھکر
وہ گیانی سے ہے کامل وہ یوگی ہی عامل
دکھاتا ہے بھگتی کا یہ رنگ پورا
گرو او نکے کامل بناتی ہین بھگتی
گرو ایشور ہین گرو ایشور ہین
نہین کچھ بکار انہین ہو نا پیدا
نہ لاتے نہ آتے ہین مکر و فسون مین

نہ الفت ہے کچھہ اونکو فرزند و زن سے — نہ کچھہ انس ہے اونکو ملک و وطن سے
نہ نام آوری سے غرض ہے کچھہ اونکو — نہ بغض و حسد کا مرض ہے کچھہ اونکو
دیا شیل سنتوش ہی اونکا دہن ہے — امولا جواہر کہتا کیرتن دہن ہے
جہان دہینتا دہیان ہمیشہ ہی اونکا — یہ شغل اور یہ پیشہ ہمیشہ ہے اونکا
ہے تیاگ اور بیراگ اونکی کمائی — پریم اور رکہتا ہی دلمین سمائی
حواس اونکے قابو مین ہی انکی بس مین — خرد کو یہ پرواز کنج قفس مین
گذر جسکا ہو عرش اور لامکان تک — نہین اوس سے آگاہ گوش زبان تک
اوسی نور مین نور اپنا ملاوین — ہمیشہ کو اواگون سے چہوٹا وین
برہمہ ہو گیا جیو مایا ہی چہوٹی — یہ کریا ہی چہوٹی یہ کایا ہی چہوٹی
مگر وہ نہین ہے ہمین تہا اور مایا — ہی محسوس جو کچھہ یہ ہی اسکی سایا
جدا ذات سے جیسے سایا نہین ہے — جدا ایشور سے یہ مایا نہین ہے
نہ اولا نرالا نہ پالا نرالا — ہے پانی ہی اولا ہی پانی ہی پالا
نہین غیر پانی سے پانیکی لہرین — سمجہلو یہ پانی سبہ پانیکی لہرین
برہمہ ایک ہی دوسرا ہے نہ کوئی — نہ کریا نہ کایا نہ مایا ہی کوئی
وہ خورشید تابان ہے یہ تاب اوسکی — وہ نایاب گوہر تو یہ آب اوسکی

نہیں روپ رس گن سے نرگن نرالا
بطن ہر دکھاتے ہین نرگن نرالا

برہم گیان والے یہی مانتے ہین
جو ہین ایسے گیانی وہ پہچانتے ہین

جو اسرار ہے سب جتائے گرو نے
دکھانیکے قابل دکھائی گرو نے

جو چیلے نے لطف اور آنند پایا
برہم گیان ساگر مین اوسکو دکھایا

رہی گیان کی گوشٹی یہ سحر تک
جہان تھا نہ باد صبا کا گزر تک

چرنداس کھدیو جمنا کے تٹ پر
یہ بنسی بجاتے رہی بنسی بٹ پر

چلے شک منی جب سحرگاہ انکو
کہا اب چرنداس جاؤ وطن کو

ہمیشہ ہمین ساتھہ ہی اپنی سمجھو
ہمیشہ یہ تم ہاتھہ ہی اپنے سمجھو

ہو مشتاق ملنیکو جب دل تمہارا
گرو دھیان جسوقت چاہو ہمارا

نہ کچھہ دلمین رکھو پس و پیش اب تم
گرو جاکی لوگونکو اوپدیش اب تم

جو ڈوبے ہوئے ہین اونہین تم اوبارو
جو بگڑے ہوئے ہین اونہین تم سنوارو

گرو جی نہان ہوگئے جب نظر سے
چرنداس واپس چلے پھر سفر سے

بہت خرم و شاد دلی مین آئے
یہ حالات ہ تابکو آکر سنائے

بہت دلمین آنند ماتا نے پایا
بہت ہی پریم اوسکے دلمین سمایا

دلی مین آکر مہاراجکا پرچھت پورہ مین رہنا

پرچھت پورہ مین بہت سے آئے گسائین
وہان سب ضرورتکی چیزین منگائین

ادہین لیگئے نندرام اپنے گہر پر
جو ہر بہگت تہے قوم سے بہی تہے دہوسر

کنور اور داس اونکو کہتے تہے سارے
گسائین کیے وہ ہوگئے داس نیارے

مکان اونکا دلچسپ خلوت کا پایا
مہاراج نے اپنا آسن جمایا

وہان نندرام اور تین اونکے بہائی
لگے کرنے شام و سحر جبہ سائی

پتا اونکے بہگتی مین سب سے زیادہ
بہن اونکی سہجو بہت دل نہادہ

سبہی ہوئے وہ مہاراجکے سیس سارے
مہاراج نے کشٹ اونکے نوارے

وہان ایک دن آتمارام آئے
امیرانہ پوشاک تن پر سجائے

کنور سے بہت دوستانا تہا اونکا
وہان اسلیئے آنا جانا تہا اونکا

گسائین کو دیکہا کہ ہین نئے سے
تو پوچہا یہ ہین کون آئی کہانسے

لگے نند رام او سے کہنے بہائی
براہمین بہیاں او ہمکو نوازین
چون بنسی مین کوئی ایسا نہین ہے
سنا یہ تو کرنے لگے وہ تمسخر
گسائین نے پوچھا یہ ہین کچھ ان بارے
نرالے ہین انداز اس پہر یا نکے
نہ ہند و یہ معلوم ہوتے ہین ہمکو
نہ کنٹہی گلے مین نہ سر پر تلک ہے
لگے کہنے آتم نہ ہمکو ڈراؤ
مہاراج بولے کرو بند آنکہین
ہوئین بند آنکہین تو دیکھا تماشا
نظر آئین صورت بہیانک بہیانک
تو دیکھا کہ دوزخ مین خود جا پڑے ہین
کسیکا کسیکو سہارا نہین ہے
تو پہر کہولدین ایک بیک نے ڈر آنکہین

یہ ہین سنت دلمین یہی آکے آئی
لگا وین کنارے ہماری جہازین
نہ اب اس زمانہ مین کچھ نئی کہین ہے
کیا اپنا ہمقوم ہمسر تصور
گڑے ہین بڑے سے انکے اطوار سارے
عجب وضع ہے جیسے دلی کے بانکے
مسلمان نہ مفہوم ہوتے ہین ہمکو
انہین جم ستانے لگے ہمکو یہ شک ہے
کہان جم ہین صورت تو ہمکو دکہاؤ
وہین بند کین ہوکے خرسند آنکہین
لگے بہاگنے ڈر کے وہ بیتحاشا
نظر اک طرف کو پڑی جب اچانک
لیے گرز جم دوت سر پر کہڑے ہین
وہان دم زدن کا بہی یارا نہین ہے
لگے کہنے آنسو سے تر کرکے آنکہین

مہاراج مین بہی سرن ہون تمہارے
کرو غور پرداخشاب تم ہماری

کرونگا گرو مین ہتین کو کرون گا
ہلک بہی کرونگا مین کنٹھی بہی لونگا

کرو مجہکو چیلا چلو میرے گہر پر
گروجی رکہو ہاتہہ تم میرے سر پر

گوسائین نے اونکو بہت آزمایا
بہت جانچکر اونکو چیلہ بنایا

ہوئے مہربان اونکے گہر بہی سدہارے
ہوئے داس گہر کے زن و مرد سارے

مٹائی جو دل مین تہی اونکے دوبگی
رکہا نام بہی اونکا آتم انگنگی

مکان گہاس منڈی مین وہ پر فضا تہا
مہاراجکو بہی پسند آگیا تہا

لگے رہنے اور دہیان کرنے دہن پر
لگی فخر کرنے وہ منڈی جہان پر

رہے راتدن دہیانسے دہیان اونکو
نہین چہین باقی کچہہ ارمان اونکو

پہر ایک سے ملنے ملانے کا رکہا
فقط یہ پہر آنی جانیکا رکہا

وہ اسوقت ہر روز جلوتمین بیٹہین
کرین آرتی اور خلوتمین بیٹہین

جو مشتاق اور آرزومند آوین
بہت اونکی سنگت سی آنند پاوین

ہزارون ہوئے اونکے آکے چیلے
ہزارون اونہون نے کئی جا کی چیلے

کیے بہینٹ نذر اور بہیٹین کچہہ
چڑہاگئے اوسی پاس سے اپنی دین کچہہ

جہاں مین بجا جا بجا اونکا ڈنکا
ہوتے ہے تصدق اونکے دہول اور لنکا

زمانے مین بہگتی چلائی بڑہائی
لگی ہونے ہر سمت اونکی بڑائی

بڑا ایسے اپنے وہ دلمین بہولین
کرے کوئی اونکی برائی تو بہولین

بہلائی کسیکی برائی کسیکی
نہین یہ کبہی آرزو اونکے جیکی

برا کوئی کہہ لین برا وہ منائین
برا اسکو سمجہین بہلا سکو جانین

وہان ایک دن ایک درویش آیا
فقیر آٹہہ اور اپنی ہمراہ لایا

وہ پتہر اپنا رکہتا تہا نانک گرو کا
برا وہ تہا خلق کا اور خو کا

مہاراجکے سامنے سر جہکایا
مہاراج نے پاس اپنے بٹہایا

وہ پتہر وہین ایک بہنی کی آگے
رکہا بہیٹ کا پتہر گسائین کے آگے

مہاراج نے بہیٹ اوسکی نہین لی
نہین لی نہین لی نہین لی نہین لی

وہ درویش بولا گسائین تمہین
نہین یہ کسی پنتہ مین رسم آئین

مہنتون مین جاری ہی سنتون مین جاری
ہے یہ رسم سنتون مہنتون مین جاری

نہ تم نذر لیتے نہ تم بہیٹ لیتے
تو لیتے ہو کسسے کہانسی ہو دیتے

اسی بہیکہ سے یہ ٹہاٹہہ کیونکر بنائے
یہ گدی یہ تکیے کہانسی لگائے

سنا تھا جو کچھہ مین نے آنکھون سے دیکھا — نہین آیا ہے سمجھہ مین لکھا

مگر رہزنی کر کے لاتے ہو دولت — فریب اور دغا سے کماتے ہو دولت

اگر ہو گئی تمکو حاصل ہے بہتر ہی — تو ہمکو بھی کھلاؤ کچھہ اپنے پر دیہی

کہا دیکھہ لو تم بچھونے سے ہٹ کر — یہ جا جسم ہٹا کر بچھونا پلٹ کر

جو دیکھا تو وہان فرش تھا سیم و زر کا — بچھونا سراسر تھا لعل و گہر کا

کہا زادہ او رسیدہ حاضر ہین دونون — نہ خدمت مین کاہل نہ قاصر ہین دونون

رکھین ہاتھہ پورے گرو جنکی سر پر — رہین پھر وہ محتاج دنیا مین کیونکر

نہین ہمت کی اونکو کوئی تمنا — رہین خاکپا اونکے ہیرا بنا

مگر میری توپی کو بھر دو تو جانون — جو آنکھون سے دیکھون تو سچ اسکو مانون

گسائین نے اپنی نظر کی اودھر بھی — بھرا اوسکی توپی مین سیم اور زر بھی

تعجب مین آئے وہ درویش سارے — رہے دیکھتے ہی وہ حیرت کے مارے

گسائین نے اپنا کرشمہ دکھایا — کنوئین مین زر و سیم سارا گرایا

کیا دو دو مہر دے کے اوسکو روانہ — کہا جاؤ اب ہو جہان آب و دانہ

کرایہ کو فی الفور ٹٹو منگایا
کہا اوسکو دہاڑی اگر لوٹ لینگے
چلے چڑہکے ٹٹو پہ جہنڈا اٹہاکر
مسافر چلے دیکہکر ساتہہ اچہا
نظر آگئے ایک جا اونکو دہاڑے
ہوئے ساتہہ والے سراسیمہ سارے
بڑہے اور رہگئے اپنا دوڑاکے ٹٹو
بڑہو تم نہ آگے کو جاؤ یہاں سے
وہ قزاق بولے تمہیں چہوڑ دینگے
گشائین نے فرمایا ایسا نہوگا
وہ ناپاک بولے ڈراو نہ ہمکو
کرامات ہے کچہہ تو ہمکو دکہاؤ
یہ کہکر سوار اک مقابل میں آیا
چلا دوسرا ہاتہہ میں سیل لیکر
ہوئے سخت درماندہ تو وہ دہاڑے

جو مالک تہا ٹٹو کا اوسکو بلایا
اگر دس کا ہوگا تو ہم بیس دینگے
ہوا ساتہہ میں اونکے ٹٹو کا چاکر
کرینگے کہا دوارکا ناتہہ اچہا
خطرناک موقع تہا گہری تہی جہاڑی
مہاراج بولے ڈرو تم نہ پیارے
کہا دہاڑیوں نے یہ ہتہیا کے ٹٹو
چلے جاو گہر اپنے امن و اماں سے
مگر سنگ والوں نے جو کچہہ ہے لینگے
کبہی جیسا کہتے ہو ویسا نہوگا
ڈراؤ نہ ہمکو دباؤ نہ ہمکو
اگر زور ہے کچہہ تو میدان میں آؤ
گوشائین نے فی الفور اسکو گرایا
گرا اک اشارے میں وہ بہی زمین پر
کہڑے اور جو دیکہتے تہے پچہاڑے

اوتر کر وہ گہوڑون سے پانو پر گرے | کہا مہاراج سائین ہمارے تہی کہے
ہمین بخشدیجے گنہگار ہین ہم | جفا پیشہ ہین مردم آزار ہین ہم
مہاراج اب عفو تقصیر کیجے | ہمارے بچانیکی تدبیر کیجے
نہ سادہونکو ہرگز ستائینگے اب ہم | کسیکو نہ یون آزمائینگے اب ہم
مہاراج نے بہی براہ عنایت | کیا عفو تقصیر اور کی ہدایت
کسیکو نہ آیندہ ہرگز ستانا | وگرنہ نہین ہے کہین پہر ٹہکانا
وہ سب آ گئے راہزن راستے پر | سنے رہزنونکے مہاراج رہبر
ہٹائی خطرناک حالت ہٹائی | لگا کرنے سب قافلہ جبہ سائی
مسافر لگے بیخطر آنے جانے | لگے خیر مہاراجکی وہ منانے

گئے کچہہ ادہر کچہہ ادہر سادہو آئے
مہاراج دلی مین تشریف لائے

تہا اسوقت چالیسوان سال انکو | اگر دلی رکہا فارغ البال انکو
رہے دس برس گہاس منڈی مین پہر کی | یہ مدت پراوپکار مین ہی بسر کی

ہزارونکو مکتی کا رستہ بتایا
ہزارونکو سمرن بہجن مین لگایا۔

والی جیپور مہاراجہ سوائی ایسرسنگہ جیکا عاشق ہونا

ہوئی دور دور اونکی شہرت میں چرچا
ہوا اونکا مشہور ایک ایک پرچا

کنور ایسر سنگہ جے سنگہ جیکے
جو تھے مبتلا رنج و آشفتگی کے

عتاب پدر اونپہ نازل ہوا تھا
بہت جس سے پژمردہ دل ہو رہا تھا

سکھا سند ذرات خدمت مین رہتا
گوشائین کے حالات سب اونسے کہتا

کنور کو ہوا شوق درسن کا پیدا
ہوئے اونکے اوصاف حسن سنکے شیدا

بہت شوق دلسے لکھا ایک نامہ
وہ نامہ سراپا ارادت شمامہ

لکھا مین ہو آپ کا داس دلسے
ہوا آپ پر مجھکو بسواس دلسے

مہاراج درشن مجھے جلد دیجے
تمنا یہ پوری مری آپ کیجے

بہت جلد قاصد گیا اور آیا
جواب مسرت فزا جلد لایا

دیا خلعت اک نامہ بر کو مولا
بہت شوق سے لیکے نامہ کو کہولا

لکھا تھا بہت ہم ہوئے تمسے راضی
ہوا منکشف حال پیشین و ماضی

نہ گھبراؤ تمکو کیا ہمنے اپنا
ملیگا بہت جلد اب راج تمکو

یہ بردان تمکو دیا ہے ہمنے اپنا
کیا ہمنے جیپور کا سرتاج تمکو

تم آوگے اب شاہ کی پاس جلدی
تمہین دینگے درشن جگنداس جلدی

گذرنے نپائے ابہی دو مہینے
کہ رحلت کی دنیا سے جی سنگہہ جی نی

ہوئے جانشین ایسری سنگہ اونکے
تہے پوہین ایسری سنگہ اونکے

سوائی نہین بلکہ ڈیوڑہی سی دنی
ہوئی اس خوشیسی خوشیکی فزونی

ہوئے شادمان اہل جیپور سارے
ہوئے اونکے رنج و محن دور سارے

ملک کیلیے خدمت شہ مین آئے
بہت جلد تشریف دلی کو لائے

ہمارا جلکے پاس پیغام بہیجا
کہ برلائین اب درشنونکی تمنا

گسائین نے فرمایا ایسا نہ ہوگا
ابہی وقت آیا نہین درسنونکا

کرو راجکے کام تم اپنے کامل
کرو فخر دربار شاہی کا حاصل

تمہین دینگے جیپور مین آکے درسن
نہ ہو نیگے تمہاری مرادونکی دامن

یہ سنکر وہ پیغامبر واپس آیا
کہا جو گسائین نے وہ کہہ سنایا

جو پنڈت تہے ہمراہ کامل ہی کامل
لیے جاکے درشن انہون نے بہی حاصل

بماہ بسنت ایک دن لگا ہے چرچا
مریدوں نے اونکے سنا ہے یہ پرچا

مہاراج بیٹھے تہے آسن لگائے
بسنتی لباس اپنے تن پر سجائے

وہاں ایک سنیاسی وہ بھاری بہی آیا
گسائیں کا خلق اوسنے یوں آزمایا

زباں بہی درشتی کی تہا اوسنے کہولی
جو تونبی میں پانی تہا رکھا اوسمیں گہولی

بہت سخت سست اپنے منہ سے نکالا
وہ پانی مہاراج کے سر پہ ڈالا

گوسائیں اوٹہے اور بغلگیر ہوکر
چرن اوسکے خاص اپنے ہاتہوں سے دہوکر

کہا ایسی ہولی نہ کہیلے تہے ہمنے
نہ تہا کی رنگی اپنی سہیلی تہی ہمنے

سنی ہیں نہ ابتک سنی جیسی باتیں
پریم اور آنند کی ایسی باتیں

بہت لطف اور خلق سے پیش آئے
بہت ہی لذیذ اوسکو بہوجن کہلائے

تو وہ اس عمل سے خجل ہوکے بولا
ہو سرنگوں منفعل ہوکے بولا

کہ دو وہ آپ کا آزمانا تہا مجہکو
چہپا نکا پتہ بہی لگانا تہا مجہکو

سنے اور دیکہے کہیں سنت مانے
گسائیں مہاراج ہیں آپ جیسے

سنا تہا جو میں نے سوا اوس سے پائے
مری ساتھ آپ اس طرح پیش آئے

گوسائیں نے رخصت کیا اوسکو خوشدل
کہا یہ خطا سے معافی کے قابل

تھا اک مولوی نام تھا جسکا فاخر
کہا اسنے ہمدم مغل سے کہ با قشر

یہ ہنڈیا پر از گوشت تو ڈھک کے لیجا — یہ کہنا کہ فاخر نے ہی مجکو بھیجا
یہ بھیجی ہے پیڑونکی اوسنے مٹھائی — ہنرمند کاریگرونکی بنائی ہے
۲ مغل ساتھ اور اپنی ہمراہ لایا — گوشائین کے دربار میں حاضر آیا
۱ مغل تھا ملازم وہ منصور خانکا — تنومند مشہور دلی کا بانکا
گشائین نے دی بیٹھنے کی اجازت — یہ فرمایا اوس سے براہ عنایت
کہو آج تم کس ارادہ سی آئے — دکھاؤ ہمیں اس میں جو کچھ ہو لائے
کہا ہے یہ پیڑونکی عمدہ مٹھائی — کبھی سادہ سنتوں نے ایسی نہ کھائی
گشائین نے فرمایا ایسے ہی ہونگی — صفت جیسی کرتے ہو ویسی ہی ہونگی
جو کھولے تو پیڑے نفیس اوسمیں پائے — مغل دیکھکر سب تعجب میں آئے

ڈرے اور خطا کی معافی بھی چاہی
بہت ہوکے نادم ہوے دانشے راہی

اوٹھے اپنے استھل سے اکدن گسائین — چلے سوی جمنا بصد شوق سائین
ہوئے اونکی ہمراہ آتم اکنگی — ملا راہ میں اک فقیر اونکو جنگی

اور اک مولوی بہی تہا ہمراہ اوسکے
بلایا اونہین پاس اپنے بٹہایا
کہا سب نے مانمین جب وہی وہ ہے
تو پہر سے ہے یہ کیسی ہماری تمہاری
پہر نداس بولے سے ہے انکار ہمکو
کہا ہمکو انکار ہرگز نہین ہے
مہاراج بولے کہ ستور منگائین
یہ سنکر وہ درویش غصہ مین آیا
کہا ہے وہی جان کا دینے والا
یہ کہکر وہین سر پہ شمشیر ماری
گسائین نے بہینٹے کو سر سے اتارا
تو پہر دونون ہاتہ سے سر پر لگائے
گرا خود بہی تلوار ہاتہ سے چہوٹی
گسائین کے سر پر اثر کچہہ نہ پہنچا
فقیر اور ملا ہوئے دونون نادم

نظر پڑ گئی جنسپہ ناگاہ اوسکے
برہمہ گیان کا ذکر وچرچا چلایا
نہین دوسرا کوئی سب وہی وہ ہے
سے پر سیر کیا ساتہہ کہا او ہمارے
اگر ہے سے تو ہے اس مین اصرار تمکو
نہین ہمکو اصرار ہرگز نہین ہے
او سے ملکے ہم اور تم دونو کہائین
بہت جوش کچہہ اوسکے چہرہ پہ چہایا
وہی ہے وہی جان کا لینے والا
مگر اوسکے سر پر تہا پہنچا بہی بہاری
کہا زور اب آزما اپنا سارا
بہت اس عمل سے اوسی شرم آئے
جو دیکہا تو تلوار بہی اوسکی ٹوٹی
کچہہ ایذا نبائی ضرر کچہہ نہ پہنچا
ہوئے سرنگون اور کہا ہم ہین خادم

گنہ بخشد و بخشد و ہمکو سائین
ہمارے بھی اب پیچھے ہیں تم گسائین

مہاراج پھر جا کے جمنا نہائے
بہت شادمان اپنے استہلکو آئے

گسائین نے پھر دلمین رات کی ٹہانی
ہوئے مضطرب سب اعالی ادانی

رہے جاکے پانی پت اپنی خوشیسے
لگے کرنے اوپدیش لوگونکو جی سے

زن و مرد سب اُنکے درشنکو آئین
بہت لوگنکی چرچا سے آنند پائین

دہان بہیر ہونے لگی جب زیادہ
کیا وانسے نرسنگھ گڑہ کا ارادہ

گزارا اسیطرح وان کچھ زمانہ
ہوئے وانسے کرنال کو پھر روانہ

بہت جا بجا فیض لوگون نے پایا
بہت فایدہ اہل دلنے اوٹہایا

کیا عزم کرنال سے واپسی کا
جو باعث مریدونکی تہی ناخوشیکا

جو خطرات سے رستونکی تہے ماہر
کیا واقعی حال بہی سبنے ظاہر

کہ اسوقت میں شایبہ ہے ضرر کا
نہ فرمائیے اب ارادہ سفر کا

یہان شور ہے آجکل رہزنونکا
بہت زور ہی آجکل رہزنونکا

گوسائین نے فرمایا ڈر ہمکو کیا ہے
کہو رستہ کا خطر ہمکو کیا ہے

ہمارا کوئی رہزن کیا کریگا
بہلا آسکے قزاق کیا ہمسے لیگا

لگے کرنے جا جا کے ہاں جبہ سائی — لگے کرنے آ آ کے اونکی بڑائی

وہ جب پا گئے اپنے کاموں سے فرصت — ہوئے شاہ سے بھی مہاراج رخصت

پورہ مین رسیم اگر لوٹ آیا — چلے اور وہانسے دل اپنا اٹھایا

ہوئے آکے جب راجہ ہاں مین داخل — ہوئے پہر ریاست کے کاموں مین شاغل

مہاراجکا دہیان اس وقت اونکو — یہی دلمین ارمان ہر وقت اونکو

معلوم درسن وہ کب مجھکو دینگے — خبر میری کب وہ یہان آکے لینگے

تردد یہی اور یہی فکر ہر دم — کسی وقت تشویش ہوتی تہی کم

کہ آئی یہان نند رام اور موہن — گسائین نے اونکو کہا تہا یہ قدغن

کہ تم ایسر سینگہ کے پاس جاؤ — جو تشویش ہے اونکو جاکر سناؤ

کہا اونسے جاکر ہم آئینگے جلدی — تمہین منتر آکر سنائینگے جلدی

ہوئے مطمئن اونکے آنے سے راجا — تہے خوش اس خبر کے سنانے سے راجا

کئی بار پہر اور پیغام بہیجے — کئی قاصد نیک فرجام بہیجے

تو اک رات کو دہیان مین بیہن آیا — کرشمہ گوسائین نے اپنا دکہایا

ہوئے آکے راجا کی محلون مین داخل — گزر جب گئی رات آدہی تہی کامل

جو دیکھا یہ طی زمانی مکانی — تعجب مین راجا ہے حیرتمین رانی

جو دیکھی وہ صورت جو دکھیا بابا
تو راجا نی صدق ارادت سی جانا

گوسائین ہین یہ تو نہین اور کوئی
نہین ہی ہین یا تین یقین اور کوئی

کہا ہنسکے مین موہن چندر اس راجا
ہوئی آج پوری تری آس راجا

پکڑ کر چرن ایسے رسینگہ بولے
ہوئے آج درشن یہ مجہکو امولے

کہا پہر یہ رانی سے درشن کرو تم
گرو ہین یہ اپنے نہ محجوب ہو تم

تو رانی نے پہر بعد اس گفتگو کی
گئی بحجابانہ درشن گرو کے

گئین جبکہ پردہ مین وہ کرکی درشن
بلاتی گئے نند رام اور پورن

سکہانند کو بہی جگا کر بولایا
گرو آگئے ہین یہ مژدہ سنایا

گرو سے ہوئین پہر تو خلوتمین باتین
مقدر سے ہو وین نصیب ایسی راتین

شب قدر جسکی کرے قدر دانی
نہین عید کا روز بہی جسکا ثانی

دکہائے گرو جی نی پر نور جلوے
نہ رکہتا تہا اس طور سے طور جلوے

دکہانیکے قابل سبہی کچہہ دکہایا
سکہانیکے قابل سبہی کچہہ سکہایا

دکہا کر یہ جلوے عجائب غرائب
نظر سے گسائین ہوئی وانسی غائب

جو تہے یوگ کے رمز سارے سکہائے
سحر ہوتی ہوتے وہ استہل مین آئے

ہوئے ایسے سنگھ اوتار کیسے
سبھی جانتے ہین ہوئے ہین وہ جیسے

ثنا خوان ہین سب اہل جیور اونکے
ہین اوصاف دنیا مین مشہور اونکے

اگر ہر بُن مو ہی تن بہی زبان ہو
گسائین کی لیلا نہ ہرگز بیان ہو

اونہون نے سرپر ایکدن جا دہارے
دکہائی دیا ایک گنگا کنارے

وہان پایا لوگون نے اشنان کرتے
تہہت دیر دیکہا کیے دہیان کرتے

سجان ایک حاکم وہانکے تہے ہوسر
تہا اک باغ مین اونکا خیمہ جہانپر

گسائین کو دیکہا وہان جلوہ گر ہو
جو باہر تہے خیمہ کے سب بیخبر ہین

تہے حیران کہ کسوقت تشریف لائے
تعجب ہوا کسطرف سے ہو آئے

کیے امیر شادی درشن اگر
کیا نذر اک آم بہی اوسنے لاکر

سجان آکے پہنچے تو اونکو نہ پایا
رہا سخت حیران تعجب مین آیا

گئے کسطرف سے اور آئے کدہر سے
ہوئے کسطرح پر وہ غائب نظر سے

سوار ایک بہیجا کہ دہلی کو جاوے
گسائین کو جاکر وہان دیکہہ آوے

وہ آیا تو بہان گرم دربار پایا
وہان جاکے فوراً یہ قصہ سنایا

کہ وہ آم نوپی کو جاکر دیا تہا
گسائین نے جو بہینٹ مین پہالیا تہا

مگر لوگ کہتے تھے ہوتے یہ بھی پائے
گسائین کہین بھی گئے اور نہ آئے

اوسی روز مکھ سے اونکے جی مین جو آیا
گئے ستھل کو بھی جلوہ دکھایا

کیا اپنے سیوک پہ روپ اپنا ظاہر
کیا ودّا پہ جو تھا سر پہ اپنا ظاہر

اماوس ہی تھا کہہ کی سوموارے
اوسی دن دکھائی کرشمے یہ نیارے

کرشن انس سے تھے کیون نہو ایسی قدرت
نہین اونکی قدرت کی آگے یہ ندرت

ماتا کو گنگا اشنان کرانا

ہمیشہ وہ گنگا کا اشنان کرتے
نہا دہو کے استہل مین ہری دہیان کرتے

کہا ایک دن اونسے کنجو بی بہن کر
نہائین کبھی ہم بھی ایسی ہی چلکر

مہاراج نے جوڑ کر ہاتھ اپنے
کہا لیچلونگا تمہین ساتھ اپنے

دسہرہ ہے آج اس سے پینتیسوین دن
نجاونگا ہرگز مین اوس دن کو تم بن

جب آیا وہ دن پاس ماتا کے آکر
اونہین اپنے ہمراہ کوٹھے مین لاکر

کہا بند کوٹھے کی زنجیر کر دو
اور آنکھین بھی پل بھر کو تم بند کر لو

یہ سنکر جو ماتا نے آنکھین چھپائین
تو گنگا پہ سے لے آئے اونکو گسائین

سنے جب بہت سے شناسا وہان پر
تو پوچھا کہ ماتا کب آئین یہان پر

ہنسین مسکراتین کہا تجھسے اونے
دیا دان گنگا کا اسنان کرکے
گئی رات آدہی تو گنگا نہا کر
یہ دیکھا تو مان شادمان ہوکے بولی

چلین کب کب آئین کہا تجھسے اونے
کیا اونسے بہوجن بہی جل پان کرکے
اوسیطرح سے آئی تہین چہپا کر
چرنداس باتین ہنسین کی امولی

تجھے ایشور خرم و شاد رکہے
سدا تجھسے عالم کو آباد رکہے

سربھاراجکا شاہجہانپور کو جانا

کہا یہ ارادہ چرنداس جی نے
تو پہر شاہجہانپور تشریف لائے
بہت خوش کرین اپنی بانی سے اونکو
خیال اونکو ماتا سے ملنے کا آیا
اوسی دہیان مین غرق وہ ہوگئے تہے
اوسیوقت ماتا کی خدمتمین آئے
پہر پہر رہے اونکی خدمتمین حاضر

گزارین سیاحت مین اب دو مہینے
بہت سادہ و سنت بہی ساتہہ آئے
رکہین لطف اور مہر بانیسے اونکو
تو اسکے لیے رات کا وقت پایا
اور اک بند کوٹہین وہ سورہی تہی
اونہین دیکہہ کنجو نے آنند پائے
پہر ڈیرہ باقی رہے رات آخر

وہ بہو کے پاس آئی جو دیہا نمین تہی
لگا کہنے اسیوقت آنکہین جو کہولین
کہو آپ کسوقت رہتے سے آئے
گسائین نے فرمایا پانی پلاؤ
ہمین مانوس ہے میرے دل و دیدہ تم سے
عنایت کیا ہاتہہ کا اپنے بازو
ہوے اوس سے ملکہ وہ غائب نظر سے
تہا آنا تعجب کا حیرت کا جانا
بدستور کوٹہے مین داخل ہوئی وان
مگر جبکہ بازو پہ بازو نہ دیکہا
نہ آیا نہ آیا سمجہہ مین نہ آیا

جہکائی ہوئی سر گریبان مین تہی
تو الفت سے اور گرمجوشی سے بولین
بہت جلد سیر سیاحت سے آئے
کسیکو نہ یہہ آنا جانا سناؤ
مین آیا ہون ملنیکو پوشیدہ تمسے
بہجن مین تہی مصروف بہو ابہی کسو
نہ دیکہا گئی اور آئی کدہر سے
سحر جب ہوئی سنسے جانا وہ آنا
رہا سادہ سنتو سنتے نے یہ راز نہان
لگے کہنے باہم کہ ہی کیا یہ کہا
کسینے یہ راز نہانی نہ پایا

مہاراج کچہہ روز رہ کر وہان سے
چلے آئے استہل گئے تہے جہان سے

نہ دیے لگی ہاتہونسے مین منہ لیسے گرتی دو پہرا پوری ملکے تہی بچانا

گستائین پر چہت پورہ اکدن آئے | پلنگ پر وہ بیٹھے تہی مہندی لگائے
یہ دیکھا غضب کہانس منہ مین ہوتا | گرائین منزل سے دولت کا توتا
کیے ہاتھ اوسنے یہان بیٹھی بیٹھے | کہانیر بچایا کہان سے بیٹھے
لیا اپنی ہاتھون مین گہسنے نیایا | گستائین کی قدرت نے اوسکو بچایا
مگر یہان کئی جو لگائی تہی مہندی | وہان تک بالک یہ لائی تہی مہندی
نہ چوٹ اوسکے کوئی بدنپر لگی تہی | لگی تہی تو مہندی بدنپر لگی سے تہی
وہان دیکھکر سب یہ باہر لائے | لیا سنے ہاتھون مین مہندی لگائے
یہانپر کہا یہ گستائین نے سبسے | یہ بگڑی ہے مہندی کہو سب سبب سے
سنایا وہ سب ماجرا کہہ سنایا | یہ چرچا چلا کہانس ہنڈ مین آیا

پڑے سے آگے یا تو وونہیں دونون بچلے
مچے شہر مین یا اس کرشمے کے ہلّے

بیان پانا ماجوگی کو آملہ درخت سے اشرفی ٹپکنے دکہانا

سکونت مہاراجکی تہی جہانپر | درخت ایک تہا آملہ کا وہانپر
بزیر شجر آپ بیٹھی ہوئی تہی | وہان سب ہی چپ چاپ بیٹھے ہوئی تہی

وہیں آگیا ایک ناگاہ جوگی — مہاراج سے یہ تہا وہ آگاہ جو کہے

اوسے بدیایا تہ آپ کہکر پکارے — کہا سترہو تم پرانی ہمارے

کہا اوسنے اب کہیل کوئی دکہا — زر سرخ آج اس شجر سی گراؤ

گسائیں نے فرمایا دیکہو اوسی کو — زر سرخ دیکہا گراتے شجر کو

کہا اب خزانہ بنالو کوئیں مین — فراہم کروا ور ڈالو کنوئیں مین

مہاراج کے کہیل ہیں ایسے ایسے
اونہیں کوئی اوتار سمجہے نہ کیسے

پچاس اونکی عمر کے سال گزرے — بیان سب ہو اس مین جو حال گزرے

گئے کہا اس منڈی سی ڈیرا اٹہانے — وہاں جاکے استہل بنا نیکی ٹہانے

دکہانا یہ سارا جہمکار چہوڑا — مگر اہل دلکا نہ ستکار چہوڑا

لگے رہنے سرگرم اوپدیش دینے — ہوئے اونکے چیلے بہی نامی گرامی

اوسی کروچہ جا مین مشغول ہینا — یہی اونکا سننا یہی اونکا کہنا

وہاں ایکدن دو چیلے آئے پنڈت — مہاراج نی اونکو جب پائے پنڈت

تو کرنے لگے قدرت حق بیان وہ — کہ ہر چیز مین ہی عیان اور نہان وہ

وہ جانے ہے تو دبادشاہی گدا کو — گدا ایک دم مین کری بادشا کو

سیاہی کو چاہے تو شنجرف کردے   جو چاہے تو آتش کو برف کردے
بیاباں کو وہ بحر زخار کردے   سمندر کو وہ دشت پرخار کردے
وہ قطرہ میں دریا کو چاہی سمادے   وہ قطرہ کو چاہے تو دریا بنادے
وہ ہے ابر پانی کا برسانے والا   وہ ہے خشک ٹہنی میں پھل لانے والا
ہری اور ہری جن کو سب کچھ ہی طاقت   زباں اصم کو وہ بخشیں طلاقت
جو ہوں حرف تقدیر اونکو مٹادیں   مقدر نہ ہو تو بھی کر کے دکھادیں
یہ سنکر وہ دونوں لگی کہنے سوامی   کہیں بخت یہ ہوتی ہی بوقت خامی
کوئی کام بے وقت ہوتا نہیں ہے   سبھی مانتے ہیں یہ سب کو یقین ہے
وہیں توت کی خشک لکڑی وہ لائے   کہا اس میں شہتوت کوئی لگائے
گڑائیں لی اوسکو زمین پر جمایا   وہیں تازہ پانی کنوئیں سے منگایا
کیا اوسکا چرنامرت جڑ میں ڈالا   تو لکڑی نے وہ رنگ روغن نکالا
ہری ہوگئی شاخ و برگ اور نکلے   ثمر دوسرے روز فی الفور نکلے
وہ دونوں ہی پنڈت وہاں جب بھی آئے   بہت ذوق سی سبنے شہتوت کھائے
کہا آپ اوتار بیشک ہیں سوامی   سمجھ میں اب آیا کہ تھی ہم میں خامی
ہمیں آپ اب اپنا چیلا بنا لو   غلامی میں لو اور جب سے نکالو

کیا اونکو پھر دلکشا دیکی رخصت | گئے شاد و خرم وہ گھر لیکی رخصت

عالمگیر ثانی — نئی بستی کی چرتر

برس روز دلی پرانی بسا کر | نئی تھی جو بستی بسی اوسمین آکر
پسند آگئی اونکو صاحبن کی منڈے | مصفا تھا پانی ہوا بھی تھی ٹھنڈے
وہان خوشنما ایک استھل بنایا | لگائی شجر جنکے گہری تھی سایا
کہا کیرتن مشغلہ رات دن کا | سنو اور دیکھو جہان ذکر اونکا
جو اوس وقت مین بادشاہ جہان تھے | شہ ہند تھے ہند مین حکمران تھے
امیر ایک بھیجا ہوا اونکا آیا | گسائین کو پیغام اونکا سنایا
کہ مین آرزو مند ہون درسنونکا | کہو تو ارادہ کرون درسنونکا
کہا اوسنے کہدو نہ آنا یہان تم | بھٹکتے ہو کیون اب یہان اور وہان تم
ہی دو سال کی زندگی اب تمہاری | نہین چاہتی یون طبیعت ہماری
اگر فکر کچھ عاقبت کی کروگی | تو مہلت ہی یہ پھر کچھ تمسے مروگی
امیر آیا واپس یہ باتین چھپائین | کیا عرض فرمارہے ہین گسائین
نہین مجھکو ملنے ملانیکی فرصت | نکالین نہ آپ آنی جانیکی فرصت

یہ سنکر ہوئی شہ کو تشویش پیدا
تو پھر سے اجازت ہی تھلین نے آ
چڑھائی سند پانچ گانو کی اگر
کہا بھیٹ مین کچھ نہ لونگا نلونگا
تو مجبور شہ سے اجازت بہی پائی
گسائین نے پھر کین توجہ سے باتین
گئے لیکے رخصت پھر اپنے محلین
چھپر سے ہی مارا او دشمنون نے
ولیعہد اونکی جو عالی گہر تھے
گسائین کو بیگم نے پیغام بھیجا
حمایت تمہاری ہی اب یا خدا
تمہین یار بیڑا لگا دو لے گسائین

زیادہ ہوئے درشنکے وہ شیدا
گسائین کے درسن بصد شوق پائے
کیے اشرفی روپیہ بھیٹ لاکر
اوٹھا وگرنہ ابہی پہینکد ونگا
وہ سب بھیٹ ہمسایون نے اوٹھائے
سنین اور سنائین توجہ سی باتین
پہنچے دو برس بعد دام اجلین
کیا جانشین شاہجہان پرفنون نے
وہ اوسوقت سرگرم سیر سفر تھے
عریضہ مہاراجکی نام بھیجا
ضرورت ہی اس ناوکو ناخدا کی
بنا دکی بگڑے ہوئی کو گسائین

گسائین نے لکھا براہ عنایت
ہے منظور حق کو تمہاری حمایت

ولیعہد ہی مالک تخت ہوگا
نہ آئے وہ جبتک جوان بخت ہوگا

مہینا بہی تاریخ بہی سن بہی لکھا | جلوس ولیعہد کا دن بہی لکھا
ہوئی مطمئن دیکھ کر اوسکو بیگم | مٹے فکر رنج والم ہوگیا کم
لکھا تہا گسائین نی وہ وقت آیا | قدم اپنا کچھہ کہینچیون بے بڑہایا
جوان بخت کو تخت پر بیٹہا کر | ولیعہد کو جلد لائے بُلا کر
ہوئے اب تو شاہ جہان شاہ عالم | ہوئے ہند مین حکمران شاہ عالم
یہ رکھا گیا دوسرا نام اُسکا | بہرا بادہ عیش سی جام اوسکا
لگے جابجا جشن ہونے خوشی کے | نکلنے لگے اب تو ارمان جی کے
مہاراجکی درشنکو بہی آئے | بہت نذر اور بہت ہمراہ لائے
مہاراج نی نذر کچھہ بہی نہ لی | دعا دیکے اونکو نصیحت یہی کی
رعایا کو تم عدل سے شاد رکھو | رکھو ملک کو اپنے آباد رکھو
وگرنہ گنوا اپنا اوگے آخر | ہمارا کہا یاد لاوگی آخر

گئے اپنے محلونکو پہر شاہ عالم
ہوا اونکا دل سے ہوا خواہ عالم

سنو شاہ عالم کے آنے سے پہلے | جوانبخت کے بہی زمانے سے پہلے
مچی لوٹ اور قتل دلی مین ایسی | ہوئی شاہ نادر کی آنی پہ جیسی

جو آیا تھا قندہاری شاہ احمد
کیا اوسنے دلی کو برباد بیحد

مغل تھے جو ہمراہ درانیوں کے
تھے در پے مرتیو کی قربانیونکی

بہت مستعدیسی استھل مین آئے
گسائین پہ ہتھیار اپنی چلائے

مگر ہو گئے ہاتھ بیکار اونکی
نہ پہنچے گسائین پہ ہتھیار اونکے

نہ قابو چلا کچھ بہت زور مارے
پڑے پھر تو پاؤ مین آکر وہ سارے

جو استھل مین بیٹھی ہوئی تھی وہ بھاگے
یہ کہتے چلے ایک سی ایک آگے

گسائین کی خبر آج بالکل نہین ہے
انہین مار ہمین تامل نہین ہے

یہ سن سنکی جو بھگت جن تھی وہ آئے
گسائین کو دیکھ تو آنند پائے

لگے کہنے سے ہے کون جو انکو مارے
یہ ہین ایشور کھیل ہین انکے سارے

ناگریداس گسائین کا استھل مین آکر جگن ناتھ سوامی کے گرو بھی مہاراج کا درشن پانا

مہاراجکی ایک لیلا سنو تم
سنو دلسی یہ نیک لیلا سنو تم

گسائین تھی اک ناگریداس نامی
کہ ہر بھگت کرتی تھی جنکی غلامی

جگنناتھ سوامی کی درسنکی جیمین
دیا چھوڑ گھر بار سب اسنی خوشیمین

وہ فیروزآباد آئے کاشی چلکر — جہان تھے وہ آباد مسکن بدل کر
برندابن اونکا تھا مسکن پرانا — ہوا کچھ دنونسے تھا کا مین پہ نا
یہ پہلی تھی منزل لگان سفر تھی — جگن ناتھ سوامی کی انپر نظر تھی
یہ سوے تو وہ خواب مین انکی آئے — بچن ناگریدا اسکو یہ سنائی
بہت دور اب تمکو جانا پڑیگا — وہانسے پھر اولٹا ہی آنا پڑیگا
مناسب یہی ہی کہ دلی کو جاؤ — وہانپر ہی آنند درسن کا پاؤ
لیا روپ اب سنت کا دہار ہمنے — جہامین لیا اس اوتار ہمنے
رکھا ہے چرند اس اب نام اپنا — سمجھتے ہین اودپرتیس ہم کام اپنا
جتایا پتہ اور بتایا وہ بانا — گسائین نے یہ خواب سچا ہی جانا
سحرگاہ اوٹھکر سبے چلے سوی دہلی — رکھا حکم سر پر چلے سوی دہلی
پتہ پوچھتے پوچھتے آگئے وہ — یہ استھل ہے سوامی کا جب پاگئے وہ
وہ کہتے ہوئے ڈنڈوت آئے لیٹنے — یہان آکے درسن اوسی وقت پائے
وہ دیکھی چرند اس سوامی کی صورت — تھی جیسی جگن ناتھ سوامی کی مورت
مکٹ تھا نرالا نہ کنڈل نرالا — گلیمن وہی اوسکے بیجنتی مالا
وہی پیت پٹ سانولا رنگ وہ ہے — نظر آئے سب رنگ اور ڈھنگ وہ ہی

نپایا سر مو تفاوت نپایا
پڑے پانون پر دکشنا سا کرکے
گلے سے لگے چہل تیسے اپنی لگایا

پوری کا سا آنند دل مین آیا
مہاراج نے سر پہ ہاتہہ اونکی دہرکے
وہی بشنو روپ اپنا دکہایا

مہاراج کی دیکہی جب یہ ریتی
بڑہی ناگر داس جی کی پریتی

مہاراجکی اور لیلا سناؤن
سناؤن نہتین مین بہی انند پاؤن
برہمن اک استہل مین اوترا تہا آکر
سری جل کی لایا تہا کاوڑ بنا کر
اکڑتا تہا وہ اپنی بدیا کی بل پر
گہمنڈ اوسکو تہا اپنی علم و عمل پر
لگا کرنے وہ بیخبر بدزبانی
مہاراج سے اوسنے چرچا کی ٹہانی
لگا کہنے جو تہاہی مذہب تمہارا
طریقہ بہی یہ لغو ہی سب تمہارا
عبث تم زمانیکو بہکارہی ہو
حقیقت مین بیراہ تم جارہے ہو
جو دیکہی یہ سختی وگرمی سی باتین
گسائین لگی کرنی نرمی سی باتین
کہا مین نہین ہون حقیقت سی واقف
نہین ہون نہین ہون طریقت سی واقف
برا اور بہلا کچہہ نہ پہچانتا ہون
مین بے علم ہون کچہہ نہین جانتا ہون
بہت ہاتہہ جوڑے بہت سر جہکایا
بہت منتین کرکے بہو جن کرایا

وہ سویا تو دیکھا یہ رویاے صادق   کہڑے اوسکے سرہین گروہاے صادق
سری بہجنا تہہ اوسکو شرما رہے ہین   بخشم و غضب اوس سے فرما رہے ہین
نہ کچھہ جانتے ہو نہ پہچانتے ہو   چرنداس ہین کون تم جانتے ہو
سری کرشن کی انس اوتار ہین یہ   زمانہ مین بہگتو کے سردار ہین یہ
معافی انسے اپنی خطا تم کراؤ   یہ کاوڑ کی کاور چرن پر چڑہاؤ
سمجہہ لو ہماری خوشی ہی اسی مین   نہ کچہہ وہم و وسواس تم لاؤ جی مین
جو ایسا کروگے تو ہم مان لینگے   سری جل چڑہا ہمپہ یہ جان لینگے
یہ دیکہا تو پہر نیند اسکو نہ آئی   سحر ہوگئی جب تو کاوڑ اوٹہائی
ہوا آکے سوامی کی خدمت مین حاضر   بہت منفعل اور افسردہ خاطر
اوسی وقت پر دکشنا سات کرکے   جبین آپ سوامی کی چرنون مین دہر کے
کہا مین چڑہاونگا کاوڑ ابہین یہ   لگاونگا خاک قدم اب جبین پہ
سری بہجنا تہہ آج سپنے مین آکر   مین ہون داس جنکا مین جنکا ہون چاکر
یہی دے گئے ہین اجازت وہ مجہکو   یہی کر گئے ہین ہدایت وہ مجہکو
بنونگا مین داس آپکا اب بنونگا   سری جل کا چرنامرت مین کرونگا
خطا ہوگئی مجہسے تہا گسائین   معافی کی امید رکہتا ہون سائین

گوساین سے آخر اجازت یہ پا کے | سری جل کو چرن نین اونکے چڑہا کے
لیا منتر او پدیش کن سہی بدہا نے | لگا کرنے استہل مین وہ جپ سائی

لیا بشنو روپ اور رم گیا پہر
خیال اوس کا بیراگ مین جم گیا پہر

ماتا کو سریکرشن مہاراج کے درشن کرانا

گوسائین کو ماتا کی بھگتی تھی پورے | ضروری سمجھتے تھی اونکی حضورے
جو رامت کو جاتے اجازت سے جاتے | بہت جلد پہر اونکی خدمت مین آتے
کیے جو کت تپ دھیان مرضی سی سارنے | وہ کہتی تھین اونکو دل و جان سی پیارے
کبھی وہ نہ قاصر تھے سیوا مین اونکے | دل و جان سے حاضر تھی سیوا مین آکے
وہ اک روز بیٹھے ہوا کرتی تھے | یہ سیوا بصدق و صفا کر رہی تھے
لگین کہنے ماتا چرند اس پیارے | کہا مت نے کل کو او جاگر ہمارے
نہین کوئی باقی ہو سرس سیر دلمین | ہے یہ کامنا ایک بس سیر دلمین
جو دیکھی ہی مت نے وہ لیلا دکہائو | سری کرشن کے مجھکو درشن کرا دو
کہا دہن تے ہے دہنتے ہے تمکو مائی | کہ من مین تمہاری یہ بات آج آئی

ابھی آپ آنکھوں کو اپنے چھپاؤ
ہری کی طرف بدھ اور من لگاؤ

کہوں میں اوسی وقت تم کھول دیجو
پھر دو پہر لابھ درشن کا لیجو

سنا یہ تو ماتا نے آنند پایا
اوسی وقت آنکھوں کو اپنے چھپایا

گھڑی ایک کے بعد بولے کہ کھولو
سری لاڈلی لال کی جی ہو بولو

پھر پھر رہیں محو دیدار ماتا
رہیں دیکھتی اونکا دربار ماتا

نہ دیکھا تھا آنکھوں نے وہ نور دیکھا
سنا تھا نہ کانوں نے وہ نور دیکھا

سراپا ہوئیں نور ماتا سراپا
سبھالا نہ پھر اسکے بعد اپنا آپا

رہے ہے کوئی باقی نہ ارمان جان کے
بر آئے سبھی مدعا دل کی جان کے

جو ہوں سپتر ایسے تو ہوں آس پورے
ہوئیں جو طفیل چرنداس پوری

ہوئی ایک دن کاہلی سی بدن میں
گئیں وہ پرم دھام کو د فردن میں

سکھدیو پورہ سے کے چھتر

وہاں ساٹھ سال اونپہ ماتا کا بیتا
بہت اونکی سیوا میں آرام پایا

پھر اک اور استھل بناکر رہے وہ
نئے شہر کی بیچ آکر رہے وہ

ہوا شنک پورہ نام مشہور اوسکا | گیا ذکر و چرچا بہت دور اوسکا

لگے رہنے اب شنک پورہ مین گسائین | عمارات استھل مین دلکش بنائین

وہان درشنونکو بہت لوک آوین | مہاراج آدر سی سبکو بٹھاوین

نہ دیکھی کبھی تند خوئی کسینے | نہ پائی کبھی ترشروئی کسینے

اثر دلمین کرتی تھی جادو بیانی | لبھاتی تھی عالمکو شیرین زبانی

بنا کوئی فیضان صحبت سی گیانی | کوئی ہو گیا اوکی سنگت مین دھیانی

کسیکو لگے جوگ جگتی بتانے | کسیکو لگے دلسے بھگتی سکھانے

کسیکو کیا کامیاب اک نظر مین | کیا ذرہ کو آفتاب اک نظر مین

مچی دھوم اطراف عالم مین اونکی | ہوئی شہرت اکناف عالم مین اونکی

بہت اہل دنیانی فیض اوسنی پایا
بہت فایدہ اہل دین نے اوٹھایا

موہنلال مہاجنکو پرچہ دینا

مرید اک مہاجن مہاراجکا تہا | جو تہا اوسکا تن من مہاراجکا تہا

مگر ذہن نرکھتا تہا وہ نامکو بہی | بہت مکتا تہا وہ قرض اورونکو بہی

پسر تین تھے وہ بھی چلی تھی اُنکے ۔ تھی اوضاع و اطوار نیک جنکے
نہ دھن بلکہ اولاد کا بھی تھا ٹوٹا ۔ جو تھا بشنو دہس اُن سبمین چھوٹا
گوشائین کی خدمت مین دن رات ہر بیتا ۔ کبھی دانو پاتا تو یہ حال کہتا
برس تین سیوا مین اوسکی گذارے ۔ مہاراج خوش ہوا اوس سے بھی بارے
طبیعت مین آئی تو گھر اوسکے آئے ۔ زن و مرد سب پاس اپنے بٹھائے
کہا تم سب اک ایشور کو ہی مانو ۔ سوا اوسکے کرتا کسیکو نہ جانو
برس روز مین دن تمہارے پھرینگے ۔ تمہین ایشور سبکو اولاد دینگے
ہوا سال بھر مین یہ قول اونکا پورا ۔ لگا ہونی اوس قول کا یہ ظہورا
کسیکے ہوا اور کسیکے تھا ہونا ۔ مٹا سبکے اولاد کا تھا جو رونا
ہوئے اہل اولاد تینون وہ بھائی ۔ مراد اوس مہاجنکی دلکی برآئی

مہاراجکو سہل ہین ایسی باتین
نماین جو نااہل ہین ایسی باتین

مست ہاتھی کا آستہل مین آجانا

امیر ایک دلی مین تھا موسو خان ۔ تھا اک فیل اوسکا تنومند ذی شان

جو مستی مین آ کر کبھی چھوٹ جاتا
بہت مشکلو نسے ہی پہر ہاتہہ آتا

کئی آدمی جان سی اوسنے مارے
جو ہشیار تہی فیلبان وہ بہی ہارے

گئے ایکدن اوسکو جمنا نہلانے
لگا وہ نہاتے ہی مستی مین آنے

وہین اوسنے پانو کی زنجیر توڑے
نہاتا بس مہاوت کا امید چھوڑے

چلا جانب شہر وہ بیتحاشا
لگی دیکھنے لوگ اوس کا تماشا

وہ سیدہا چلا سوی استھل وہان سے
خیال اوسکو دیکھو یہ آیا کہان سے

بڑی پول مین گھسکے اندر وہ آیا
معلوم چہوٹی مین کیونکر سمایا

کھڑا ہو گیا پیش دالان آکر
نہایت سلاست سی گردن جھکا کر

جو پرشاد دونہ مین آسن پہ پایا
اوسی سونڈ مین لیکے سر پر چڑہایا

وہ پرشاد پہر شوق سی منہ مین ڈالا
یہ تہا اوسکی مستی کا عالم نرالا

چلا آیا ویسے ہی استھل سی باہر
وہ جس راہ سی جیسے پہنچا تہا اندر

درختونکو چھیڑا نہ شاخونکو توڑا
نہ اوسنے کوئی پہول توڑا مروڑا

جب آیا وہ استھل سے باہر بگڑا
مہاوت نی زنجیر سے اوسکو جکڑا

دیا باندہ پہر تہان مین اوسکو لاکر
گوسائین کے استہان ہی میں لاکر

نہ کھانا نہ پینا نہ چارا نہ پانی
اب اس سلسلہ سی تو ڑا ایکی پانی

غرض تیسرے روز چھوڑا جہان کو
اجل نے لیا گھیر پیل دمان کو

پورن پرتاب کی سہاتیا کرنا

مہاراج کا ایک چیلا تھا پورن
مگر ڈیگ گڑھ مین اکیلا تھا پورن

گرو کا اوسے دھیان دن رات رہتا
کسیسے نہ وہ مدعا اپنا کہتا

ضرورت اوسے ایک درپیش آئی
ہوئی بیزر ایسے نہ حاجت روائی

ہوا مانگنا باعث عار اوسکو
مگر ملگیا ایک غمخوار اوسکو

کہا آٹھوین دن اگر مجھکو دیدو
تو اوسوقت جو چاہیے مجھسی لیلو

اس اقرار پر لیلیا قرض اوسنے
ادا کر دیا اپنا وہ قرض اوسنے

مگر کوئی تدبیر پھر بن نہ آئی
کہ وعدہ یہ کرتا وہ وعدہ وفا سے

وہ کرتا رہا روز امروز فردا
رہا اتنو کوئی حجاب اور نہ پردا

تقاضا کیا رای نی پھر تو آکر
گزر جب گئے دو مہینے برابر

کہا تمنے اقرار تھا آٹھہ دنکا
نہ وعدہ کیا تمنے تھا ساٹھہ دنکا

سمجھتے نہین تم کسیکی ضرورت
بڑھاتی ہو ہر روز دلمین کدورت

محبت کی معترض ہی فرض سمجھو
سنا یہ تو باقی رہی کچھ نہ جمین
لیا اوسنے مجبور رو صبح سحر کا
سحر ہوگئی شام بہی ہوگئی پہر
گرو کا کیا دہیان اب سوچتے سوتے
کیا عرض تم لاج رکھو گی سائین
مرے سر پہ جو آبنی اوسکو ٹالو
سنی جب یہ باتین تو وہ بہگت بسلو
کہا رای سے جا کے سپنی مین تانو
کہا ہے یہ پورن نے لو فرض اپنا
مرے ہاتھ بہیجی ہے اوسنے یہ تہیلی
سنبہالو اسی کہو لکر اسکو گن لو
اوٹہا رای تہیلی بہی ہاتھ مین پائے
کہ سپنے مین آکر جو مجہے دیگئے ہین
تعجب مین آیا کہ ہے کیا یہ لیکہا

ادا اسکا کرنا ہی تم فرض سمجھو
گزرتے ہیں صدمے یہی مفلسی مین
لیا رای نی راستہ اپنے گہر کا
کہین سے نہ کچھ ہاتھ آیا تو آخر
اوسے لگ گئین ہچکیان اور روتے
تمہارا بہروسا ہے مجھکو گوسائین
رہے ابرو ایسی صورت نکالو
ہوئے مضطرب اور اوٹہے ہوکی بیکل
کبھی سادہ سنتونکو جہوٹہا بجانو
کہا ہے یہ اوسنے ادا فرض اپنا
ہو تم جسکے مجنون وہی ہے یہ لیلی
وہی اپنا سکہ وہی اپنا سن لو
اوسیوقت بہائیکو لاکر دکہائی
چرند اس لاکر جو مجہے دیگئے ہین
اوٹہا وہ بہی اوندہ روشنی کرکی دیکہا

چرند اس کے نام کی مہر پائے — گوشت امین کی کھونے لگے وہ ہرائے
سحرگاہ پورن کے پاس آئے او دونو — وہ تہیلی جو سربستہ تہی لائی دونو
ہوا دیکھکر اونکو پورن ہراسان — کہا دلمین اب کام کیونکر ہو آسان
یہ دونون مری آبرو لینے آئے — یہ دونون ہی طعنے مجہی دینے آئے
پڑے دونون جلدی پانون مین آکر — رکہی پاس اوسکے وہ تہیلی بہی لاکر
کہا رات کا ماجرا اوس سی سارا — کہ قرضہ بہی سب چک گیا لو تمہارا
ہے ہم پر گرو جیکی پوری عنایت — ہے منظور اونکو تمہاری رعایت
ہوئے ہمکو درسن تمہاری بدولت — وگرنہ کہان تہی ہماری یہ قسمت
جو کہولی وہ تہیلی تو پوری ہی پائی — ٹہکانے جو اس اتنو پورنکی آئی
نہین ہے مصیبت مین کوئی کسیکا — نہین یار بنتا کوئی مفلسیکا
اوتارے گئے آخر گرو بار سبکے — لگا نیکنے بیڑے گرو یار سبکے
گرو کے سوا کون ہمکو سنبہالے — گرو کے سوا آفتین کون ٹالے
گرو ہین کہ گوبند سے وہ ملا دین — گرو ہین کہ آوا گون سی چہڑا دین
گرے گئے گرو دستگیری ہماری — وہی آفتین سر سے ٹالینگی ساری
گرو کو گرو کو گرو کو منا دو — جو ہین دین دنیا کی مطلب بنا دو

ہے میلے میں بیٹھے ہوئے آگرہ میں ناؤ کا تباہی سے بچانا

سنو سات پورب سے خت آتے تھے
مہاراج اس راز کو پا رہے تھی

وہ ساتوں ہی جیسے مہاراج کے تھے
جو درشن کے شائق چلے آ رہے تھی

گرو کا ہی سمرن گرو کی ہی سیوا
یہی اونکا مت اور یہی اونکا شیوا

گرو کا رہے نام ہر دم زباں پر
یہی نام بس کام ہر دم زباں پر

وہ آئے تو جمنا بھی خوب آ رہی تھی
کنارے لیے اک ناؤ بھی جا رہی تھی

پکارے کہ ملاح ہمکو بٹھا لے
ذرا ناؤ لا کر کنارے لگا لے

بٹھایا اونھیں ناؤ میں ناخدا نے
لگا اب وہ جمنا میں اوسکو چلانے

لگی ڈوبنے بیچ میں آ گئی جب
لگا یک زن و مرد گھبرا گئے سب

کیا یاد سنتوں نے اپنی گرو کو
کیا جیسے گج نے سری کرشن جی کو

سنا یہ تو وہ آگرہ جا ہی پہنچے
سری بھگت ہتسل یہاں آ ہی پہنچے

یہاں بیٹھے بیٹھے یہ قدرت دکھائی
ہوئی اون مصیبت زدوں کی رہائی

اوچھالا اوسی اپنے بازو کی بل سے
کنارے لگی ناؤ جلد اس عمل سے

پڑی نیل بازو پہ صدمہ بھی آیا
یہ حضار مجلس نے دیکھا دکھایا

نکلی کیل انگلی مین ٹیکا لہو ہے / سبب اسکا پوچہا تو یہ گفتگو کی
کہ آتے ہین یاد ہمکو تہینگے حقیقت / جو اسوقت گزری تہی انپر مصیبت
جب استہل مین وہ سنتسا تون ہم آئے / گسائین کے حالات سب کہہ سنائے

نہ اب ایسے چیلے نہ ایسے گرو ہین
ہین چیلے بہی ویسے ہی جیسے گرو ہین

آٹہہ دن لکہنو مین رہنا اور دلی والونکا چٹہی آنی پر آگاہ ہونا

اب اک اور اچرج کی لیلا سناون / مہاراج کی ہمتکو عظمت دکہاون
دکہائی دیے لکہنو آپ جاکر / وہان پر رہے آٹہہ دن تک برابر
ہزارون ہوئے بہرہ ور درس لینے / ہوئے سینکڑون بحظ بیر درس لینے
ہوئے مستفیض انکا اپدیس سنکر / رہا کچہہ نہ دل مین پس و پیش سنکر
رہا آٹہہ دن تک وہان پر ذرمیلا / ہوا ہرسجن بہی وہین انکا چیلا
قیام آپکا ہرسجن کے یہان تہا / یہ راز اہل دہلی سے بالکل نہان تہا
وہ کرتے یہان انکی ہر روز درشن / تہے دلی مین آٹہون پہر روز درسن
جب آئین گسائین چہٹیان بہیجی جانا / اونہین اہل عالم نے اوتار مانا

آسوج سدی ۸ بدھ وار سمبت ۱۹۲۸ کو کالی ناگ کا آنا

گوسائین تھے استھل مین اکیلے
مگر پاس تھے رام دیپ اونکے چیلے

تھی آسوج سدی اشٹمین بدھ وار
یہ اچرج لیلا ہوئی ایک بار

مہاراج استھل مین لیٹے ہوئے تھے
بدن پر بھی چادر لپیٹے ہوئے تھے

کہ مار سیہ ایک آیا اچانک
بہت پرخطر اور نہایت بھیانک

درازی سطبری مین گویا تھا اژدر
کھڑے ہو گئی رام دیپ اوس سے ڈر کر

جو دین تین پر دکشنا اوسنے آکر
کھڑا ہو گیا سامنے پھن اوٹھا

تو وہ سنکر گسائین بھی بیٹھے مقابل
اشارے ہوئی تھے جو ہونیکی قابل

رہے دیر تک کچھہ اشارے کنائے
گئے پھر وہ ویسے ہی جیسے تھے آئے

تو پھر رام دیپ آئے اور دست بستہ
سراسیمہ خائف بحال شکستہ

لگے پوچھنے کیا بلا تھی یہ سائین
مجھے بھی تو آگاہ کیجے گوسائین

کہا بات ہے یہ چھپانیکے قابل
نہین ہے کسیپر جتانیکی قابل

یہ دوت آج پرمیشر کا تھا آیا
مجھے اسنے وعدہ پہ آکر جتایا

ہین بارہ برس زندگانیکی باقی
بھی دو رہین دار فانیکی باقی

ہوا امر جب حکمین آپکا مجھکو
کیا تھا یہی عرض پیر شو رسے
کہین بیچ پیر ہوتے آئے نہ مجھکو
رہے جبکہ بارہ برس مجھکو ہونا
وہ دن آچکا دن ہے یہان لو تم
نہ اس سے زیادہ ہی اب زندگانی
نہونا کبھی تم ہی معصوم دیکھو
کہ ہم اور تم کوئی فانی نہین ہین
فنا کا نہین کوئی ہم تمکو کھٹکا
سنا یہ تو کھٹکا ہوا دلمین پیدا
خیال اونکو جبوقت اس دنکا آیا
تھے اسوقت اُٹھہ برسکے کیا نیز
مرید اونکے عالم مین نامی گرامی
ہزارون ہی تھے اونکی چیلے ہی چیلے
چیلا تھا جنہ عالم مین اونکا نرالا

ملا حکم بھگتی چیلا اپکا مجھکو
لیا تھا یہ اسرار اوس باخبر سے
اور اپنے مین دنیا بنائے نہ مجھکو
رہے یاد سرکار کو میرا کہنا
رہے اب تو بارہ برس جان لو تم
کسی سے نہ کہنا یہ راز نہانی
ہے یہ بات تمکو تو معلوم دیکھو
جو یہ جسم مین جاودانی نہین ہین
لیا دیکھ آکر یہ دنیا کا لڑکا
گڑ ہے دل ہی دلمین گرو جیکی شیدا
نہ کھانا ہی بھاتا نہ پینا سہاتا
بہت رحمتین اسنے دنیا کی ناچیز
معزز معزز گرامی گرامی
ہزارو نکو کافی اکیلے اکیلے
چرند اسکا ہو سدا بول بالا

دس ہزار ناگونکا دو من پرشاد مین شکم سیر ہو جانا

ہزارون ہی پہر سے تہے رست مین ناگے
لگے مانگنے بہیکہہ دلی مین آگے

سنی جو چرنداس جی کی آوائی
چلے آئے استہل کو کچہہ جی مین آئی

سنا ہی کہ ہتی دس ہزار اونکی گنتی
چرنداس جی سے یہ کی آنکے بنتی

مہاراج بہوکے ہین ہم کچہہ پلاو
ہمین آج تم پیٹ بہر کر کہلاو

وگرنہ یہ لوٹینگے استہل تمہارا
نہین اور کچہہ زور تمپر ہمارا

مہاراج بولے نہ اکڑو تم اتنے
ابہی لیلو پرشاد آئی ہو جتنے

کیا دہیان سوامی نی سو مہکیا اپنے
لیا نام گردیو نامی کا اپنے

مری لاج ہے آپ کی ہاتہہ سوامی
مرا کاج ہے اپکی ہاتہہ سوامی

مرے پاس اسوقت کچہہ بہی نہین ہے
کروگے مدد تم ہی مجہکو یقین ہے

وہین ہول کا جبکہ پرشاد آیا
مہاراج نی بہوگ پہلے لگایا

رکہا اور ڈہکا ایک چادر مگر
کہا پہر کہلاو برابر بٹہاکر

لگے کہنے ناگو سے سردار اونکے
لگے کرنے ضد اور اصرار اونکے

یہ دو من ہے پرشاد وافی نہین ہے
جو سو ہو تو انکو بہی کافی نہین ہے

مہاراج بولے تمہیں کیا غرض ہے
کھلانا پلانا ہمارا فرض ہے

کہو جس قدر جسکا جی چاہے کھانے
مگر شرط یہ ہی کہ جھوٹا نہ جانے

لگے پھر تو ناگے مٹھائی اڑانے
لگے اونکے سردار اونکو جمانے

ہوئی سیر سارے بچا دودھ من بھر
کہا سب نے اوتار ہیں یہ تو آخر

نہیں کوئی دنیا میں آج انکا ثانی
یہ کہنا ہمارا نہیں لن ترانی

گئے وہاں سے ناگے بہت شاد ہوکر
لگے کہنے باہم پھر آزاد ہوکر

اب اس زمین پر یہی ہے یہی ہے
چرندا اس کی جے چرندا اس کی جے

دلّی میں رہنا اور پریمن بائیکو متھرا میں درشن دینا

بہت ہی پریمن تھی متھرا میں بائی
بہت جسکی مشہور تھی پارسائی

بہت دل سے اوسکو یہی آرزو تھی
یہی سالہا سال سے جستجو تھی

کہ آئیں کسی دن گرو میرے گھر پر
میں سیوا کروں اونکی متھرا میں رہ کر

گرو پا گئے اوسکی جو کامنا تھی
دلّی جا کے درشن یہاں دیدیا تھا

وہ بائی نہ جامے میں پھولی سمائی
خوشی اوسنے حد سی زیادہ منائی

مہاراج نے اوسکے دیکہے تماشے
بہت دلمین آنند بانی نے پائے

سبہی آئے درسنکو چیلے پرانے
وہ بانے بدیر سہانی سہانے

نئے اور چیلے ہوئے اونکی اکر
بہت خوش ہوئے دیکہت انکے اور پاکر

کیے دوسرے روز جمنا کی اسنان
نظر سے یکایک ہوئی سبکی نہان

نہ دلی مین اسکی کسیکو خبر ہے
نہ متہرا مین ایسی کسیکی نظر ہتی

مہاراجہ ابہیر سوائی پرتاب سنگہ جینکی ریاست مین سرمہاراج جی کا بیتور آنا

کوشا مین مہاراج جیپور آئے
یہان جسطرح جیپور تشریف لائے

سناتا ہون مین تم سنو دل لگا کر
کہونگا نہ کچہہ بہی بڑہا گہٹا کر

جو لکہا ہے وہ ماجرا ہی لکہونگا
جو دیکہا ہے لکہا ہوا وہ کہونگا

مہاراج پرتاب سنگہ ایسے راجا
کہ دنیا مین دیکہے نہین ویسے راجا

رعیت بہی ہتی خرم و شاد اونسے
ریاست بہی سرسبز و آباد اونسے

ہنرمند اور قدردان ہنر بہی
طبیعت بہت دہرم پر اونکی مائل
پریم اونکو سادہ اور سنتو نسی ایسا
یہ ذکر اوسکے دربار مین اکدن آیا
گرو اپنا کہتا ہی سنسار اونکو
گرو سے ملگئے اونکو سکہہ دیو سوامی
ہوا شوق درشن کا راجا کو پیدا
سبہا مین جو بہتا او خوشحال حاضر
اکہے راہداس اوسکے چیلے ہین نامی
مین سیوک ہون اونکا مین ہون داس اونکا
وہ چٹھی بہی پاس اوسکے پہنچا سکیگا
دیا حکم اونکو ابہی جاکے لاؤ
وہین پاؤ جاکر بلالائی جلدی
مہاراجہ صاحب نی تکریم کرکے
محبت سے عزت سی اونکو بٹہایا

وہ مردم شناس اور اہل نظر ہو
کبہی آپکے محروم جاتا نہ سائل
نہ دیکہا کسینے سنا ہی نہ ویسا
چرنداس سوامی کی او بہت ہی مایا
زمانہ سمجہتا ہے اوتار اونکو
جو ہین سب منی اور رشی اونکے محو جا
ہوئے اونکی اوصاف سن سنکے شیدا
مصاحب بہتا اونکا کہا اوسنے ظاہر
نہیں مجہسے کچہہ اونکی خدمت مین آتے
ہے عرصہ سی ہمنا مری پاس اونکا
جو ارشاد ہوگا بجالا سکینگے
ابہی اوسکے درشن تو مجہکو کراو
وہان ساتہہ ہی اپنے آئی جلدی
بہت دلسے توقیر و تعظیم کرکے
اور اک گانو بہی بہینٹ اونکی چڑہایا

بہت دیر تک اُس سے گفتگو کی
کہا مجھکو سوامی کے درشن کراو
کرون حال کچھ اپنا مین بھی گزارش

بہت دیر تک شوق سے پرس و جو کی
مین جس طرح مجھکو اونسے ملاو
لکھو تم بھی میرے لیے کچھ سفارش

یہ کہکر لکھی ہاتھ سے اپنے پاتی
سے ہے طرز و ادا جسکی دلکو لبھاتی

نمامی نمامی نمامی
مرے ایشور ہو مرے ایشور ہو
مری کامنا آپ پورن کر دیجے
مجھے بھاو ہے آپکی درشنونکا
یہان پر جو پرتاب ہی آپکا ہے

چرنداس سوامی چرنداس سوامی
اجر ہو امر ہو اجر ہو امر ہو
مرے دکھ ہرو کیجے مرے دکھ ہر دیجے
بہت چاو ہے آپکی درشنونکا
ظہورا تمہاری ہی پرتاب کا ہی

سنبھالو مجھے اب مگر آسکے جلدی
مجھے درس دو جی مگر آکے جلدی

لکھی رام جی نے یہ پہنچائی پاتی
بہت مہر اور پیار سے اوسکو کہولا
ہوئے بھاو اور چاو سے اونکی راضی

مہاراج جکے پاس جب آئی پاتی
محبت سے جا بجا لگا ہونسی تولا
لکھے رام اور راو جب آئے انکی رضا

جواب اوس کا فی الفور ہی پہ لکہایا
اسکے بے رادا اسنے اچہٹی کو لیکر
کبہی اپنی انکہوں سے اوسکو لگایا
گیا تہا جو قاصد بہت جلد آیا
وہ بیٹھے مہاراجہ صاحب کو دیکر
کبہی اپنے ہاتہوں سے سر پر چڑہایا

جو دیکہا تو اوسمین لکہا تہا یہ مضمون
رکہے ایشور ہر طرح تمکو مضمون

مین آونگا گوبند کے درشنو کو
ملینگے اوسیوقت دل کہولکر ہم
جبہی ہونگے درشن شری سجنو کو
گزارینگے کچہہ روز ہنس بولکر ہم

تسلی رکہو ہم اب آئینگے جلدی
تمہارے مقاصد بر آئینگے جلدی

مہاراج کی جب یہ دیکہی عنایت
مہاراجہ صاحب ہوئے خوش نہایت

عنایت یہ دیکہی توجہ یہ پائے
تو پہر بار ہا یاد اپنی دلائے

گوسائین نے سمجہا پہر آنا ہے لازم
اون ایام مین راوجی مانجہڑی کے
تو راجا نے بہی دینے کی تہی چڑہائی
ہوئے جلد تر سوی جیپور عازم
بہت منحرف راج جیپور سے تہی
مہم اونکو بہی تہی یہ در پیش آئی

جہان تہا قیام اور خیمہ کہڑی تہے　　جہان اونکے سب اہل لشکر پڑی تہے

وہان سے تہی نزدیک تر راہ دہلی　　بہت متصل تہی گزرگاہ دہلی

گوشائین وہان آئے منزل بمنزل　　ہوئے آکے راجا کی لشکر مین داخل

مصاحب گئے اور کی پیشوائی　　وہان حسن رہے تہی جو اونکی ادائی

بہت سادہ اور سنت ہمراہ آئے　　وہین پاس لشکر کے ڈیرے لگائی

مہاراجہ صاحب کی لشکر سے بڑہکر　　مہاراج کی ساتہہ سنتون کا لشکر

ملے سب سی پہلے اکہٹے ام کر　　ہوئے اہل لشکر قدمبوس جاکر

ہوا نام سنکر ہجوم خلائق　　ہزارون ہوئے جمع درشن کے شائق

مہاراج دیتے رہے سبکو درسن　　گل مدعا سے بہری سبکے دامن

ملے پہر تو دربار بہی پانچوین دن　　ملا تہا اونہین بار بہی پانچوین دن

خواص اور مصاحب بہی سات آئے　　جگن ناتہ بہت بہٹ کو بہی ہمراہ لائے

ہوئے دور سارے موانع حوارج　　ہوئے بہیٹ پرشاد کی جلی مباہج

بہت دیر تک وہ رہی محو درسن　　مگر سیر بہی نہ اونکا ہوا من

رہے وہ وہان اذن لے آجاتے　　دل و جانسے خدمتین موجود پاتے

بہت ہی پریم اور بہت ہی پریتے　　گوشائین نی دیکہی جو اونکی یہ ریتی

تو مانا مہاراجہ صاحب کا کہنا
کیا دل سے منظور دس دن کا رہنا

ہوا عزم جیپور کا جب وہان سے
کہا راجہ صاحب نے اپنی زبان سے

مہاراج جیپور ہی اب تو رہیے
کہین آنے جانیکی بابت نہ کہیے

ہین سب آپکے پالکی گاڑی گھوڑے
نہین ہین سواریکو ہاتھی بھی تھوڑے

خزانہ سے جو چاہیے جسکو دیجے
نوازش مگر حال پر اپ کیجے

کہا چاہیے ہمکو ایسا ہی کہنا
نہین ایک جا پر فقیرونکا رہنا

نہین چاہیے مجھکو ہاتھی نہ گھوڑا
نہین بھی کسی چیز کا ہی نہ توڑا

مہاراجہ صاحب کی خاطر بھی رکھی
لیا ایک گانو اور اکیس اشرفی

ہوا آتمارام کے نام پٹہ
کہ دی سادہ سنتونکو آرام بیٹہ

ہے اک آتما کنج مشہور اب بھی
ہین سادہ ادہر سنت بستے ہین ادہر اب بھی

وہان سے مہاراج جیپور آئے
سبھی سادہ سنتونکو ہمراہ لائے

خبر جب یہ سنتون مہنتون نے پائی
بہت دور پر آ کے کی پیشوائی

لگی آرتی جا بجا اونکی ہونے
لگے ہر قدم پر قدم اونکے دہونے

رئیسون نے آ آ کے سر کو جہکایا
امیرون نے بھی پالکی کو اوٹھایا

خوشی اوسکے آنیکی ہر ایک گہر مین — دہجا اور پتاکا لگی شہر بہر مین
مکانونکو سبنے رنگایا سجایا — گوشائین کو یہ بہاو بہگتی کا بہایا
وہ پہر دوسرے روز محلونمین آئے — مہاراج گوبند کی درس پائے
یہ مورت بنی دیکہکر اونکی مورت — تحیر کا عالم تہا حیرت کی صورت
پریم اونکی دلمین تو انکہونمین پانی — تہے بہولے ہوئے اسکتا اپنی روانی
رہے دیر تک محو دیدار باہم — بمعلوم کیا تہے وہ اسرار باہم
غرض ڈنڈوت اور پرنام کرکی — گئے اپنے آسن کو یہ دہام کرکے
رہے اپ دس روز جیپور مین بہی — رہے رونق افروز جیپور مین بہی

ہوئے اہل جیپور خوشحال سارے
ہوئے رنج و غم اوسکے پامال سارے

گشائین ہوئے سوی دہلی روانہ — تو پہر بہر پایو بس اونکا زمانہ
وہی اونکی شفقت وہی پیار اونکا — رہے گرم جنگلمین دربار اونکا
رہے روز اہل ارادت کا دنگل — سفر مین رہے روز جنگلمین منگل
اسی دہوم کی ساتہ دلی مین آئے — جہان اہل دل چشم بر راہ پائے
گیا شہر کا شہر لینے کو آگے — گئے سر کے بل اونکی درشنکو بہاگے

گوشائین مہاراج استہل مین آئے
مریدون نے باجے خوشی کے بجائے

رہا پھر وہی فیض عالم مین جاری
جو بگڑی ہوئی راہ تھی وہ سنواری

ہوئے سینکڑون ہی دکاندار چیلے
رہے مثل سابق نہ اب وہ اکیلے

ہوئے مطمئن کام سے اپنے پورے
ہوئے مشتغل رام سے اپنے پورے

سیر مہاراج چرنداس جی کی وصیّت اور پرم دھام

اونا سی برس تک رہا یہ قرینا
لگا جب کہ اسّی کا پہلا مہینا

تو رہنے لگے دھیان مین ہی گسائین
کیا سب سے کم بولنا اپنا آئین

جو تھے رام روپا وہ انکے ہمراز پورے
ٹہل اور سیوا مین جانباز پورے

ہوئی ان کی کچھ سوگوارانہ حالت
بہت ہو گئی بیقرارانہ حالت

نہ مرغوب خاطر تھا کھانا نہ پینا
سمجھنے لگے ناگوار اپنا جینا

گسائین نے یہ طور ان کی جو پائے
تسلّی کی باتین زبان پر وہ لائے

کہ ہو تم تو دانائے اسرار باری
نہین خاک بہی جسم خاکی تمہارا
جو آفات ہین سب اسیکی بدولت
کہین ہین نکوہیدہ اعمال اسکے
کسیکے لیے ہے لباس گدائی
رہا کوئی محروم و ناکام اس سے
یہی رہنما اور رہزن یہی ہے
کوئی شاد ہے کوئی ناشاد اس سے
نہین ہے کوئی اسکی ہستی مین ہستے
مسافر ہو تم اور یہ اک سرا ہے
سرا مین کبہی تم نہ دل کو لگاؤ
غنیمت ہی اسکے لیے جسم فانی
یہ جسم بشری پرستش کے قابل
اسیمین ہے گیان اور اسیمین ہی بہکتی
یہ ملتا ہے لیکن بہت مشکلوسنی

تعجب ہے اطوار ہون یہ تمہارے
ہے ناپاک بہی جسم خاکی تمہارا
مکافات ہین سب اسیکی بدولت
کہین ہین پسندیدہ افعال اسکے
کسیکے لیے خلعت پادشاہی
کسینے لیا کام کا کام اس سے
یہی دوست ہے اور دشمن یہی ہے
بہشت اور دوزخ ہین آباد اس سے
اور جڑتی ہے دم بہر مین بستی کی بستی
یہان نہین سیر ہے تو دم بہر ذرا ہے
جو سوتے ہون غفلت مین اونکو جگا
اگر ہے تو ہے آپ ہی اپنا ثانی
نہین دوسرا کوئی اسکا مقابل
اسیمین ہے دنیا کی جو کچہہ ہی ہستی
ذرا پوچہیے عارفونکی دلوسنے

یہی راہ مقصد دکہاتا ہی ہمکو یہی الہ شور سے ملاتا ہی ہمکو
نہ اس دار فانی مین یہ جسم پاتے نہ ہمکو کسی کام کا جسم بناتے
کیا جسنے جو کچھہ اسیسے کیا ہے اسیسے دیا اور اسیسے لیا ہے
جہانتک بنے کام مین اسکو لاو جو ہین کام کی کام سارے بناو
نہ اس جسم فانیکو جانو تم اپنا نہ مانو نہ مانو نہ مانو تم اپنا
رکہو اپنا دار و مدار اس عمل پر جو ہو آج کرنا وہ چہوڑو نہ کل پر
رہے جب تک باقی کوئی کام لینا نہین نا گوار اسکا پہر چہوڑ دینا
نہ معدوم تہے ہم نہ ہمکو فنا ہے نہ بگڑا تہا پہلی نہ اب کچھہ بنا ہے
نرنجن نراکار پرماتما ہے وہی آتما ہے وہی آتما ہے
جو اوسکو بقا ہی تو باقی ہی ہم بہی وہ ہے میر محفل تو ساقی ہی ہم بہی
رہے جب نہ یہ دور فانی ہمارا چلے ساغر جاودانی ہمارا
رہے وصل سے شاد کامی رہیگی ملاقات اپنی دوامی رہیگی
اگر دہیان مین اپنے لاوگی ہمکو تو ہر وقت موجود پاوگی ہمکو

اگر دو کا رہے دہیان پہیلا دہکتی
بڑہیگی اس اگنی کی پالن ہی شکتی

سری سوامی چرنداس جی مہاراج کی وصیا اور پرم دہام

وہ دن آتے آتے قریب آپہنچا ‏ جو ہونا تہا اک دن نصیب آپہنچا
مہاراج نے اوس سے دو روز پہلے ‏ یہ سوچا کہ محرم ہون دلسوز پہلے
جو استہل مین تہے سنت اونکو بلایا ‏ قریب اپنے آسن کے سبکو بٹہایا
سنائین سبہونکو نصیحت کی باتین ‏ نصیحت کی ہین یا وصیت کی باتین
کہ سنتو مہنتو سنو میرا کہنا ‏ رہا اب تو دنیا مین دو روز رہنا
پرم دہام جاونگا مین تیسرے دن ‏ امرلوک پاونگا مین تیسرے دن
بجالایا ارشاد مین ایشور کا ‏ ہوا بہگت دنیا مین ہر ایک ہر کا
تمہین دیکہتا ہون سبہین قابل ہی قابل ‏ جو بیٹہے ہو اس وقت میرے مقابل
جو ہین دور اونکو بہت دور سمجہو ‏ نہ مجہسے اونہین دور و مہجور سمجہو
بڑہا دم اب اور بہگتی بڑہاو ‏ جہانتک چلے منتہا اپنا چلاؤ

معاون ہین سکہدیو سوامی تمہارے
ہمیشہ ہین گردیو حامی تمہارے

یہ سنکر ہوا حال سنتونکا ابتر ‏ ہوئی سبکے سب بدحواس اور مضطر

کوئی غم سے کہونی لگا جان اپنی | بنائی کسینے بری شان اپنی
جو دیکھی یہ حالت تو بولے گسائین | تمہارا یہ اچھا نہین طرز و آئین
اسیواسطے ہمنے ابتک چھپایا | یہ حال آج بارہ برس مین سنایا
کہو رامروپ انسے تم بھید سارا | جو کہتے اوسیوقت ہم آشکارا
تو پھر دیکھتے انکا کیا حال ہوتا | گزر کیسے یون سالہا سال ہوتا
کہان عقل ماری گئی ہے تمہاری | تعجب ہے تم اور یہ بیقراری
کہان کہو دیا گیان براگ تمنی | لگایا کہا انکا یہ کہٹراگ تمنے
جو جاہل ہین بیہوش ہین بیخبر ہین | نہین جانتے ہم اجر ہین امر ہین
نہ پہچان سکتے ہین وہ آتما کو | نہ وہ جان سکتے ہین پرماتما کو
جو سن لینگے جانا ابہی جان دینگے | قیامت کا آنا سبہی مان لینگے
بہلاو بس اب اس غم جان گسل کو | لگاو بھجن اور سمرن مین دل کو
نہ زائل کرو گیان کو اپنے سنتو | رکہو مستقل دہیان کو اپنے سنتو
ذرا دلمین اپنے رکہو تم سمائی | نہین ہوگی ہمتی ہماری جدائی

کبہی اور کہین دور تمسے نہونگے
رکہو تم یقین دور تمسے نہونگے

لگے کہنے پہر راموپا بگشائین ‏ نہین تمسے مخفی کوئی حال سائین
جو کچھہ جانبر آپنی جانتے ہو ‏ جو صدمہ ہی دلپر وہ پہچانتے ہو
گزرتی ہے جو کچھہ گزرتی ہی ہم پر ‏ بہروسا ہی لیکن تمہارے کرم پر
ہماری خبر آپ لیتے رہینگے ‏ تسلی ہمین آپ دیتے رہینگے
کہا آپ نے ایشور بہگت سبکو ‏ بنایا ہے دنیا مین ہر بہگت سبکو
زمانہ مین کلجگ کے سجگ کہایا ‏ نہین بلکہ کلجگ کو ستجگ بنایا
ہزارون ہی تارے ہزارون ابارے ‏ ہزاروںکے بیڑی لگائی کنارے
ہزارونکو دنیا مین تیاگی بنایا ‏ ہزارونکا بیراگ مین من لگایا
ہزارونکو رادہا رون سی ملایا ‏ ہزارونکو آواگون سے چہوڑایا
ہوا جس غرض سے تہاں دین آنا ‏ وہ پورے ہوئی سب مانی جانا
ضروری تہا آنا تو جانا ہی حق ‏ اسے اہل حق نے ہی مانا ہی حق

یہ بات ازرہ مہربانی بتاؤ
ہے کس بدہ سے جانکی تہانی بتاؤ

مہاراج نے پہر یہ شیرین زبانی ‏ دکہا کر بہت لطف اور مہربانی
بٹہا کر مریدونکو اپنے مقابل ‏ کہا یہ بہی تہا پوچہنے کی ہی قابل

قطعہ تاریخ

طبع نسخہ ہذا

از ہیرالال مالک مطبع ہذا

حقیقت مین ہے مظہر المعرفت

بظاہر خوش اسلوب جیون چرتر

چرنداس ست گر مہاراج کا

سبھی کو ہے مرغوب جیون چرتر

سن طبع ہاتف نے اسکا کہا

چھپا یا بہت خوب جیون چرتر

سنہ ۱۹۰۹ء

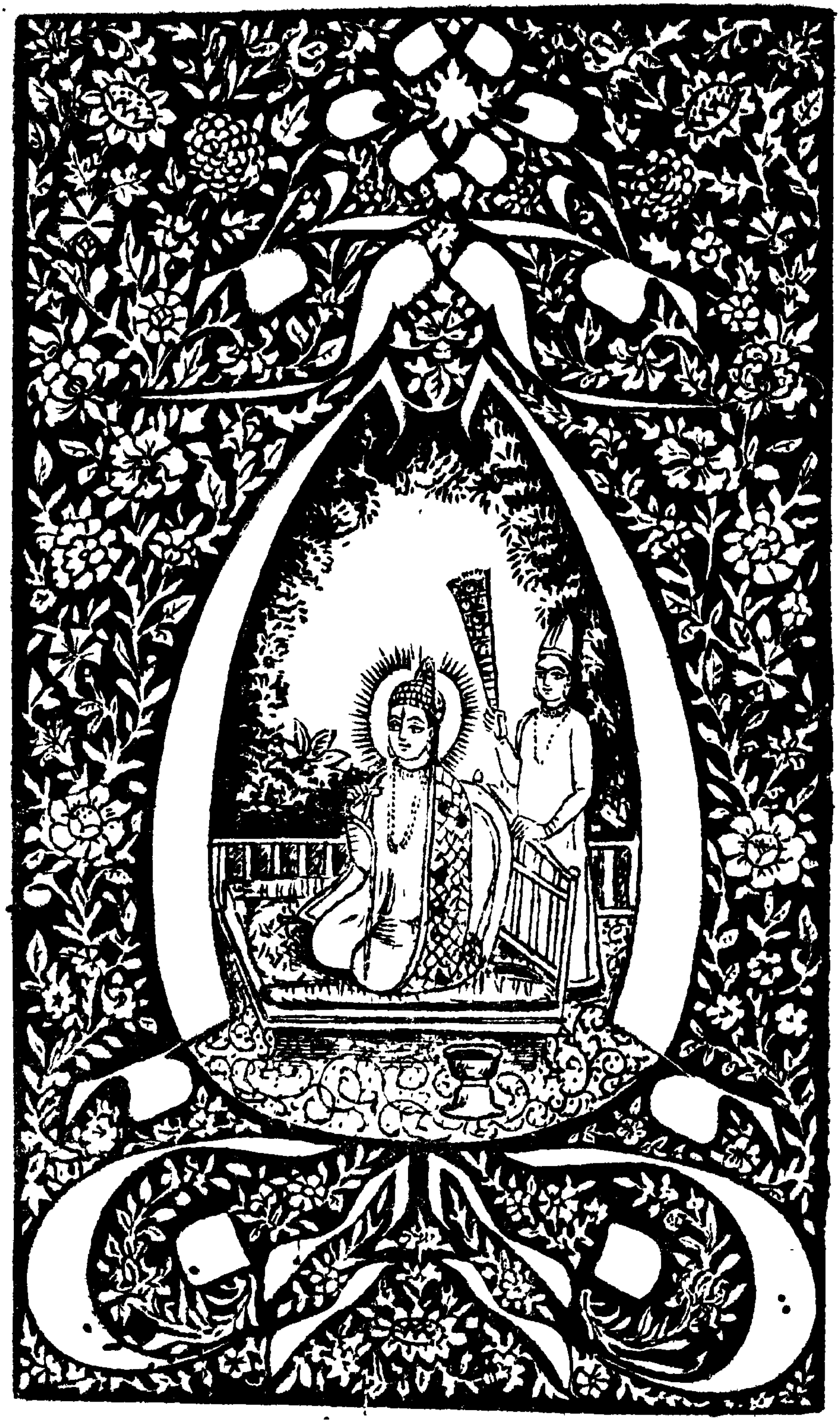

تاریخی مادہ ہای عیسوی و بکرمی و فصلی و ہجری سنین تصنیف و طبع

سنہ ۱۹۰۹ عیسوی

چھپا یا بہت خوش چیون جرز

سبھی کا باعث چیون جرز

سنہ ۱۹۶۶ بکرمی

سنہ ۱۳۱۶ فصلی

دلفریب

نظم

سنہ ۱۳۱۶ ہجری

نظم سلیس و صاف

مخمس و قطعات تاریخ طبع نسخۂ ہذا

عطیۂ منشی گنند لال صاحب بہار رگو ناظر عدالت چیتو

سنو اور دیکھو ذرا دل سے مِتر | چرنداس سوامی کے لیلا چرتر
تصوف کی جان اور بھگتی کا عطر | جسے سن کے کہتے ہیں ارباب ذکر

ہے مکتیکا باعث یہ جیون چرتر

جو کر بھگت ہیں انکے ہیں اِشٹ مِتر | جو چاہیں کچھ ہو دور دکھ اور درد
رہے کوئی باقی نہ عقبیٰ کی فکر | ہمیشہ رہیں اس کا ورد اور ذکر

ہے مکتی کا باعث یہ جیون چرتر

نہ سنجم رکھو اور نہ آسن کرو | نہ سواسا کو روکو نہ زحمت سہو
نجات اپنی تمکو جو منظور ہو | عقیدت سی ہر روز اسکو پڑھو

ہے مکتیکا باعث یہ جیون چرتر

سر مکرشن نے جنکو درشن دیے | چرتر اونکے یکسر ہیں اس میں لکھے
ہمیشہ اسی جوڑ ہی پاس نے | اوسے کیون نہ تم مکتی کی پدوی ملے

ہے مکتیکا باعث یہ جیون چرتر

ذرا لیجیے کچھ توجہ ادھر یقین لائیے میری گفتار پر	صحیح ہے صحیح ہر طرف ہو نظر سن طبع بھی دیے پائے خبر

ہی مکتیکا باعث یہ حسین جز

۱۹ سنبت ۶۶

قطعہ الضیالہ

اس نظم کو دیکھیں تو ذرا اہل بصیرت
کیا شوخی گفتار ہی کیا طرز بیان ہے
کیا شوکت الفاظ ہے کیا حسن معانی
کیا بندش اشعار ہے کیا لطف زبان ہی

کیا بحر شگفتہ ہے قوافی ہیں دلاویز
دلچسپ مضامین کی کیا شوکت و شان ہے

ہر لفظ سے اس نظم کے اعجاز ہے ظاہر
ہر حرف میں اس نظم کے اک نکتہ نہاں ہے

ہر مصرعہ برجستہ ہے اک کان بلاغت
جو شعر ہے وہ جسم فصاحت کی روان ہے

ہر اسکی روش کرتی ہے تسخیر دلونکو
جو شان ہے اس نظم کی مرعوب جہان ہے

ہاتف بھی بھلا کیون نہ کہی از سر انصاف
کیا نظم دلاویز ہی کیا شستہ زبان ہی

دیگر ایضاً لہ

چرنداس ست کر مہاجر کا	لکھا گیا ہے منظوم جیون چرتر
سن طبع ہاتف نی اسکا کہا	ہوا کیا ہے منظوم جیون چرتر

دیگر ایضاً لہ

عیسوی اور ہجری سن کی تو دونون مادے
سابقہ قطعات اور تخمیس سی ہین آشکار
سال فصلی کیلیے کافی ہی نظم دلفریب
اور ہی نظم سلیس و صاف ہجری یادگار

منظومات مختلفہ

عطیہ احباب بہی تحریکا ہدیہ ناظرین ہین

بہاشا نظم عطیہ پنڈت بدری نراین صاحب مدرس گنگاپور

جس سے مندرجہ ذیل دعائیہ دوہا توشیح نکلتا ہے

دوہا دعائیہ

ناظم پیالال جی سنتت رمانو اس

رہو بہون مین آسکے پورو سب من آس

نام رام شو سم پریہ جیہی	ना	ہردیا سکو دہک سنیہی
جپ تپ دیا دہرم ارر نہی	जु	مکہہ سون بچن ات نر بہاکہی
ممتا ہری پدکمل لیکہی	म	ہمتا جا بس بردے نہین دیکہی
پنڈت جن ات سی پریہ لاگے	पं	سُن ہری گن من مین انواگے
نا با آگم سا رپچار پے	भो	تو بلوک سبہا مین دہار بکے

لالچ ہر گن سروں کرن کو	हो	سوچ نہیں کچھ اود ہرن کو
لکشمی پت سمرتھہ پربھو جاکی	त	سب سکھہ سلبھہ جنی کسبد ہاکی
جیو چراچر پربھوے مانے	जी	جنہ لایک جنہ کو سنمانے
سنت نج پربھو کے ہتکارے	म	نیاے گرنتھہ بہل دہرم بچاری
تہہ تجن رت پراو پکارے	त	سدگن بہون بچکشن بہاری
توتیک کرن من چاہوے	न	متھیا باد بباد نہ بہاوے
رت رگھناتھہ کتھا مین نیکے	द	چرچا آن لگے سب پھیکی
مایا جال مرسا سب مانے	मा	ڈمبھہ کپٹ چھل لیس نہ جانے
نرت نگم مریاد منہارے	नि	ریت سناتن جانت سارے
واچیتے سم نیت بچکشن	वा	پاون دہرم سناتن رکشن
سدگن سدن پرسنس گناکر	स	بدھہ پرتاپ سمان دواکر

र	رمارمن پد کمل مین جنہ من ہے سمان
हो	ہوے چرت گن مدہر مدھو کرت نرتر پان

بھگوت بھکتن سون ات پریتی	भ	گرینہ نرنتر ہی یہ ریتی
ہوربتنک بلوکی کمارگ دہن کو	व	گری سم اچل کینہ نج من کو

نہین پردہن لالچ من ماہین	न	پرمار بہتہ مین پریت سدا ہین
میل ملاپ کرے سجّن سون	मे	دور ہی ہے سدا اور جن سون
آرت جن کی کرے سہائی	श्रा	اوچیت سمجھہ اپنی پربہوتائی
پرم پریم سر کرشن چرن مین	प	نہ سم پراوپکار کرن مین
کیون ایچ پر بہو آس کرے ہے	के	نیای سمے من لوبہہ نہ دہری
پوجنتیہ بہرگ بنس سنہارے	प्र	پرم پنیت سکل گن دہارے
روس سوائی نندک پر کرہی	गो	کرودہ کنپتہہ گامی پر دہرہی
ست است بیاد پرکاشا	स	کرپنی دیہ تہوجیت سکاشا
بچن کٹھور کبہو نہین بولے	व	کہے بچار پرہتم من تولے
سنکی جنچپتا بس کینی	म	ہری گن سرون ادہک نت دینے
نہین انوچیت مارگ من دہاوے	न	پالن کرے سرن جو آوے

आ	آرت جن آرتی ہرن سدا سہایک ہوتے
स	سانچ کہون نہین جہوٹھہ ہے سو لابہہ کچھہ ہوے

تمت

قصیدۂ مدحیہ

از نتائج طبع محمد عبد الشکور خان صاحب برق اجمیری
وکیل ٹھکانہ سامود تلمیذ فصیح الملک بلبل ہندوستان نواب
مرزا جان صاحب داغ دہلوی

صفت قلم کی ہو جو کچھ بجا و زیبا ہے
یہ کارکن ہی جہاں کا یہ کارفرما ہے

یہی ہے دفتر نظم و نسق کا سر دفتر
یہ دو زبان پہ خموشی اسیکی گویا ہے

اسیمین سیف کی جوہر ہیں بقلم ظاہر
قلم نہیں ہے یہ فتح و ظفر کا ڈنکا ہے

یہی ہے مخزن علم و کمال دنیا مین
یہی ہے وہ کہ جو فضل و ہنر مین یکتا ہے

یہی ہے جسکی قلمرو مین ربع مسکون ہے
یہی ہے ہر متنفس پہ جسکا قبضا ہے

یہی تو ناصب اعلام حکمرانی ہے
یہی تو مصدر دولت ہی شوکت آرا ہے

اسیسے محکمۂ داد عدل فرما ہین
اسیسے قاعدہ حکم رونق افزا ہے

یہی تو بانی سر رشتہ ضوابط ہے
یہی تو موجد تحریر صفت اشیا ہے

یہی ذریعۂ اظہار قابلیت ہے
یہی وسیلۂ الطاف اہل دنیا ہے

کسیکو زہر ہلاہل کسیکو ہے تریاق
یہی اجل ہے کہین اور کہین مسیحا ہے

غرض اسیمین ہے سب کچھ جو غور فرماؤ
خطاب شاہی عالم اسیکو زیبا ہے

مگر یہ قوت دست اسکے کارسازی
کسی سے چل نہیں سکتا کسی سے چلتا ہے

کسیکے ہاتھ سے ہوتا ہے فن کار آرا
کسیکے ہاتھ سے لعل و گہر اوگلتا ہے

کسیکے ہاتھ میں ناظم کسی کی تار نے ہے
کسیکے ہاتھ سے معنی نگار رہتا ہے

کسیکے ہاتھ سے لکھتا ہے فیصلے آئے
دبیر چرخ ہے جن فیصلوں پہ شیدا ہے

وہ پنالال کو دیکھے یقین نہو جسکو
ہے ناظم ایسا کہ سب ناظموں میں یکتا ہے

بجا ہے روح معانی اگر کہوں اسکو
لکھوں جو ذہن مجسم سے تو زیبا ہے

ہوئی ہے ختم اسی پر معاملہ فہمی
مقدمات کی باریکیاں سمجھتا ہے

عبور ضابطہ دانی پہ اسقدر اسکو
ہر اک دفعہ کے مطالب کا ایک دریا ہے

کسی کی چل نہیں سکتی ہے سحر پردازی
خدا نے اسکو وہ معجز رقم بنایا ہے

یہ اسکے نام سے ڈرتا ہے اعجاز
کہ جیب کیسہ ممسک میں جا کی چھپتا ہے

نہ اسکے کام سے حکام خوش ہیں کیونکر
کہ کام میں ہمہ تن صرف اسکا شیوا ہے

پھر ایک مطلع ثانی لکھو تم ایسا برق
کہیں سبھی کہ یہ دعوی نہیں ہے سچا ہے

جہاں لگا ہمنے جو دیکھا عجب نقشا ہے
برا ہے کوئی جہاں میں تو کوئی اچھا ہے

کسی سے جو نہیں ملتا وہ پر بخیر ہے
کسی سے جو نہیں جھکتا غرور ڈالا ہے

ملے جو اہل غرض سی تو مشتبہ ٹھیرے | الگ رہے تو یہ مفہوم ہو کہ غرا ہے
نہ کھوئے وقت تو الزام ہو نخوت کا | کھپائے مغز جو دو دو کی بات کہتا ہے
فضول گوئی کی عادت نہو تو جانین | گھمنڈ اپنی لیاقت پہ اسکو کیسا ہے
کرے جو عجز تو اوسکو خوشامدی سمجھیں | نہو جو عجز تو خود سر خطاب ملتا ہے
کرے جو صرف تو مسرف قرار دین اوسکو | رکے جو ہاتھ تو ممسک قرار پاتا ہے
کسیطرح جیے کسیکو غرضکہ چین نہین | عجیب شی ہے یہ انسان عجب یہ دنیا ہے
اسیمین خیر ہے خیر الامور اوسطہا | وہی ہی من مین جو اسپہ کار فرما ہے

گلہ عبث ہی تجھی برق اس زمانہ کا
تو اپنے کام مین مصروف رہ تجھی کیا ہے

خدا سے مانگ دعا اب کہ قاضی الحاجات | طلب جو کرتا ہے اوس سے وہ بخشدیتا ہے
سخنوری سبب یادگار ہی جب تک | سخن کے حسن کا جبتک جہان مین چرچا ہے
زمین کی فرش پہ جبتک ہی شامیانہ عرش | فلک نجوم سے جسوقت تک مجلا ہے
جو مدعا ہو وہ ممدوح کا نکل آوے | بر آئی اوسکی الہی جو کچھ تمنا ہے

بشکل مہر درخشان ہو نیر اقبال
وہ جلکی خاک سفیدہ ہو جو اوسپہ جلتا ہے

نقش مربع

مشتمل بر شانزدہ تاریخ

بابت تقرر مصنف بمنصب صدر نظامت حیدرآباد

از سید سراج الدین احمد صاحب کنتوری نائب ناظم سابق حال نائب فوجدار و سکریٹری مجلس ....

	سنہ ۱۳۱۷ھ	سنہ ۱۳۱۷ھ	سنہ ۱۳۱۷ھ	سنہ ۱۳۱۷ھ	
سنہ ۱۸۹۹ع	صاحب کرم	نیکو شیم	ناظم ہوئے	حاکم ہوئے	سنہ ۱۸۹۹ع
سنہ ۱۸۹۹ع	ارفع ہمم	نفس قلم	کان حیا	شان سخا	سنہ ۱۸۹۹ع
سنہ ۱۸۹۹ع	کان حیا	شان سخا	نیکو شیم	صاحب کرم	سنہ ۱۸۹۹ع
سنہ ۱۸۹۹ع	ناظم ہوئے	حاکم ہوئے	نفس قلم	ارفع ہمم	سنہ ۱۸۹۹ع
	۶ سنہ ۱۸۹۹	۶ سنہ ۱۸۹۹	۶ سنہ ۱۸۹۹	۶ سنہ ۱۸۹۹	

ایضاً له قطعه تاریخ که از مصرع آخرش چهار پنج تا سنین مختلفه برمی آید

حاکم ما ناظم ملک فیوض آمد که هست	فیض او مقبول طبع طبع او مقبول فیض

شد ز فکرم یک فانوس روشن چار شمع

خور نظر ذی رتبه عظمت دستگه مشمول فیض

سنبت ۱۹۵۶ سنه ۱۳۱۷ھ سنه ۱۸۹۹ع سنه ۱۳۰۶ ف

قطعات تاریخ عطیه لاله چھیما مل صاحب مجبور

منشی نیا لال گشته در جھیپور به صدر نظامت

از لب خاص و عام برآمد با دل خرم و شاد مبارک

رفت چو این مجبور یکایک شور مبارکباد دیگران

گفت پے تاریخش ہاتف صدر نظامت بادم مبارک

۱۹ راج ۵۵

دیگر

کیا جب آپ کو دربار سے نے جھیپور کا ناظم

مچا احباب مین اک غل مبارک اور سلامت کا

لکھی تہنیت اور تاریخ مجبور دعاگو نے

کہ آنیا لال یہ عہدہ مبارک ہو نظامت کا

بسنه ۱۸۹۹ع

دیگر ایضاً له

فصل خلاق جہاںسے والی جیپور سے

آج سے ہے جیپور کی بخشی لطف ماٹ آپ کو
یہ نوید جانفزا سن سکنے احباب آپکے
دینے آئے ہیں دعاے عمر و دولت آپکو
ہو زیادہ اس سے یارب مرتبہ پر مرتبہ
اور حاصل ہو حکومت پر حکومت آپ کو
دوست کیا مدح و ثنا مین غیر ہین رطب اللسان
حق نے بخشا ہے وہ اخلاق و مروت آپ کو
حسرت واندوہ و حرمان حاسدونکو ہو نصیب
ہو مبارک شادی و عیش و مسرت آپ کو
اس خوشی مین صدق دل سے بندہ صادق آپکا
تہنیت دیتا ہے یہ با صد محبت آپ کو
یعنی از روے اشارت لکھہ کے لایا ہی دعا
حکم حق سے ہو مبارک یہ نظامت آپکو

دیگر

گو تقاسم سے ہے جب کہ پامال		اس نظامت پہ ہو گئی مامور
ہجی سے ہے مجبور نے لکھی تاریخ ۱۴		ہو مبارک نظامت جلپور
		سنہ ۱۸۹۹ ع

از حکیم الدین صاحب اہلمد نظامت

جھوم جھوم آیا ہے ابر قیر فام	ج	فصل گل ہے باغمین ہی دھوم دھام
نغمۂ بلبل سے لذت گیر گوش	ن	بوی گل سے عطر آگین ہی مشام
اندنون لطف ازل ہے جوش پر	ا	ساقی تقدیر دیتا ہے پیام
پھر شراب عیش سے جام مراد	ب	ہان چلے دور می عشرت مدام
مہربان ساقی مناسب فضل ہے	م	میکشی مین اب تامل ہے حرام
نوش کر نوش اے ندیم خشک لب	ن	ہو لے سیراب اے حریف تشنہ کام
شاد ہو پیکر شراب عیش جب	ش	شرح وصف منشی صاحب کر تمام
یاد سے کے وصف بخشش کا ہی فیض	ی	سلک گوہر ہے مر النظم کلام
پست ہیں ہمت مین اوس کے ہمگنان	پ	گیو و بہمن رستم و بہرام و سام
نام نامی پر ہے اوسکے ہر مین	ن	جرأت وجود و سخا کا اختتام

افتخار ناظمان ذی حشم	ا	صاحب اقبال و مقبول انام
لے جو سن آوازہ اوسکی فیضکا	ل	پہر نہ لے بہولیسے وہ حاتم کا نام
اے طراز مسند جود و کرم	ا	مدح تیری مجہسے ہو کیونکر تمام
لکہوں مین گر طبع کی نزہت کا وصف	ل	غنچۂ پژمردہ پاوی ابتسام
صید مرغ روح اعدا کیلیے	ص	جوہر شمشیر کا بچہا ہے دام
اصل اعدا قطع کرنیکے لیے	ا	برق کی مانند ہے تیری حسام
حفظ ہو تیرا تو دے لگے زخم کو	ح	سودۂ الماس بخشے التیام
بندۂ در تیرا اقبال و حشم	ب	طالع بیدار ہے ادنی غلام
نفع ہے عالمکا جو مد نظر	ن	ہمت والا ہے صرف انتظام
اک شمیم گلشن اخلاق سے	ا	اہل عالم کا معطر ہے مشام
ظلم تیرے ہاتہ سی ہو تا نہین	ظ	رحم کے باعث ہے تیرا احترام
مال و زر کی قدر کیا تیری حضور	م	خود جواہر ریز ہے جب تیرا نام
جشن جمشیدی تراہی جشن ہے	ج	جام عقل کل سے ہے اسکا نظام
یاد ہین تجہکو قوانین جہان	ی	تو ہے منصف اور متقن لاکلام
پاسکے قابل اور عادل ہر طرح	پ	بخشا مہاراجہ نے تجہکو احتشام

وصف کا تیری نہی ہمہ ہو رقم	و	عمر بہر لکہون اگر ہر صبح وشام
راحت دل ہی نصیب دوستان	ر	خواب راحت تیری اعدا پر حرام
دمبدم طبع رسا ہے جوش پر	د	وصف سے تیرے زبان ہی شاد کام
آسمان جوزاسے باندہی ہی کمر	ا	خود تری خدمتگزاری کو دوام
مرجع خلق خدا ہے در ترا	م	ہے بشر کو اوسکا واجب احترام
آرزو سے مدح ہی دلکو مگر	ا	وصف مین عاجز ہے فکر مستہام
قصر عالی پر ترے صبح و مسا	ق	روز اوڑتا ہے ہما بکر حمام
بہر تحصیل مطالب روز و شب	ب	خلق کا ہے تیری در پر ازدحام
آستانہ پر ترے جو آگیا	ا	پہر نہین جاتا وہ بی نیل مرام
لولوی شہوار ہووے حرف حرف	ل	گر لکہون تیرا مین وصف فیض عام
ہاتہہ سی تیرے ہی ای کان سخا	ہ	رزق صد ہا کا ہی پاتا التقام

عمر بہر لکہون اگر تیری ثنا
تو بھی یہ دفتر رہیگا ناتمام

مدح سے تجھسے ہو چکی ممدوح کی		اب دعا پر ختم کر ختم کلام
اے خداوند زمین و آسمان	۱	رکہہ جہان مین اسکو با عشرت مدام

تو سر ہر بیت سے ایک ایک حرف		تا کہ روشن ہو مع القاب نام
۹۹	سال اس منصب کا بہی از روی وصف نیک حاکم ناظم با احتشام	۱۸
اہلکاران نظامت شاد ہو		ملگیا حاکم بہتین عالیمقام

نوٹ منجانب مالک مطبع ہذا

چونکہ اخی منشی بنالال صاحب مصنف نسخہ ہذا بالفعل ناظم جیپور ہین - اور سنہ ۱۸۹۹ء سے ستمبر سنہ ۱۹۰۱ء تک پہلے بہی اسی نظامت پر مامور رہ چکے ہین اسلیے پہلے اسکے متعلق جو تاریخی قطعات وغیرہ اولا احباب نے عنایت فرمائے تہے وہ بحوالہ بعض احباب منجانب مطبع نذر ناظرین کیے گیے -

اب اوس سے پہلے یا پیچہے جو جو مواقع ترقی یا تبدیلی کے اونکو شروع سے ابتک وقتاً فوقتاً پیش آتے رہے اور اونکے متعلق بہی موجودہ قطعات تاریخی درج ذیل ہین تاکہ مصنف کا مختصر سا جیون چرتر بہی اس متبرک جیون چرتر کی ساتہہ شامل بنا رہے -

قطعہ تاریخ ترقی از مدرسی مہاراجہ کالج
بہ سررشتہ داری محکمہ محتشمہ عالیہ کونسل راج جیپور
صیغہ عدالت از محبوب

گئے مدرسہ سے جو پاکر ترقی	زبانپر سبھی کے تھا جاری مبارک
کہا اہل کالج نے سال اسکا	یہ درجہ یہ سررشتہ داری مبارک
	۶ ۱۸ ۸۵

قطعہ تاریخ ترقی بر عہدہ منصفی راج سوائی جیپور الصالہ

ترا چون والی جیپور صدر منصفی بخشید
زبند رنج و محنت داد خواہان زمان رستند
چو بشنیدیم ما بیساختہ تاریخ او گفتیم
بہ صدر منصفی منشی سپالال بنشستند
۱۹ سنبت راج ۱ نہم

قطعہ تاریخ تقرر مختاری عدالت دیوانی بطور قائم مقام
از منشی گند نلال صاحب بہارگو
ناظر عدالت

فال نیکیست اے برادر من
بہر تاریخ گفت کندن لال

ایں کلام از ملک صدق یافت
زیب زینت نظامت عدل یافت
سنہ ۱۸۹۰ ع

قطعہ تاریخ ترقی بر نظامت کونتا سم

ایضاً

تھیں منصفی سے نظامت کا ملنا
لکھا ہے سرو سوسہ سال سکا

ہوا باعث شادمانی لیکایک
ہوئے ناظم کونتا سم مبارک
سنہ ۱۸۹۶ ع

نوٹ

نظامت کونتا سم سے نظامت جینپور پر اولا ترقی یاب ہوئے تھے کے قطعات ابتدا درج ہو چکے

قطعہ تاریخ تبدیلی از نظامت جینپور بنظامت گنگاپور

ایضاً از منشی کندن لال صاحب

جیپور سے کچھ عرصہ کو جب گنگا پور تبدیل ہوئے
ہوئے شاد گنگا پور والے اور کہا فی الحال اہا ہا
بدخواہ کے سر کو کرکے قلم تاریخ لکھی تبدیلی کی
ناظم گنگا پور ہوئے ہیں منشی پنا لال اہا ہا
سنہ ۱۹۰۱ عیسوی

قطعہ تاریخ تبدیلی از نظامت گنگا پور بہ منتظمی محکمہ خبر

ایضاً له

ہوئے عطا بحکم سرکی خبر دی یہ ہاتف نے از روئے ایما	غنی منتظم جب خبر کے مقرر ہوئے تم خبر کی کچہری کے افسر سنہ ۱۹۰۱ ء

قطعہ تاریخ تبدیلی از محکمہ خبر بہ نظامت جیپور

پھر خبر کے محکمے سے ناظم جیپور ہوئے	ہو گئی تجویز یہ معلوم ہے منظور آج

حکم ہی میں دیکھیے تاریخ بھی موجود ہے
حکم ہے تم ہوگئے پھر ناظم جیپور آج
سنہ ۱۹۰۲ ء